New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Albums|Articles|Books|Poetry|Interviews
ستمگر محبوب میرا
از زنور
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرا ستمگر محبوب

از زنور

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

نیو ایرا میگزین شکریہ ادارہ:

☆☆☆☆☆

وہ لڑکھڑاتا ہوا رات کے دو بجے گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی اس کا باپ بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ اپنے باپ کو دیکھ کر آہستہ آہستہ اپنے قدم جما کر چلنے لگا تا کہ انھیں پتا نہ چل سکے کہ اس نے شراب پی ہے اور اپنی آنکھیں کھولی رکھنے کی کوشش کرنے لگا جو نیند کی کمی کی وجہ سے سرخ انگارا ہوئی پڑی تھیں

اس کا باپ جو ٹی وی پر میچ دیکھ کر اس کا انتظار کر رہا تھا اسے آتا دیکھ کر میچ کی آواز ہلکی کی اور اس کی جانب دیکھا جو اپنے قدم زمین پر جمانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا مگر ہلکا ہلکا لڑکھڑا رہا تھا

آیئے شاہزین صاحب زرا اپنے باپ کے آگے حاضری تو لگوائیں ورنہ تو تمہیں گھر والوں سے ملنے کی اب فرصت ہی نہیں ملتی صبح کو تم سوئے ہوتے ہو اور رات کو شراب پی کر سڑکوں کی خاک چھان کر آجاتے ہو

گھر کی خاموش فضا میں تیمور صاحب کی آواز گونجی

ڈیڈ صبح بات کریں گے میں اب تھک گیا ہوں سونا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

شاہزین نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا

کل صبح آٹھ بجے تم مجھے سٹڈی روم میں ملو گے اگر تم نہ آئے تو یاد رکھنا تمہارا بینک اکاونٹ دس بجے تمھیں بند ملے گا

تیمور صاحب اپنی کرخت آواز میں بولے

ٹھیک ہے ڈیڈ پھر صبح کو ملتے ہیں ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے

شاہزین اپنے کمرے کی طرف جاتا ہوا بولا اور اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر ڈھیر ہو گیا جبکہ اس کے اس طرح جانے پر تیمور صاحب بھی غصے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے

یہ ایک چھوٹی سی گلی کا منظر تھا ہر طرف پانی اور کچرا جگہ جگہ اکٹھا تھا اسی گلی کے ایک چھوٹے مکان میں ایک لڑکی اپنے بھائی کو اپنی آغوش میں لیے اپنی نا ختم ہونے والی سوچوں میں گم تھی رات کے تیسرے پہر بھی نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اس معصوم نے تو خود ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تھا جب اسے اس کے چھوٹے بھائی کے ساتھ گھر سے نکال دیا گیا

وہ محلوں میں رہنے والی لڑکی بنا کسی قصور کے اس چھوٹے سے مکان میں رہنے پر مجبور تھی ابھی تو اس نے خواب دیکھنا شروع کیے تھے وہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھی کہ کب

اس پر نیند مہربان ہوئی اسے پتا ہی نہ چلا اور وہ خوابوں کی دنیا میں سیر کرنے چلی گئ

صبح اس کی آنکھ کسی کے بلانے پر کھلی اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کا بھائی
اسے بولا رہا تھا

کیا ہوا ادی کیوں بلا رہے ہو تھوڑی دیر اور سونے دو مجھے رات کو لیٹ سوئی تھی
میں-----

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا

عینی اپی اٹھو مجھے بھوک لگ رہی ہے کچھ بنا کر دو پھر سو جانا اور آپنے آج میرا ایڈ میشن
بھی کروانا تھا اور نوکری کے کیے بھی جانا تھا

ہادی کی معصوم آواز اس کے کانوں میں گونجی تو اس کی بات سن کر اس کی نیند بھک سے اڑ گئی وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ آج اسے ہادی کا ایڈمیشن کسی سرکاری سکول میں کروانا ہے مگر سرکاری سکول کا سوچ کر ہی اس کا دل ٹوٹ سا گیا وہ تو پہلے شہر کے مشہور اور مہنگے ترین سکول میں پڑھتا تھا مگر اپنوں کی ستم ظریفی کے وہ آج ایسے حالات میں تھے

اچھا ہادی میں اٹھ گئی ہوں منہ ہاتھ دھو کر تمھارے لیے کچھ بناتی ہو تب تک تم کونے والی دکان سے دودھ لے آؤ میرے سر میں درد ہے میں چائے پی لوں گی اور تمھیں چائے کے ساتھ پراٹھا بنا دوں گی اور پیسے میرے پرس سے لے لو۔۔۔۔

عینی نے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے ہادی سے کہا اور منہ ہاتھ دھونے چلے گئ

وہ جب فریش ہو کر آئی تب تک ہادی دودھ لے کر آ چکا تھا اس نے جلدی سے چائے

بنائی اور آٹا گوندھ کر اپنے اور ہادی کے لیے پراٹھے بنانے لگی دو ہوتے پہلے کی بات ہے کہ اسے آٹا گوندھنا بھی صحیح سے نہیں آتا تھا اور روٹیاں بھی عجیب شکل کی بناتی تھی مگر اب روٹیاں گزارے لائق بنا لیتی تھی

ناشتہ کرنے کے بعد وہ ہادی کو لے کر اس کا ایڈمیشن گھر سے دور ایک سرکاری سکول میں کروانے چلے گئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دروازے پہ ہونے والی مسلسل دستک سے اٹھا اور خونخوار نظروں سے دروازے کو گھورا جیسے دروازے کے پار شخص کو اپنی نظروں سے سالم نگلنے کا ارادہ ہو

وہ اپنے دکھتے سر سے اٹھا اور دروازہ کھولا جہاں ان کے گھر کا ملازم کھڑا تھا ملازم نے اسے دروازہ کھولتے دیکھ جلدی سے کہا

وہ سر تیمور نے کہا تھا کہ آپ کو یاد دلا دوں کہ آٹھ بجے آپ سٹڈی روم میں موجود ہوں

۔۔۔۔۔

یاد ہے مجھے اور آئندہ کے بعد ایسے دروازہ بجایا تو تمھارا ہاتھ توڑ دوں گا اور میرے لیے فوراً سے لیموں پانی لے کر آؤ اور دروازہ بجانے کی بجائے ٹیبل پر گلاس رکھ جانا۔۔۔۔

شاہزین نے غصے سے اسے کہا اور اپنے درد سے پھٹتے سر کے ساتھ شاور لینے چلا گیا جب وہ شاور لے کر آگیا تو میز پر موجود لیموں پانی کا گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں ختم کر گیا

اس نے اپنے بال سکھائے اور اپنے باپ سے ملنے سٹڈی روم میں چلا گیا اس نے دروازہ ناک کیا اور اجازت ملتے ہی اندر داخل ہو گیا

تیمور صاحب کرسی پر بیٹھے اپنے سامنے موجود میز پر رکھی کسی فائل کا مطالعہ کر رہے تھے شاہزین کو آتا دیکھ کر انھوں نے اپنی فائل بند کی اور میز کے دوسری طرف موجود کرسی پر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

میں سیدھی بات کروں گا شاہزین مجھے تمھارا یہ نیا لائف سٹائل بلکل بھی پسند نہیں پہلے تم صرف رات دیر تک باہر رہتے تھے مگر اب تو حد ہی ہو گی تم شراب بھی پینے لگے مجھے لگا تھا کہ تم چاہے جو مرضی کرو گے مگر شراب جیسی گھٹیا چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے۔۔۔۔

مجھے دیکھ لو کتنے عرصے سے بزنس مین ہوں کبھی جو کسی پارٹی میں تم نے مجھے شراب پیتے تو کیا ہاتھ لگاتے بھی دیکھا ہے مجھے تو تمہیں بیٹا کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے ایک شرابی کیسے میرا بیٹا ہو سکتا ہے؟ ہاں بولو اب مجھے تمھارا جواب چاہیے ابھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین کے بیٹھتے ہی تیمور صاحب اس پر برس پڑے وہ چاہے جتنے بھی موڈرن ہوں مگر انہیں شراب سے سخت نفرت تھی

ڈیڈ ایم رئیلی سوری پتا نہیں کیوں دوستوں کی باتوں میں آکر پی گیا۔۔۔۔اب میں بلکل بھی نہیں پیوں گا ڈیڈ آپ پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں

اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شرمندگی سے کہا وہ پہلے تو شراب نہیں پیتا تھا مگر کچھ دنوں سے اس کے دوست کسی نہ کسی بہانے سے اسے پینے پر مجبور کر دیتے تھے مگر وہ جانتا تھا کہ اس کا اپنا بھی قصور ہے وہ کیوں ان کی باتوں میں آجاتا ہے

ہاں تم تو بچے ہو ابھی تمھیں کچھ بھی نہیں پتا میں یہ تمھیں پہلی اور آخری وار ننگ دے رہا ہوں شاہزین اس کے بعد جو کروں گا وہ تمہیں بلکل پسند نہیں آئے گا اور تمھیں ہوش بھی ہے تمھاری جان سے پیاری بہن کی ٹانگ دو دن پہلے ٹوٹ چکی ہے

تیمور صاحب غصے سے اسے بولے

کیا شفق کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور مجھے کسی نے بتانا بھی گوارا نہیں کیا کیسی ہے اب؟ وہ اور کہاں ہے وہ؟ اور اس کی ٹانگ ٹوٹی کیسے ؟

اپنی جان سی پیاری بہن کے بارے میں سن کر وہ بھی غصے سے بولا

سڑھیوں سے اپنی دائیں ٹانگ کے بل گری ہے وہی ٹانگ ٹوٹی ہے کل شام کو ہی ہوسپٹل سے واپس آئی ہے اپنے کمرے میں موجود ہے ابھی صرف ایک نظر اسے دیکھ لو سو رہی ہو گی وہ اپنی یونیورسٹی سے واپس آکر اسے مل لینا۔۔۔

تیمور صاحب اپنی فائل کو دوبارہ کھولتے ہوئے بولے

اچھا ٹھیک ہے میں اسے ایک نظر دیکھ لوں پھر واپس آ کر اس سے بات کروں گا

شاہزین اٹھتے ہوئے گویا ہوا اور شفق کو دیکھنے اس کے کمرے کی جانب چلا گیا وہ اس کے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھول کر داخل ہوا

شفق کا کمرہ پرپل اور سفید رنگ کا امتزاج تھا کیونکہ اسے یہ دونوں رنگ بہت پسند تھے کمرے کے درمیان میں کوئین سائز بیڈ اور اس کے دائیں طرف کھڑکی موجود تھی جبکہ کھڑکی کے قریب ایک سٹڈی ٹیبل موجود تھا بیڈ کے سامنے دو چھوٹے صوفے اور ان کے سامنے شیشے کا میز جبکہ اس سے تھوڑے فاصلے پر ایک بڑی سی الماری کمرے میں بنی ہوئی تھی کمرے کے بائیں طرف واشروم کا دروازہ تھا مکمل طور یہ کمرا بہت خوبصورت لگتا تھا

شاہزین شفق کے قریب گیا اور اس کا چہرہ دیکھا جو نائٹ بلب کی ہلکی روشنی میں زرد لگ رہا تھا جبکہ ٹانگ اس کی کمفرٹر میں چھپی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کی ٹانگ نہ دیکھ سکا اس نے اپنی معصوم گڑیا کے ماتھے پر ہلکا سا بوسہ دیا اور اس پر کمفرٹر صحیح کر کے کمرے سے باہر چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم نے ٹانگ پر ٹانگ جمائے اپنی کرسی پر بیٹھا سگریٹ پیتے ہوئے اپنے سامنے موجود احمر زمان سے پوچھا

تم جانتے تھے کہ ہمیں لوس ہو رہا ہے اور ہمارے لیے یہ ڈیل کتنی ضروری ہے مگر پھر بھی تم نے یہ ڈیل لی کم از کم یہ ہی لحاظ کر لیتے کے کبھی ہم دوست بھی تھے اور شاید تم بھول گئے ہو تمھارے مشکل وقت میں میں نے تمھارا کتنا ساتھ دیا تھا اسی احسان کا بدلہ چکانے کے لیے وہ ڈیل ہماری کمپنی کو دے دو

احمر نے ہاشم کو دیکھتے ہوئے کہا جو کبھی اس کا جگری دوست ہوا کرتا تھا مگر جب دوستی میں اعتبار ختم ہو جائے تو غلط فہمیاں جنم لینے میں دیر نہیں لگتیں ان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا اور مگر اب وہ اسے اپنے سامنے ایک ڈیل کی بھیک مانگنے پر مجبور کر رہا تھا اگر اپنے گھر والوں کی فکر نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی یہاں موجود نہ ہوتا مگر وہ پھر بھی اپنی ڈوبتی کمپنی کو بچانے کے لیے پوری کوشش کرنا چاہتا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے پوری امید تھی کہ تم مجھ سے ضرور ملنے آؤ گے آخر کو یہ ڈیل تمھاری کمپنی کو بچانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے میں کبھی بھی یہ ڈیل تمہیں نہ دیتا مگر تم جیسے کم ظرف انسان نے اپنا احسان یاد دلا دیا ہے تو اس کے بدلے میں یہ ڈیل تمھاری ہوئی مگر آئندہ کے بعد مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا اب دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

ہاشم کی سرد آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس کی ڈیل والی بات سن کر جہاں اسے

خوشی محسوس ہوئی وہاں اس کی اگلی بات اسے دکھی کر گئ

کرسی سے اٹھ کر اپنا سر نفی میں ہلا کر وہ ہاشم کی طرف دیکھتا ہوا بولا

تم جو مرضی کہہ لو مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن اگر زندگی کے کسی بھی موڑ پر تمھیں کسی سہارے کی ضرورت ہو تو یاد رکھنا تمھارا یہ دوست تب بھی تمھارے ساتھ ہو گا اور مجھے یقین ہے جب تمھیں حقیقت کا اندازہ ہو گا تو تم ضرور میرے پاس آؤ گے یہ میرا وعدہ ہے تم سے اللہ حافظ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بات مکمل کر کے احمر اس کا جواب سنے بغیر باہر چلا گیا

ہاشم نے اس کی بات سن کر غصے سے اپنے ہاتھ میں موجود پیپر ویٹ زمین پر دے مارا مگر غصہ تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا اس نے جان بوجھ کر یہ ڈیل لی تھی تا کہ وہ اس کے

پاس آکر ڈیل لینے کے لیے منتیں کرے اور اس کی آنا کو سکون ملے مگر وہ تو اس کو اور بے چین کر گیا تھا

وہ کھڑکی میں کھڑی ہلکی ہلکی بارش ہوتی دیکھ رہی تھی اور ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے کھڑی تھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کھولی کھڑکی سے اس کے وجود سے ٹکڑا رہے تھے اب بارش تیز ہونا شروع ہو گئی تھی اور بارش اسے بھی بکھور ہی تھی بارش کے مسلسل پڑتے قطروں کے وجہ سے وہ کھڑکی کو بند کر کے اپنے بیڈ پر بیٹھ کر ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی

اسے آج پھر اس ستمگر کی یاد آگئی تھی جس نے اس کے وجود کی نفی کرنے میں زرا بھی دیر نہ لگائی تھی اور اس ستمگر کی بیوی نے جو اسے بھرے مجمے میں زلیل کیا اس کی وجہ سے کوئی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ سب کے مطابق وہ لڑکوں پر ڈورے ڈالتی تھی اس نے تو کبھی اس ستمگر سے اپنی محبت کا اعتراف بھی نہ کیا تھا ابھی وہ کچھ اور سوچتی کوئی دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں آیا

عالی (علیشبہ) میری جان کیا کر رہی ہو؟

رمنا بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

امی جان کچھ بھی نہیں کر رہی میں بس بارش انجوائے کر رہی تھی پھر بارش تیز ہو گئی تو
سوچا اب تھوڑی دیر آرام کر لوں آپ کو کوئی کام تھا

علیشبہ رمنا بیگم سے بولی جواب اس کے قریب بیٹھ گئی تھیں

میں نے تمھارے بابا سے بات کی تھی وہ چاہتے ہیں تم اپنی سٹڈی دوبارہ شروع کرو آخر
کب تک یوں ہی اس کمرے میں بند رہو گی جو ہو گیا ہے اسے بھول جاؤ عالی اپنی زندگی
میں آگے بڑھو بیٹا۔۔۔

اب ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے تم حویلی سے کبھی باہر بھی نہیں گئی اور کمرے سے بھی جب بہت ضروری کام ہوتا ہے تب نکلتی ہو میں اور تمھارے بابا تمھارے لیے بہت پریشان ہیں عالی اور تمھارا بھائی ارقم بھی تمھارے لیے فکر مند رہتا ہے وہ بھی چاہتا ہے کہ تم ان سب سے باہر آ جاؤ اور اپنی زندگی میں آگے بڑھو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رمنا بیگم علیشبہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں

ٹھیک ہے امی بھائی کو کہیں میرا ایڈمیشن کروادیں میں بھی دوبارہ اپنی سٹڈیز شروع کرنا چاہتی ہوں اور آپ لوگ میری فکر مت کیا کریں وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔۔

علیشبہ رمنا بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی

شاباش میری جان میں بہت خوش ہوں تمھارے اس فیصلے سے اور تمھارے بابا اور بھائی بھی سن کر بہت خوش ہوں گے

رمنا بیگم اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی خوشی سے بولی

عینی ہادی کا ایڈمیشن کروا کر ابھی واپس آئی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اس نے اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کیا اور دروزہ کھولنے چلی گئی دروازہ کھولا تو سامنے ساتھ والے گھر سے اماں جنت کھڑی تھی

اسلام علیکم بیٹا کیسی ہو؟ ۔۔۔۔۔

اماں جنت گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولیں

الحمداللہ اماں میں ٹھیک ہو آپ کیسی ہیں؟

عینی نے جواب دیتے ہی ان سے بھی حال پوچھ ڈالا اور ساتھ ہی ہادی کو اشارے سے جوس لینے بھیجا

میں بھی ٹھیک ہوں بیٹا ادھر آ میرے ساتھ بیٹھ مجھے تجھ سے ایک بات کرنی ہے

اماں کی بات سن کر عینی ان کے ساتھ بیٹھ گئی تو اماں بولی

تم نے بتایا تھا کہ تمھیں پیسوں کے لیے کام کی ضرورت ہے تو میں تمہارا لیے ایک کام لائی ہوں میری ایک جاننے والی ایک بڑے گھر میں کام کرتی ہے ان کے گھر کی چھوٹی بیٹی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اس کے کام کے لیے انھیں ایک لڑکی کی ضرورت ہے جو اس

کے سارے کام کر سکے اور دیکھ بھال کر سکے میں نے تیرا بتایا تھا تو وہ کہہ رہی تھی کہ صبح وہ آئے گی اگر تم نے کام کرنا ہوا تو وہ تجھے ساتھ لے جائے گی اب تو بتا تو کام کرنا چاہتی ہے؟ کام ستھرا ہے اور پیسے بھی بہت اچھے ملیں گے۔۔۔۔۔

عینی ان کی بات سن کر سوچ میں پڑ گئی اُسے یہ کام اچھا لگا تھا اس لیے اماں کو فوراً بولی

اماں ٹھیک ہے کل جب وہ آئے گی تو مجھے اپنے ساتھ لے جائے

اس کے جواب دینے کے بعد ہی ہادی اماں کے لیے جوس لے آیا

خوش رہ بیٹا اماں جوس پیتی ہوئی بولی وہ کچھ دن پہلے ان سے ملی تھی تب عینی نے انھیں کسی کام کے لیے کہا تھا تعلیم تو اس کی ابھی پوری تھی نہیں جو اسے کوئی نوکری دیتا اسی وجہ سے وہ لوگوں کے گھر کام کر کے اپنی تعلیم دوبارہ شروع کرنا چاہتی تھی اس نے

اسی سال بی ایس میں ایڈمیشن لیا تھا مگر اب پیسے نہ ہونے کی وجہ سے وہ پرائیوٹ پڑھنے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔

اور سب سے بڑی ٹینشن تو اسے ہادی کی تھی پہلے ہفتے تو وہ یہاں رہ کر بیمار پڑ گیا تھا مگر اس نے ایک دفعہ بھی اس سے شکایت نہ کی ابھی وہ ساتویں میں پڑھتا تھا مگر اتنا سمجھدار ضرور تھا کہ کسی بھی چیز کی شکایت نہ کرتا وہ جیسی بھی روٹی بنا کر دے دیتی آرام سے کھا لیتا۔۔۔۔ہادی میں اس کی جان تھی وہ دو جسم اور ایک جاں تھے عمر میں فرق ہونے کے باوجود بھی دونوں کی خوب بنتی تھی

شاہزین جو ابھی یونیورسٹی سے آکر شفق کے کمرے میں آیا تھا اسے روتا دیکھ فوراً اس کے قریب آیا

کیا ہوا ہے شفی کیوں رو رہی ہو؟ درد ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔

وہ پریشان سا شفق کو روتا دیکھ بولا قریب ہی ملازمہ دوائی ہاتھ میں لیے کھڑی تھی اس سے دوائی پکڑ کر اسے جانے کا کہا

بھائی درد ہو رہا ہے میری ٹانگ میں اور میں آپ سے ناراض ہوں آپ اب آئے ہیں مجھ سے ملنے میں پورے ایک دن ہوسپٹل رہ کر آئی ہوں مگر آپ مجھے دیکھنے نہ آئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق روتی ہوئی سوں سوں کرتی بولی۔۔۔۔۔

بھائی کی جان آج ہی بھائی کو پتا چلا ہے اور میں آپ سے ملنے صبح آیا بھی تھا مگر آپ سوئی ہوئیں تھیں اسی وجہ سے واپس چلا گیا سوچا آکر مل لوں گا اور فورا سے یہ دوائی کھاؤ تاکہ درد کم ہو اور مجھے بتاؤ ڈاکٹر نے کیا کہا

شاہزین اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کے آنسوں صاف کرتے بولا ہوئے بولا اور اس کے آگے دوائی اور پانی کیا

شفق نے برا سا منہ بنا کر دوائی کھائی اور اسے تفصیل بتانے لگی

ڈاکٹر نے کہا ہے ٹانگ ٹوٹی نہیں مگر گرنے کی وجہ سے زور زیادہ پڑ گیا ہے اور دو جگہ فریکچر بھی آیا ہے اس لیے دو مہینے چلنے پھرنے سے احتیاط کرنے کا کہا اگر آپ سوچ رہے ہیں کہ بابا نے آپ سے میری ٹانگ ٹوٹنے کا کیوں کہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے ہی بابا سے آپ کو ایسا کہنے کا کہا تھا

وہ جو اس کی بات سن کر تیمور صاحب کی بات کا سوچ رہا تھا کہ انھوں نے شفق کی ٹانگ ٹوٹنے کا کیوں کہا تو اس کا جواب بھی شفق نے دے دیا اس نے شفق سے مصنوئی غصہ سے کہا

آپ کو پتا ہے کہ میں یونیورسٹی میں آپ کی وجہ سے پورا دن پریشان رہا ہوں

ہاں تو آپ بھی تو مجھ سے ملنے نہیں آئے حساب برابر۔۔۔۔

شفق بولی تو اس کی بات سن کر شاہزین نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

تیمور صاحب شہر کے جانے مانے بزنس مین ہیں ان کی شادی ان کی پسند کی لڑکی سحر بیگم سے ہوئی ان کے دو بچے ہیں پہلا شاہزین اور اس سے پانچ سالہ چھوٹی شفق

۔۔۔۔۔۔

شاہزین کا گورا رنگ 'براؤن آنکھیں اور کالے بال تھے وہ خوبصورتی میں اپنی مثال

آپ تھا اور شفق گورے رنگ، کانچ سی سنہری آنکھیں اور شہد رنگ بالوں کے ساتھ کوئی گڑیا ہی لگتی تھی ساتھ

سفید شلوار قمیض کے ساتھ واسکٹ پہنے کالی آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ ایک شان سے اپنی کار سے باہر نکلا اور حویلی میں داخل ہوا تو سامنے ہی رمنا بیگم بیٹھی تسبیح کر رہی تھیں اس نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا اس کی آواز سن کر رمنا بیگم نے فوراً اس کی طرف دیکھا اور تسبیح سامنے میز پر رکھے خوشی سی اسے اپنے گلے لگایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم میرے بچے کیسے ہو؟ اور آج حویلی کی یاد کیسے آ گئی؟ ویسے تو تمہیں یونیورسٹی سے فرصت ہی نہیں ملتی۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد رمنا بیگم اس سے بولیں اور ساتھ ہی آخر میں شکوہ بھی کر ڈالا

امی آپ کے سامنے ہی ہوں دیکھ لیں کیسا لگ رہا ہوں اور میں پہلے آنا چاہ رہا تھا مگر ایک کام کی وجہ سے آ نہ سکا اور پھر میرے پیپر شروع ہو گئے تھے اس وجہ اب آیا ہوں۔۔۔

ارقم ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

اچھا ٹھیک ہے یہ بتاؤ کھانا کھا کر آئے ہو یا لگواؤں؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رمنا بیگم نے ارقم سے پوچھا جسے ملازمہ ابھی پانی کا گلاس دے کر گئی تھی

کھانا میں کھا کر آیا ہوں امی بس تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں مگر اس سے پہلے میں عالی سے ملنا چاہتا ہوں

ارقم نے پانی پی کر گلاس میز پر رکھتے رمنا بیگم کو جواب دیا

اچھا ٹھیک ہے مل لو اپنے کمرے میں ہی ہے اور پھر آرام کر لینا رات کو کھانے پر بات ہو گی۔۔۔۔

رمنا بیگم بولی تو ارقم اٹھ کر علیشبہ کے کمرے کی طرف چلا گیا اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو عالی بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑنے میں مصروف تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ کھلنے کی آواز پر علیشبہ نے سامنے دیکھا تو ارقم کو دیکھ کر جلدی سے کتاب سائیڈ پر رکھی اور اس کے گلے جا لگی

عالی کیسی ہو؟اور کبھی کمرے سے بھی باہر نکل آیا کرو جب حویلی آتا ہوں تو تم سے ملنے کمرے میں ہی آنا پڑتا ہے۔۔۔۔

ارقم نے علیشبہ سے کہا تو وہ اس سے الگ ہو کر اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرائی اور بولی

اگلی دفعہ آپ آئیں گے تو میں دروازے میں کھڑی ہو کر پھولوں کا ہار ہاتھوں میں لیے آپ کا انتظار کروں گی تاکہ آپ دوبارہ شکایت نہ کریں

واہ کیا دن ہو گا جب تم ایسا کرو گی۔۔۔۔۔۔ورنہ اب تو تم مجھے اپنی عالی کم اور کھنڈروں میں رہنے والی چوڑیل لگ رہی ہو اپنی آنکھوں کو تو دیکھو کیا حال کیا ہوا ہے تم نے لگتا ہے سوتی بھی نہیں ہو تم۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ بھی مسکرا اٹھا مگر اس کی آنکھوں کے نیچے موجود ہلکے جو اس کے رتجگے کا بتا رہے تھے انھیں دیکھ کر وہ بولا

یہ سب چھوڑیں یہ بتائیں میرے لیے شہر سے کیا لائے ہیں

عالی نے اس کی چوڑیل والی بات کو نظرانداز کر کے کہا

تم نے بتایا ہی نہیں اور مجھے بھی تمھارے لیے کچھ لانا یاد نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

اس نے عالی کی بات سن کر پریشانی سے کہا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی جب میں نہیں کہتی تھی تب بھی تو لاتے تھے نہ
میرے لیے کچھ نہ کچھ۔۔۔۔۔۔

عالی نے معصوم منہ بنا کر کہا اس کے ایسا کرنے پر ارقم کو اس پر بے اختیار پیار آیا

مزاق کر رہا ہوں لایا ہوں تمھارا فیورٹ کیک ملازم نے فریج میں رکھ بھی دیا ہو گا کھا لینا میں اب تھوڑی دیر آرام کرنے لگا ہوں تن سے بعد میں ملوں گا اور وہ بھی تمھارے کمرے سے باہر۔۔۔

ارقم اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے بھائی آپ آرام کر لیں بعد میں بات ہو گی۔۔۔۔۔

علیشبہ نے کہا تو ارقم اس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں چلا گیا

سلیولیس شارٹ اور تنگ شرٹ پہنے ساتھ تنگ پاجامہ پہنے وہ بنا دوپٹے کے ایک کٹی پارٹی سے واپس آئی ہی تھی کہ اپنے کمرے میں موجود صوفے پہ بیٹھے اپنے شوہر کو دیکھ

کراس کی طرف آئی اوراس کے گال پر بوسہ دے کر بولی

ہاشم آج اتنی جلدی آ گئے تم مجھے پتا ہوتا کہ تم نے جلدی آنا ہے تو میں جاتی ہی نہ۔۔۔۔

ہاشم نے اس کی بات سن کر ایک ناگوار نظر اس کے کپڑوں پر ڈالی اسے بلکل بھی پسند نہ تھا وہ ایسے کپڑے پہن کر لوگوں کے لیے دعوتِ نظارا بنے مگر ہاشم کو اس سے محبت تھی تبھی کبھی اسے ڈریسنگ بدلنے کا نہ کہا وہ جو پہنتی اسے پہن لینے دیتا۔۔۔۔۔

فکر مت کرو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں تم بتاؤ تمھارا دن کیسا گزرا۔۔۔۔۔۔

ہاشم نے حمنا کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار ڈالتے ہوئے محبت سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صحیح تھا مسز حمدانی ملی تھی آج ان سے بات ہوئی تھی بتارہی تھیں کہ ان کی بیٹی تمھارے آفس کام کرتی ہے انٹرن شپ پر۔۔۔۔۔ مگر تم نے مجھے بتانا بھی پسند نہ کیا

اس نے اپنی نقلی پلکوں کی جھالر کو اٹھاتے اور گراتے ہوئے معصومیت سے پوچھا جبکہ اس کے لہجے میں موجود زہر کو ہاشم محسوس نہ کر سکا

ڈارلنگ یاد نہیں رہا بتانے کا اور ویسے بھی وہ سیکنڈ فلور پر رہتی ہے اور میرا آفس فورتھ فلور پر ہے۔۔۔۔۔

اس نے پیار سے حمنا سے کہا

حمنا کو بہت غصہ آیا تھا جب مسز حمدانی نے اسے اپنی بیٹی کا بتایا کیونکہ ہاشم نے جو نہ بتایا تھا مگر اس نے مسز حمدانی کو یہ ہی شو کروایا کہ اسے پتا تھا اس کا دل کیا تھا کہ وہ ان کی بیٹی

کو ہاشم کے آفس سے فوراً باہر پھنکوا دے مگر ہاشم کی نظروں میں بری نہیں بننا چاہتی
تھی حمنا نے ہاشم کے گال پر اپنے سرخ رنگے ہونٹوں سے دوبارہ بوسہ لیا اور بولی

مجھے لگ ہی رہا تھا کہ تمھیں یاد نہیں ہو گا ورنہ تم مجھے بتانا کبھی نہ بھولتے اور چھوڑو اس
بات کو میں شاور لے کر آتی ہوں پھر ساتھ ڈنر کرتے ہیں

اپنی بات مکمل کر کے وہ شاور لینے چلی گئی اور ہاشم اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا

شاہزین تمھارے طبیعت تو ٹھیک ہیں؟؟

سحر بیگم نے شاہزین سے پوچھا جو آج صبح صبح ناشتے کے لیے ان کے ساتھ بیٹھا تھا

جی موم میں بلکل فٹ فیٹ ہوں مجھے کیا ہونا ہے؟

اس نے بریڈ پر بٹر لگاتے ہوئے پوچھا

میں اس لیے پوچھ رہی تھی کہ آج تم ٹائم پر ناشتے کے لیے موجود ہو ورنہ نو دس بجے اٹھتے ہو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحر بیگم بولی تو شاہزین جوان کو جواب دینے لگا تھا اس سے پہلے ہی تیمور صاحب بول پڑے

سحر آپ نے بتایا تھا کہ کسی لڑکی نے آنا ہے آج شفق کی دیکھ بھال کے لیے۔۔۔۔اگر وہ آپ کو اچھی لگی تو رکھ لیجیے گا میں نہیں چاہتا میری بیٹی کو کوئی مشکل پیش آئے

جی شائستہ بتاتو رہی تھی کہ اچھی لڑکی ہی لائے گی میں دیکھ لوں گی آپ فکر مت کریں

سحر بیگم نے تیمور صاحب کو جواب دیا تو تیمور صاحب ان کی بات سن کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولے

ٹھیک ہے آپ دیکھ لیجیے گا میں اب آفس چلتا ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیمور صاحب جب چلے گئے تو شاہزین جو ان کی باتیں سن رہا تھا سحر بیگم سے بولا

موم آپ نے بتایا نہیں کہ کوئی لڑکی رکھ رہی ہیں شفی کے لیے۔۔۔۔

یاد نہیں رہا تمہیں بتانے کا اور تم یونیورسٹی جاؤ جب آؤ گے تب پوچھنا۔۔۔۔

سحر بیگم اسے بولتے ہوئے اٹھیں۔۔۔۔اور اپنے کمرے کی طرف چلے گئیں

عینی ہادی کو اماں جنت کے گھر چھوڑ کر اماں جنت کی بتائی گئی عورت شائستہ کے ساتھ کام کے لیے چلی گئی

شائستہ اسے ایک بڑے سے گھر میں لے کر آئی وہ شائستہ کے پیچھے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوئی اور شائستہ اسے لے کر ایک کمرے کی طرف گئی اور دروزہ ناک کیا اندر سے اجازت ملتے ہی عینی شائستہ کے ساتھ اندر داخل ہوئی

سحر بیگم نے شائستہ اور اس کے ساتھ موجود لڑکی کو ایک نظر دیکھنے کے بعد شائستہ کو جانے کا کہا اور عینی کو اپنے سامنے کھڑا ہونے کا کہا عینی چپ چاپ ان کے سامنے کھڑی ہو گئی جبکہ نظریں اس کی نیچی ہی تھیں

کیانام ہے تمھارا لڑکی۔۔۔۔۔ سحر بیگم نے کرخت لہجے میں پوچھا

حورالعین ہے میم۔۔۔۔۔عینی نے دھیمی آواز میں جوب دیا

کیا کرتی ہو گھر میں کون کون ہے اور کہاں رہتی ہو سب بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے اس کا نام سن کر اس سے مزید پوچھا

پرائیویٹ پڑھتی ہوں اور میں اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ رہتی ہوں ماں باپ کا کچھ دیر پہلے انتقال ہو گیا تھا اور شائستہ باجی کے گھر کے قریب ہی رہتی ہوں

عینی نے جواب دیا تو سحر بیگم نے ایک نظر اس کو دوبارہ دیکھا جو سرخ و سفید رنگت کی مالک خوبصورت لڑکی تھی اور یہی خوبصورتی انھیں کھٹکی تھی

ویسے تو مجھے تمھیں رکھنے میں کوئی مسئلہ نہیں مگر تمھیں اپنا یہ سفید رنگ چھپانا ہوگا میں نہیں چاہتی تم اپنی خوبصورتی کا استعمال کر کے میرے جوان بیٹے کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنساؤ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحر بیگم کرخت لہجے میں بولی تو ان کی آخری بات سن کر اس کا مرنے کو دل کیا اتنی زلت۔۔۔۔۔۔۔ مگر اسے اس کام کی ضرورت تھی اپنی آنا کو ایک طرف رکھ کر وہ مضبوط لہجے میں بولی

اگر میری خوبصورتی کی وجہ سے آپ مجھے یہ کہہ رہی ہیں تو آپ فکر مت کریں میں میک اپ سے اسے چھپا دوں گی مگر مجھے اس کام کی بہت ضرورت ہے میم۔۔۔۔

بس ٹھیک ہے سب سے پہلے تو اپنا یہ رنگ کالا کرنا اور اپنی یہ سبز آنکھوں پر بھی لینز لگا کر کل آنا پھر میں تمہیں دیکھ کر بتاؤ گی کہ تم یہ کام کر سکتی ہو یا نہیں اب جاؤں یہاں سے

سحر بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولی ان کی بات سن کر عینی ان کے کمرے سے باہر چلی گئیں

عینی گھر واپس آکر ہادی کو لے کر بازار سے میک اپ کا کچھ سستہ سامان لے کر اور ساتھ ہی سستے سے لینز لے کر واپس گھر آگئی اور گھر واپسی پر گلی کی کونے والی دکان سے چاول اور کچھ سامان لے لیا تاکہ کچھ کھانے کو بنا سکے جو پیسے اس کے پاس تھے وہ انھیں احتیاط سے استعمال کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

گھر آکر عینی نے پانی پیا اور منہ ہاتھ دوھ کر تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے لیٹ گئ ساتھ ہی ہادی بھی لیٹ گیا وہ ہادی کے بالوں میں ہلکا ہلکا ہاتھ چلانے لگی

ہادی کے سوتے ہی وہ اٹھی اور میک اپ نکال کر اپنے منہ کا میک اپ کیا اور لینز لگانے کی کوشش کرنے لگی لینز لگانے کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا تھا اس نے اپنی آنکھیں جھپک کر لینز کے ایڈجسٹ ہونے کے بعد خود کو شیشے میں دیکھا تو اس کا سفید رنگ اور آنکھوں کا رنگ بدلنے کی وجہ سے وہ کوئی اور ہی لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

ہادی جو واشروم جانے کے لیے اٹھا تھا عینی کو دیکھ کر پہچان نہ سکا تو چیخ اٹھا اور عینی کو آوازیں دینے لگا اسے ایسا کرتے دیکھ عینی جلدی سے بولی

ارے چپ ہو جاؤ ہادی یہ میں ہی ہوں میک اپ کیا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔دیکھو ابھی میں تمہیں منہ دھو کر دکھاتی ہوں

اس کی بات سن کر ہادی خاموش ہو گیا اور عینی کو منہ دھوتا ہوا دیکھنے لگا جب عینی نے لینز اتار کر اپنا منہ دھویا تو ہادی نے سکون کا سانس لیا اور اس کے گلے لگ گیا اور معصومیت سے بولا

اپی آپ نے ایسا میک اپ کیوں کیا تھا آپ میک اپ کے زیادہ اچھی لگتی ہیں

ہادی ادھر آؤ میرے ساتھ بیٹھو میں تمہیں بتاتی ہوں تمہیں پتا ہے نہ میں صبح شائستہ باجی کے ساتھ کام کے لیے گئی تھی انھوں نے مجھے کہا ہے کہ میک اپ کرو گی تو ہی وہ کام دیں گی اور صبح میں ایسے ہی میک اپ کر کے جاؤں گی تاکہ مجھے کام مل جائے پھر میں اپنے ہادی کو ایک اچھے سکول میں داخل کرواؤں گی

عینی اسے اپنے ساتھ لے کر بیٹھتی ہوئی بولی اور آخر میں محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ

دیا وہ ہادی سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی اسی وجہ سے اس نے اسے بتادیا۔۔۔۔۔

آپی اپ کام مت کرو میں کچھ کام کر لوں گا مجھے پتا ہے آپ کو میری وجہ سے مشکل ہو رہی ہے نہ۔۔۔۔۔

ہادی نے معصومیت سے کہا تو اس کی بات سن کر عینی کی آنکھیں نم ہو گئیں اور وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے دوبارہ اس کا ماتھے کو چومتی ہوئی بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی بات نہیں ہے ہادی تم تو میری چھوٹی سی جان ہو اور تم کوئی کام نہیں کرو گے جب تک میں زندہ ہوں تمہیں کوئی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور وہ کام بلکل بھی مشکل نہیں ہے بس ایک لڑکی کی دیکھ بھال ہی کرنی ہے اور پھر میں بھی ساتھ ساتھ پڑھوں گی پھر جب میری تعلیم مکمل ہو جائے گی ہم یہاں سے چلے جائیں گے اور میں اچھی سی جگہ نوکری ڈھونڈ لوں گی

اپی انہوں نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا جب کہ ہماری غلطی بھی نہ تھی۔۔۔۔۔اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ہم ابھی اپنے گھر ہوتے اور ہم دونوں آرام سے پڑھ رہے ہوتے۔۔۔۔۔۔۔

ہادی اس کی بات سن کر دکھی سا بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں پتا ہے ہادی اللہ نہ ہمیں مشکل حالات دے کر آزماتا ہے اور اگر ہم صبر کریں گے تو وہ رب ہمیں اس کا اجر دے گا اور یہ ہماری قسمت میں تھا اور قسمت سے جو لڑنے کی کوشش کرتا ہے اس کا انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔۔۔۔

مہرماہ بولی تو ہادی نے اس کے جواب میں پوچھا

تو اس کا مطلب ہم صبر کریں گے تو پھر ہمیں بھی انعام ملے گا۔۔۔

ہاں بلکل اور یاد رکھنا انسان ساتھ چھوڑ جاتے ہیں مگر اللہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے
اور اب اچھے بچوں کی طرح اٹھو اور منہ ہاتھ دھولو میں کھانا بنانے لگی ہوں

مہر ماہ نے جواب دیا تو ہادی اٹھتا ہوا بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے آپی میں یاد رکھوں گا۔۔۔۔۔۔

ہادی کو جاتے دیکھ کر وہ اٹھی اور کھانا بنانے لگی۔۔۔۔۔۔

ارقم کتنے دنوں کے لیے روک رہے ہو حویلی؟۔۔۔۔۔۔

ارقم کے والد حدید صاحب نے چائے پیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بابا ایک ہفتے کے لیے آیا ہوں اس کے بعد واپس چلا جاؤں گا اور پھر ایڈمیشن بھی تو شروع ہو گئے ہیں عالی کا ایڈمیشن بھی کروانا ہے

ارقم نے جواب دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم۔۔۔ صحیح میری بیٹی سے پوچھ لینا تھا کہ اس نے کس میں ایڈمیشن لینا ہے وہ جس میں چاہے گی لے دینا۔۔۔۔

حدید صاحب محبت سے عالی کا سوچتے ہوئے بولے

باباجانی آپ فکر مت کریں میں نے بھائی کو بتادیا ہے۔۔۔۔۔

ارقم کی بجائے جواب عالی کی طرف سے آیا جو حدید کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی

۔۔۔۔۔

تو پھر مجھے بھی بتاؤ عالی کہ کس میں آپ نے ایڈمیشن لینا ہے۔۔۔۔۔۔

حدید صاحب نے مسکراتے ہوئے عالی سے پوچھا

باباجانی میں نے سوچا ہے بی ایس انگلش میں کر لیتی ہوں میرے انگلش کے مارکس بھی اچھے تھے

عالی نے حدید صاحب کو جواب دیا اور اپنے ہاتھ میں موجود چاکلیٹ کھول کر کھانے لگی

ٹھیک ہے عالی کو پھر اس میں ہی ایڈمیشن لے دینا ارقم اور اپنی ہی یونیورسٹی میں لے دینا
وہ کافی اچھی ہے۔۔۔۔

جی بابا عالی کو بھی میں نے اپنی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے دینا ہے۔۔۔۔۔

ارقم نے مسکراتے ہوئے عالی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا عالی کو دوبارہ ایک سال بعد اس
نے کمرے سے نکل کر حدید صاحب سے بات کرتے اور چاکلیٹ کھاتے ہوئے دیکھا
تھا وہ آہستہ آہستہ پہلے کی طرح ہو رہی تھی بے فکر اور پگلی۔۔۔۔۔

ورنہ تو ایک سال پہلے ہونے والے واقعہ نے اسے خود کو مارنے پر مجبور کر دیا تھا وہ

وقت ان کے لیے سب مشکل وقت تھا پھر اس کے بعد عالی تو خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر حدید صاحب نے اپنا سر ہلا یا اور عالی کو محبت سے دیکھنے لگے

بھائی آپ نہ اگلی دفعہ چاکلیٹ پیسٹری لائیے گا میں اب وہ کھاؤ گی۔۔۔۔۔۔

چاکلیٹ منہ میں ڈال کر وہ ارقم سے بولی

عالی بچے پہلے چاکلیٹ تو کھالو پھر بول لینا۔۔۔۔۔۔۔۔

رمنا بیگم کیچن سے نکلتے ہوئے عالی کو ایسے بولتے دیکھ کر بولیں

کچھ نہیں ہوتا امی بولنے دے جیسے بولتی ہے اور عالی اگلی دفعہ کیا میں تھوڑی دیر تک تمھیں پیسٹریز منگوا دیتا ہوں

ارقم پہلے رمنا بیگم اور پھر عالی سے بولا۔۔۔۔۔

سچی بھائی۔۔۔۔۔۔منگوا دیں میرا کھانے کا بہت دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالی خوش ہوتے ہوئے چاکلیٹ منہ میں ڈالتی ہوئے بولی

اس کے دوبارہ منہ میں چاکلیٹ ڈال کر بولنے پر رمنا بیگم نے اپنا سر نفی میں ہلایا کہ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا جبکہ عالی کو پہلے کی طرح دیکھ کر وہ بھی بہت خوش تھیں

ابھی منگوا کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ عالی کو دیکھتا اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

شکریہ بھائی۔۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔

حدید صاحب اپنے گاؤں کے سردار ہیں اور ان کی شادی رمنا بیگم سے ہوئی ان کا بڑا بیٹا ارقم ہے جو سنہری رنگت اور کالی آنکھوں سے مقابل کو چت کر جاتا ہے۔۔۔اس سے تین سال چھوٹی علیشبہ۔۔۔جو سفید رنگ اور کالی آنکھوں سے مقابل کو اپنے سحر میں جکڑ لے۔۔۔۔

سحر کیا بنا اس لڑکی کا جو آج آئی تھی۔۔۔۔

تیمور صاحب نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سحر بیگم سے پوچھا۔۔۔۔

جی لڑکی تو مجھے اچھی لگی ہے کل سے آئے گی وہ۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

ہمم ٹھیک ہے اور یہ شاہزین کہاں ہے؟

تیمور صاحب نے ان کا جواب سن کر پوچھا۔۔۔۔۔

کہہ رہا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا ہے اور جلدی آجائے گا۔۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے جواب دیا

ہمم پتا ہے مجھے وہ کتنا جلدی آجاتا ہے دن بہ دن یہ لڑکا بگڑتا جا رہا ہے یہ ساری آپ کے بے جا پیار کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔

تیمور صاحب برہم سے بولے۔۔۔

اس میں میرا کیا قصور ہے؟اور ویسے بھی آپ بھول رہے ہیں وہ جو کر رہا ہے وہ ہماری سوسائٹی میں یہ عام سی بات ہے۔۔۔۔۔

سحر بیگم بھی برہم سی بولیں۔۔۔۔۔

تیمور صاحب نے ان کی بات سن کر اپنا سر نفی میں ہلایا کہ ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

: ڈیڑھ مہینے بعد

عینی کو شفق کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ڈیڑھ مہینہ ہو گیا تھا اس کے پاس جو پیسے پڑے ہوئے تھے اس سے اس نے ہادی کا ایڈمیشن ایک بورڈنگ سکول میں کروادیا تھا کیونکہ اسے چوبیس گھنٹے شفق کے ساتھ ہی رہنا ہوتا تھا وہ اتوار کو جاکر ہادی سے مل آتی تھی مگر اسے ہادی کی بہت یاد آتی تھی ہادی بھی اسے بہت یاد کرتا تھا مگر اس کے بورڈنگ سکول

میں نئے دوست بن گئے تھے اس وجہ سے وہ عینی کو یاد کر کے دکھی نہ ہوتا۔۔۔۔

اس ڈیڑھ مہینے میں سحر بیگم نے اس کی ہر حرکت پر نظر رکھی تھی عینی کی شفق سے اچھی بات چیت ہو جاتی تھی اور جو سب سے اچھی بات ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ عینی کا سامنا شاہزین سے نہ ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنے گیا ہوا تھا مگر پھر بھی سحر بیگم اسے اکثر بولتی تھیں کہ جب میرا بیٹا واپس آجائے اس سے دور ہی رہنا اور وہ بچاری جس نے ان کے بگڑے سپوت کو دیکھا بھی نہ تھا ان کی بات سن کر اپنا سر خاموشی سے ہلا دیتی۔۔۔۔۔۔

وہ شفق کے لیے دودھ لینے کچن میں آئی تھی جب اسے رزیہ (کھانا بنانے والی) ملی وہ بھی اسی کے ساتھ ہی اس گھر میں کام کرتی تھی شائستہ صفائی کر کے چلی جاتی تھی جبکہ رزیہ گاؤں سے تعلق رکھتی تھی اور گھر کے پیچھے بنی انیکسی میں رہتی تھی عینی نے اس سے کافی کچھ بنانا بھی سیکھ لیا تھا اکثر جب سحر بیگم شفق کے پاس ہوتی تو اسے رزیہ کے ساتھ کام کروانے کے لیے کچن میں بھیج دیتی تھیں۔۔۔۔۔۔

عینی نے شفق کے لیے دودھ گرم کیا اور اس کے کمرے میں لے گئی شفق بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھی سامنے موجود ایک آئی ڈی پر مووی دیکھ رہی تھی اس نے دودھ کا گلاس سائیڈ پر رکھا اور شفق کی دوائی نکالنے لگی عینی نے شفق کو بلایا تو شفق نے ٹی وی سے نظریں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا اور برا سا منہ بنا کر اس کے ہاتھ سے دوائی لے کر اور پانی کے ساتھ کھالی تو عینی نے شفق کو دودھ پکڑایا اور پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میم آپ کو اور کوئی کام تو نہیں یا میں کچن میں چلی جاؤں۔۔۔۔

نہیں تم چلی جاؤ میں بس مووی دیکھ کر تھوڑی دیر بعد سو جاؤں گی اور ہاں میرے لیے رات کے کھانے میں کچھ اچھا سا بنانا اپنے ہاتھوں سے بنانا رزیہ کے ہاتھوں کا کھانا مجھے بلکل بھی نہیں پسند۔۔۔۔۔۔۔۔

شفق عینی کو دیکھتے ہوئے بولی اور دودھ جلدی سے ختم کر کے گلاس اسے پکڑادیا اب شفق کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی اور جلد ہی اس نے اپنی یونیورسٹی سٹارٹ کرنی تھی۔۔۔۔

عینی گلاس پکڑ کر خاموشی سے کمرے سے نکل آئی اور کچن میں شفق کے لیے کچھ بنانے چلی گئ شفق کے لیے رزیہ کی مدد سے کھانا بنانے کے بعد وہ ایک نظر شفق کو اس کے کمرے میں دیکھنے کے بعد انیکسی میں موجود اپنے کمرے میں گئی اور جلدی سے شاور لے کر اپنا حولیہ بدل کر وہ باہر نکلی اور شفق کے کپڑے جو استری کرنے والے رہتے تھے وہ کرنے چلی گئ

حالانکہ اس کا کام صرف شفق کا خیال رکھنا ہی تھا مگر سحر بیگم نے آہستہ آہستہ شفق کے سارے کام اس کے سپرد کر دیے اس نے دیکھا تھا کہ سحر بیگم شفق کے اور تیمور صاحب کے سامنے اسے پیار سے پیش آتی مگر ان کی غیر موجودگی میں اس سے برا سلوک کرتی تھیں۔۔۔۔

تھوڑے دنوں پہلے کی بات تھی کہ عینی سے ان کے ایک مہنگے برتنوں کے سیٹ کی ایک پلیٹ غلطی سے ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے سحر بیگم نے اس کو دو تھپڑ مارے تھے

وہ جان گئی تھی کہ سحر بیگم کتنی دوغلی عورت ہیں جو اپنے گھر والوں کے سامنے تو نیک دل اور دوسروں کا خیال رکھنے والی ہیں مگر اصلیت میں وہ کیسی ہیں یہ صرف عینی اور اس گھر میں کام کرنے والے ملازم ہی جانتے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالی کی آواز اب ہر وقت حویلی میں سنائی دیتی تھی وہ واپس اپنی زندگی جینے لگی تھی اسے نئے پرندے دیکھنے کا بہت شوق تھا وہ ہر ہفتے دو خوبصورت سے پرندے منگواتی اور انھیں آزاد کر دیتی اس کے خیال میں پرندے آزاد ہی اچھے لگتے تھے

وہ رمنا بیگم کے ساتھ بیٹھی ان سے اپنے بالوں میں تیل لگواتے ہوئے ان سے مسلسل باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ پریشان سے حدید صاحب حویلی میں داخل ہوئے اور آ کر حال میں موجود صوفے پر بیٹھے

انھیں پریشان دیکھتے ہوئے رمنا بیگم نے ان سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا کچھ پریشان دکھ رہے ہیں سب خیریت تو ہے؟

گاؤں میں بس کچھ مسئلہ چل رہے ہیں اسی کی وجہ سے تھوڑا پریشان ہوں۔۔۔۔اور ایک کپ چائے بنوادیں میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں

حدید صاحب نے جواب دیا اور اٹھتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔۔۔۔۔

رمنا بیگم نے جلدی سے عالی کے بال سمیٹے اور اپنے ہاتھ دھو کر حدید صاحب کے لیے چائے بنا کر کمرے میں لے گئ جہاں وہ بیڈ پر بیٹھے ان کا ہی انتظار کر رہے تھے رمنا بیگن نے انھیں چائے پکڑائی اور ان کے پاس ہی بیٹھ گئ۔۔۔۔

حدید صاحب نے رمنا کو پاس بیٹھے دیکھ کر اپنی بات کا آغاز کیا

مجھے پتا چلا ہے کہ ہاشم نے حورالعین اور حیدر کو دو مہینوں پہلے گھر سے نکال دیا تھا اور وہ اب پتا نہیں کہاں ہیں اور کس حال میں ہے کسی کو نہیں پتا۔۔۔۔۔۔

رمنا بیگم ان کی بات سن کر اپنا دل تھام گئ وہ بھی تو ان کے بچے ہی تھے ہاشم کی وجہ سے ہی وہ لوگ حورالعین اور حیدر سے دور ہوئے تھے اور اس کم بخت نے بھی انہیں دربدر

کر دیا

اب کیا ہو گا آپ پتا لگوائیں کے وہ کہاں ہے میں اپنی مرحوم بہن کو کیا جواب دوں گی کہ ان کے بچوں کی حفاظت بھی نہ کر سکی اور وہ دونوں تو ابھی خود بچے خدا جانے کس حال میں ہوں گے ہم نے اچھا نہیں کیا ناراضگی تو ہاشم سے تھی ہماری اور ہم لوگوں نے حور العین اور ہادی کو بھی نہ پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے آنسوؤں کو روکتی دکھ سے بولیں

میں پتا لگوا رہا ہوں کچھ دنوں تک انشاءاللہ پتا چل جائے گا آخر میرے بھی تو بھائی کے بچے ہیں وہ۔۔۔۔۔۔۔

حدید صاحب نے رمنا بیگم کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا جواب آنسو بہانا شروع ہو

گئیں تھیں۔۔۔۔۔

حمنا تیار ہو کر ہاشم کا انتظار کر رہی تھی ہاشم کے ساتھ آج اس نے ڈنر پر جانا تھا اپنے ہونٹوں کو رنگ کرا بھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آنے لگی اس نے کال دیکھی تو اس کے کزن جہانزیب کی تھی کسی زمانے میں وہ اس کو پسند کرتی تھی مگر پھر وہ یو ایس چلا گیا اور اس کی پسند ہاشم بن گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کال اٹینڈ کر کے اپنی آواز میں شیرینی گھول کر بولی

ہیلو زیبی کیا بات ہے آج آپ کو اتنے دنوں بعد ہماری یاد کیسے آگئی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔بس تمھاری یاد آرہی تھی تو سوچا بات کر لوں ویسے میں پاکستان آیا ہوا ہوں کہیں باہر ملتے ہیں پلین بنا کر پھر تفصیلی بات ہو گی

فون کی دوسری جانب سے زیبی کی آواز سنائی دی

بلکل جناب ضرور کسی دن ملتے ہیں مگر آج میں ہاشم کے ساتھ باہر ڈنر پر جا رہی ہوں پھر کل کا پلین بنا لیتے ہیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا اس کی بات سن کر بولی

واہ ویسے تم بور نہیں ہوئی ابھی تک ہاشم جے ساتھ رہتے ہوئے میں نے تو سنا تھا تم ایک چیز سے جلدی بور ہو جاتی ہو۔۔۔۔۔۔

زیبی بولا تو حمنا قہقہہ لگا کر بولی

ہاہاہا۔۔۔۔بلکل میں جلد ہی ایک چیز سے بور ہو جاتی ہوں مگر ہاشم چیز نہیں میرا شوہر ہے۔۔۔۔

حمنا ابھی اور کچھ بولتی اسے ہاشم کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا اور زیبی کو بعد میں بات کرنے کا کہہ کر کال کاٹ دی اور دوبارہ لپ سٹک نکال کر اپنے ہونٹ رنگنے لگی۔۔۔۔

ہاشم کمرے میں داخل ہوا تو اسے حمنا شیشے کے سامنے کھڑی مکمل تیار نظر آئی اپنا بیگ صوفے پر رکھ کر وہ حمنا کے پاس آیا اور اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا اور اس کی گال کو چومتا ہوا بولا

بہت خوبصورت لگ رہی ہو کہ تمھیں باہر لے جانے کا دل ہی نہیں کر رہا۔۔۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔میں تو ہمیشہ ہی خوبصورت لگتی ہوں اور جلدی تیار ہو جاؤ کیونکہ میرا ڈنر پر جانے کا ارادہ ہے

وہ اپنی تعریف سن کر قہقہہ لگاتے ہوئے بولی اور اسے تیار ہونے کے لیے زبردستی پکڑ کر الماری کے پاس چھوڑ کر آئی وہ برا سا منہ بناتا ہوا اپنے کپڑے لے کر شاور لینے چلا گیا

۔۔۔۔۔

شاہزین اپنے دوستوں کے ساتھ ڈیڑھ مہینے گھومنے کے بعد واپس آچکا تھا وہ گھر میں داخل ہوا تو اسے سامنے حال میں سحر بیگم میگزین دیکھتی ملیں

ہیلو مام۔۔۔۔۔

وہ سحر بیگم کے قریب آکر بولا وہ جو اپنے ہی دھیان میں بیٹھی میگزین دیکھ رہی تھیں

شاہزین کو آتے نہ دیکھ سکی جب اس کی آواز سنائی دی تو وہ ڈر گئی مگر جلد ہی خود پر قابو کر خوشی سے شاہزین کو گلے لگا کر بولیں

شکر ہے تم واپس تو آئے ورنہ تمھارے ڈیڈ نے تو روز مجھے تمہارے بارے پوچھ پوچھ کر کہ تنگ کر دیا تھا

اف موم پلیز ڈیڈ کو سمجھایں ابھی تو میں نے اپنی زندگی جینا شروع کی ہے مجھے سکون سے انجوائے کرنے دیں میں بچہ نہیں رہا اب تو میری ڈگری بھی مکمل ہو گئی ہے تو میں کھل کر اپنے دوستوں کے ساتھ جینا چاہتا ہوں موج مستیاں کرنا چاہتا ہوں اور ڈیڈ سے کہیں کہ مجھے اپنے اچھے اور برے کا اچھی طرح پتا ہے اس لیے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں

وہ ان سے الگ ہوتا چڑتا ہوا بولا

اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔ٹھیک ہے میں کہہ دوں گی اب جاؤں فریش ہو جاؤ میں تمھارے لیے کچھ کھانے پینے کو بجھواتی ہوں۔۔۔

سحر بیگم شاہزین کا موڈ بگڑتا دیکھ کر جلدی سے بولیں شاہزین ان کی بات سن کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اپنے کمرے کی جانب چل دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحر بیگم کچن میں داخل ہوئی تو رزیہ کی جگہ عینی کو کام کرتے دیکھا تو اس کے قریب جا کر بولیں۔۔۔۔

بات سنو لڑکی۔۔۔۔

جی۔۔۔۔میم

عینی نے ان کی بات سن کر دھیمی آواز میں بولی

یہ رزیہ کہاں ہے اور تم یہاں کیا کر رہی ہو شفق کے سارے کام مکمل کر دیے جو رزیہ کے کر رہی ہو۔۔۔۔

سحر بیگم نے کرخت لہجے میں پوچھا

و۔۔۔وہ ان کی طبیعت خراب تھی ت۔۔۔تو میں نے سوچا ک۔۔۔۔کہ میں آج کھانا بنا دیتی ہوں وہ آرام ک۔۔کر لیں

عینی ان کی کرخت آواز سن کر اٹکتے ہوئے بولی

اگر سب کو آرام ہی کرنا ہے تو اپنے گھر چلی جائیں کام کیوں کرنے آتی ہیں اور تم اپنی اوقات میں رہو نوکرانی ہو نوکرانی ہی بن کر رہو مالکن بننے کی کوشش بھی مت کرنا اور ایک گلاس جوس اور ساتھ کچھ کھانے کو لے کر میرے بیٹے کو دے کر آؤ اور یاد رکھنا ٹرے اس کے کمرے میں رکھ کر فورا نکل آنا اس سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کرنا اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جلدی سے ٹرے میں کھانا رکھو اور دفع ہو جاؤ اور آکر رزیہ کو بلانا وہ یہ کام کرے اور تم میرے سارے کپڑے استری کرنا بڑا شوق ہے نہ تمھیں دوسروں کے کام کرنے کا ہنہ۔۔۔

سحر بیگم نے غصے سے دھیمی آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا تاکہ ان کی آواز شاہزین نہ سن لے

عینی ان کی بات سن کر جلدی سے اپنی آنکھوں کی نمی چھپاتے ہوئے ٹرے میں جوس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور سینڈوچ جو اسنے تھوڑی دیر پہلے شفق کے لیے بنائے تھے وہ رکھے اور ہلکی آواز میں منمناتے ہوئے پوچھا

م۔۔۔ میم س۔۔ سر کا کمرہ کونسا ہے۔۔۔۔

اوپر والے فلور پر دائیں طرف دوسرا کمرا ہے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحر بیگم نخوت سے جواب دیتی اپنے کمرے میں چلی گئیں

وہ مردہ قدموں سے چلتے ہوئے اوپری منزل پر گئی اور دائیں طرف موجود دوسرے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو کر ایک گہرا سانس لیا اور ایک ہاتھ سے ٹرے پکڑتے دوسرے ہاتھ سے اپنا دوپٹہ سر پر ٹھیک کیا اور دروازہ ناک کیا

شاہزین جو ابھی فریش ہو کر بیڈ پر لیٹا اپنے دوست سے بات کر رہا تھا دروازہ بجنے کی آواز پر دروازے کی طرف ایک نظر دیکھا اور اندر آنے کی اجازت دی

عینی اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوئی اور ٹرے میز پر رکھ کر جلدی سے واپس پلٹنے لگی کہ شاہزین جس نے پہلے اسے گھر میں کبھی نہ دیکھا تھا اسے روکا

روکو لڑکی۔۔۔۔۔

عینی اس کی آواز سن کر اس کی طرف مڑی اور کانپتی آواز میں بولی جبکہ نظریں جھکی ہوئیں تھی

ج۔۔۔جی سر

نئ آئی ہو؟کیا نام ہے تمھارا؟۔۔۔۔۔

شاہزین نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو سوٹ میں اور سنولی سی رنگت میں ڈری ہوئی لگ رہی تھی

ح۔۔۔۔ حورالعین نام ہے اور شفق میم کا خ۔۔۔ خیال رکھتی ہوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے نظریں جھکا کر ڈرتے ہوئے دھیمی آواز میں جواب دیا جبکہ شاہزین نے اس کو ڈرتے دیکھا تو عجیب سا سکون محسوس کیا اور اس کا نام سن کر طنزیہ بولا

ہمم۔۔۔ ویسے شکل تمھاری حوروں جیسی تو بلکل بھی نہیں ہے مگر نام حورالعین واہ ۔۔۔۔

عینی نے اس کی بات سن کر ایک نظر اٹھا کر شاہزین کی طرف دیکھا شاہزین کی شکل دیکھ اسے کچھ یاد آیا تھا جسے سوچ کر اس کا رنگ ہی اڑ گیا تھا جبکہ اس کے چہرے کا رنگ اڑتے دیکھ کر شاہزین کو لگا کہ یہ اس کی بات کا اثر ہے مگر اصل بات تو صرف عینی ہی جانتی تھی لیکن شاہزین کے چہرے پر کوئی شناسائی کی رمق نہ دیکھ کر وہ جلدی سے خود پر قابو پاتی بولی

س۔۔۔سوری سر م۔۔۔میم کو مجھ سے ک۔۔۔کام تھا اس لیے مجھے ج۔۔۔جانے دیں۔۔۔پ۔۔۔پلیز

اس کی بات سن کر اس نے اپنا سر ہلایا اور اسے جانے کا کہا جب کے اس کا جواب سن کر عینی فوراً کمرے سے باہر نکل گئی اور تیزی سے سڑھیوں کی جانب بڑھ گئی

اس نے انیکسی میں موجود اپنے کمرے میں آکر گہرا سانس لیا اور چار مہینے پہلے ہوئے

واقعہ کو سوچنے لگی

: چار مہینے پہلے

عینی ایک ریسٹورینٹ میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ لنچ کرنے آئی تھی وہ اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب چار لڑکوں کا ایک گروپ ریسٹورنٹ میں داخل ہوا ان میں سے ایک شاہزین تھا وہ لوگ ان کے ساتھ والے ٹیبل پر آ کر بیٹھے اور سگریٹ پیتے ہوئے باتیں کرنے لگی

جب شاہزین اور اس کے دوستوں نے اپنے ساتھ والے ٹیبل پر عینی کے گروپ کو دیکھا اور ان پر کومینٹس پاس کرنے لگے

تب شاہزین کی نظر بلیک جینز کے ساتھ سفید کرتا پہنے عینی پر پڑی دوپٹہ اس نے گلے میں مفلر سٹائل میں لیا ہوا تھا اور اپنے بالوں کی اونچی پونی کی ہوئی تھی ساتھ ہلکے ہلکے میک اپ سے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

عینی اور اس کی دوستوں نے بھی اپنے ساتھ بیٹھے ان کے گروپ کو خود پر کومینٹس پاس کرتے دیکھا تو انھیں غصہ تو بہت آرہا تھا مگر وہ انھیں کچھ کہہ کر خود کو مشکل میں نہ ڈالنا چاہتی تھیں اس وجہ سے انھوں نے اپنے ارد گرد موجود کسی خالی ٹیبل کی تلاش میں نظریں دوڑائیں لیکن سب ٹیبلز تقریباً فل ہی تھے مجبوراً وہ انھوں نے مشورہ کرکے یہاں سے قریبی دوسرے ریسٹورنٹ میں جانے کا سوچا اور چونکہ انھوں نے ابھی تک کھانا آرڈر نہیں کیا تھا اس لیے وہ اپنے بیگز اٹھا کر اپنے ٹیبل سے اٹھیں اور ریسٹورنٹ سے باہر جانے لگیں

شاہزین نے عینی کو اپنی جگہ سے اٹھتے دیکھ کر اپنے قریب کھڑے ایک ویٹر سے پین پکڑا اور ٹیشو پیپر پر اپنا نمبر لکھا جبکہ اس کے دوست لڑکیوں کو اٹھ کر جاتے دیکھ سخت

بدمزا ہوئے اور اب وہ شاہزین کو نمبر لکھ کر اپنی سیٹ سے اٹھتا دیکھ رہے تھے

شاہزین اٹھا اور عینی اور اس کی دوستوں کے پیچھے جلدی سے گیا وہ ابھی پارکنگ لاٹ میں ہی موجود تھی جب شاہزین تیزی سے عینی کے قریب گیا اور س ک ہاتھ پکڑ کر اس پر ٹیشو پیپر رکھا

جبکہ عینی جو اپنے دھیان میں کھڑی دوستوں کی باتیں سن رہی تھی اچانک شاہزین کے ہاتھ پکڑنے اور ٹیشو پیپر رکھنے پر ڈر گئی اور اس کی دوستیں بھی شاہزین کو دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئیں

شاہزین نے جب ہاتھ چھوڑا تو اس نے ٹیشو پیپر کھول کر دیکھا اور اس میں موجود اس لوفر کا نمبر دیکھ کر عینی نے ایک زوردار تھپڑ اس کے جڑ دیا اسے بلکل بھی اس کا چھونا اور ایسی چھچھوری حرکت کرنا پسند نہ آیا تھا اس لیے جلدی سے اسے تھپڑ مارنے کے بعد وہ

اپنی دوستوں کے ساتھ شاہزین کے کچھ بھی بولنے سے پہلے بیٹھ گئی تھی

شاہزین جسے تھپڑ کی بلکل توقع نہ تھی تھپڑ کھا کر وہ دو منٹ ساکت رہ گیا اور جب تک وہ سنبھلا تب تک عینی اپنی دوستوں کے ساتھ گاڑی میں تھی

میں تمہیں چھوڑو گا نہیں ایک بار تم دوبارہ ملو مجھے تمہارے ساتھ وہ کروں گا کہ دوبارہ کسی لڑکے کو تھپڑ مارنے کی کوشش بھی نہیں کروگی

شاہزین نے غصے سے چیختے ہوئے عینی سے کہا جو اپنی دوستوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی پارکنگ لاٹ سے نکل رہی تھی اس کی بات سن کر عینی ڈر گئی تھی اور دوبارہ اس سے کبھی نہ ملنے کی اس نے بہت سہ دعائیں کیں تھی مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا وہ آج چار مہینے بعد اسی کے گھر موجود تھی وہ بھی ایک نوکرانی کی حیثیت سے۔۔۔۔۔

اپنی بری قسمت پر اسے بے حد رونا آیا اگر ممکن ہوتا تو وہ وقت میں واپس جا کر کبھی اپنی دوستوں کے ساتھ ریسٹورنٹ میں نہ جاتی اور نہ ہی شاہزین سے کبھی ملتی

ڈیڑھ ہفتے بعد :

عینی شفق کے ساتھ لان میں واک کر رہی تھی اب شفق بلکل ٹھیک ہو گئی تھی اور کل ہی اپنی یونیورسٹی سٹارٹ کرنے والی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ عینی کو شاہزین نے نا پہچانہ تو وہ کافی حد تک پر سکون ہو گئی تھی ویسے بھی اس کا سامنا شاہزین ست کم ہی ہوتا تھا

ابھی شفق واک کر کے کرسی پر بیٹھی تھی جب شاہزین اپنی انگلی پر گاڑی کی چابی گھماتے ہوئے شفق کے پاس آیا اور اس کے سر پر بوسہ لے کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ عینی

شفق کے قریب ہی کھڑی تھی شاہزین کو آتا دیکھ اس نے اپنی نظریں جھکالی تھیں

اور اپنے چہرے کے آگے ہلکا سا دوپٹہ کر لیا تھا

کیا کر رہی تھی شفی؟؟

شاہزین نے ایک نظر عینی کو دیکھ کر شفق سے پوچھا جو کرسی پر بیٹھی اپنا موبائل استعمال

کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس بھائی ابھی واک کر کے بیٹھی تھی۔۔۔اور آپ کہاں سے آرہے ہیں گھر میں تو آپ

اب کم ہی پائے جاتے ہیں

شفق اپنا موبائل میز پر رکھ کر شاہزین کی طرف متوجہ ہوتی بولی۔۔۔

بس دوستوں کے ساتھ گیا تھا ایک ضروری کام تھا۔۔۔اور تم حورررر میرے لیے
جوس لے کر آؤ بعد میں یہاں کھڑی ہو کر زمین کو گھورتے ہوئے ہماری باتیں سن لینا
۔۔۔۔۔

شاہزین پہلے شفق کو جواب دیتے ہوئے بعد میں عینی کے نام پر زور دے کر عینی سے بولا

عینی اس کی بات سن کر جلدی سے جوس لینے چلی گی اُس کا دل کر رہا تھا کہ وہ شاہزین کا
منہ توڑ دے اور ہادی جو لے کر یہاں سے دور چلی جائے۔۔۔۔

وہ کچن میں جانے لگی تو راستے میں سحر بیگم رزیہ سے کوئی بات کر رہی تھیں چہرے کے
تاثرات سے صاف پتا چل رہا تھا کہ انھیں رزیہ نے جو بات ان سے کہی ہے وہ انھیں
بلکل پسند نہ آئی تھی

لڑکی کدھر جارہی ہو۔۔۔۔۔سارا دن گھر میں گھومتی پھرتی رہتی ہو کوئی کام بھی کرلیا کرو۔۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے عینی کو گزرتے دیکھ نخوت سے کہا

وہ ش۔۔۔۔شاہزین سر نے جوس مانگا تھا وہی کچن سے لینے جارہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے ان کی آواز سن کر دھیمی آواز میں جواب دیا

تم شاہزین کے پاس کیا کررہی تھی۔۔۔خبردار جو میرے بیٹے پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔۔

سحر بیگم اس کی بات سن کر غصے سے بولیں

و۔۔۔وہ شفق میم کے ساتھ باہر تھی میں جب سر باہر سے آئے اور مجھے جوس لانے کا کہا۔۔

ان کی بات سن کر عینی کو جی بھر کر رونا آیا اور آنسوؤں کا ایک گولہ اس کے حلق میں پھنس گیا وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنہ۔۔۔۔ٹھیک ہے مگر اس سے دور ہی رہا کرو اب جاؤ اپنا کام کرو۔۔۔۔

سحر بیگم نخوت سے بولیں اور دوبارہ پاس کھڑی رزیہ سے بات کرنے لگیں

عینی نے رزیہ کے سامنے یہ بات سن کر بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا جو اسے آنکھوں سے تسلی دے رہی تھیں عینی ان کی بات سن کر خاموشی سے کچن کی طرف چلی گئی اسے اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت سحر بیگم سے محسوس ہوئی جو جب دیکھو اس کے کردار پر الزام لگاتیں تھیں اگر اس کا بس چلتا تو وہ انھیں ان کے ہر الزام کا قرار اسا جواب دیتی۔۔۔۔

وہ جلدی سے جوس لے کر باہر لان میں گئی جہاں شاہزین اور شفق کسی بات پر ہنس رہے تھے اس نے خاموشی سے گلاس اس کے قریب کیا

شاہزین نے گلاس پکڑ کر چھوڑ دیا جس سے سارا جوس اس کے جوتوں پر گرا یہ اس نے جان بوجھ کر کیا تھا اب وہ عینی کی آنکھیں دیکھ رہا تھا جو جوس کو گرتے دیکھ پھیل گئیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں زرا سی بھی عقل نہیں کیسے جوس پکڑا رہی تھی ابھی میں نے گلاس اٹھایا بھی نہ تھا اور تم نے ٹرے ہٹالی۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں شیطانی چمک لیے مصنوعی غصے سے بولا

س۔۔۔سوری سر پتا نہیں کیسے ہو گیام۔۔۔میں نیا جوس لا دیتی ہوں

عینی ہلکی آواز میں منمنائی حالانکہ وہ جانتی تھی غلطی شاہزین کی تھی

عینی زرا ہوش میں رہ کر کام کیا کرو دیکھو تم نے بھائی کے کتنے مہنگے شوز خراب کر دیے ہیں

شفق جو شاہزین کے مصنوعی غصے کو محسوس نہ کر سکی تھی عینی کو دیکھتے ہوئے بولی

اب میرا منہ کیا دیکھ رہی جاؤ اور جا کر کوئی چیز لاؤ اور میرے جوتے صاف کرو۔۔۔۔

شاہزین اس کا ڈر محسوس کرتا ہوا پر سکون سا بولا جبکہ عینی کا سبکی سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ
اسے ڈھیروں سکون محسوس ہوا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ج۔۔۔۔جی ک۔۔۔کیا؟

عینی اس کی بات سن کر بولی

بھائی یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ بعد میں شوز دے دیجیے گا وہ صاف کر دے گی اور عینی

جلدی سے بھائی سے معافی مانگو اور جا کر اپنا دوسرا کام کرو۔۔۔۔۔

شفق کو شاہزین کی بات سخت ناگوار گزری تھی جو بھی تھا اگر عینی سے غلطی ہو گئی تھی پھر بھی یہ کام کروا کر اس کی عزت کو مجروح کرنا اسے بلکل پسند نہ آیا تبھی وہ پہلے شاہزین سے اور پھر عینی سے بولی

س۔۔۔۔سوری سر آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں ہو گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اپنی جان بچتی دیکھ جلدی سے شاہزین سے بولی

جبکہ شاہزین جو عینی سے کام کروانا چاہتا تھا شفق کی بات سن کر اس نے عینی کی طرف دیکھا جو شفق کی بات سن کر پر سکون ہو گئی تھی اور جلدی سے اس سے معافی مانگی چکی تھی اسے بعد میں تنگ کرنے کا سوچ کر شاہزین نے اس کی معافی سن کر اپنا سر ہلا یا اور

جسے دیکھ کر عینی جلدی سے گھر کے اندر چلی گئی اور وہ بھی شاور لینے چلا گیا

حمنا اس وقت شاہزیب کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی وہ تقریباً چار سال بعد اس سے مل رہی تھی

اور زیبی تم ویسے اتنے سالوں بعد واپس کیسے آ گئے تم نے تو جاتے ہوئے کہا تھا کہ اب واپس نہیں آؤ گے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا ایک ادا سے شاہزیب کو دیکھتے ہوئے بولی

شاہزیب تو بس حمنا کو ہی دیکھ رہا تھا وہ چار سالوں میں گرو کر کے خوبصورت ہو گئی تھی پہلے وہ اتنی خوبصورت نہیں لگتی تھی لیکن اب تو اس سے آنکھیں ہٹانے کو بھی اس کا دل نہ کر رہا تھا

ہمم۔۔۔بس دل کیا تو واپس آگیا سوچا یہاں پر بزنس سٹارٹ کروں ویسے بھی جو بات پاکستان میں ہے وہ دوسرے ملکوں میں کہاں۔۔۔

شاہزیب حمنا کی بات سن کر اس کی طرف دیکھتا ہوا بولا

صحیح اور زیبی کوئی لڑکی تمھیں ابھی تک پسند نہیں آئی۔۔۔۔۔

حمنا نے شاہزیب سے پوچھا

ابھی تک کوئی ایسی لگی نہیں جو میرے لیے بنی ہو ویسے لگتا ہے اب جلد ہی مل جائے گی

شاہزیب حمنا کو دیکھتا ہوا معنی خیز بولا

جبکہ حمنا نے اس کی بات سن کر اس کی طرف دیکھا پتا نہیں کیوں شاہزیب کی بات سن کر اسے جلن محسوس ہوئی حالانکہ شاہزیب کے جانے کے بعد وہ مووا ون کر گئی تھی لیکن اس کی وجاہت دیکھ کر اب دوبارہ وہ مرعوب ہو گئی تھی جبکہ ہاشم بھی شاہزیب جیسا ہی خوبصورت تھا

اچھا مجھے بھی اپنی پسند سے ملوانا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے ہونٹوں پر نقلی مسکراہٹ سجا کر بولی

بلکل سب سے پہلے تم سے ہی ملواؤ گا۔۔۔۔۔

وہ حمنا کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا اور کھانا کھانے لگا۔۔۔

حدید آپ کو پتا چلا کہ حورالعین اور ہادی کہاں ہیں؟

رمنا بیگم نے حدید صاحب کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

نہیں میں نے اصغر کو بھیجا ہوا ہے ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا کسی کو نہیں پتا وہ گھر سے کدھر چلے گئے میں تو خود بہت پریشان ہوں کہ حور پتا نہیں کس حال میں حیدر کے ساتھ کہاں ہو گی بس اللہ اسے اپنی امان میں رکھے اور آپ فکر نہ کریں ہم جلد ہی انھیں ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔۔

حدید صاحب جو خود بہت پریشان تھے مگر رمنا بیگم کو تسلی دیتے ہوئے بولے

کب تک آپ انھیں ڈھونڈے گے اگر خدانخواستہ وہ کسی غلط ہاتھوں میں چلے گئے تو کیا ہو گا

رمنا بیگم پریشان سی بولیں۔۔۔

آپ ہم پر یقین رکھیں وہ جلد ہی حویلی میں ہوں گے اور ارقم کو بھی میں نے بتایا ہوا ہے وہ بھی پوری کوشش کر رہا ہے اور عالی کو ابھی اس بارے میں کچھ مت بتایئے گا

حدید صاحب رمنا بیگم کو دیکھتے ہوئے بولے اور اٹھ کر حویلی سے باہر نکل گئے۔

شفق کا آج یونیورسٹی میں پہلا دن تھا وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھی جب اس کی ہیل کی وجہ سے پیر مڑا اور وہ دائیں طرف اپنے برابر سے گزرتے لڑکے پر گری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم جو عالی کو اس کے ڈیپارٹمنٹ میں چھوڑ کر واپس اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جا رہا تھا کہ شفق کے قریب سے گزرتے ہوئے شفق کے خود پر گرنے کے لیے بلکل تیار نہ تھا اس وجہ سے سیدھا اسنے گر کر زمین کو سلامی دی

شفق نے خود کو لڑکے پر گرا دیکھا تو جلدی سے اس پر سے کھڑی ہو گئی جبکہ شرمندگی سے اس کے گال سرخ ہو چکے تھے

سوری۔۔۔۔۔

شفق جلدی سے ارقم کو کھڑے ہوتے دیکھ کر بولی

شٹ اپ۔۔نان سنس۔۔۔۔۔اگر چلنا نہیں آتا تو ہیل مت پہنا کرو۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم اس کی ہیل کو دیکھتے ہوئے غصے سے اس سے بولا اور شفق کی بات سنے بغیر اپنے
ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا

جبکہ اس کی باتیں سن کر شفق کو انتہا سے زیادہ سبکی ہوئی اور وہ بھی جلدی سے اپنے
ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل دی اس کا پہلا دن ہی خراب شروع ہوا تھا اب آگے کیسا دن
گزرتا ہے یہ تو بعد میں پتا چلے گا

وہ کلاس میں داخل ہوئی تو فرنٹ پر موجود ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھ گئی اس لڑکی نے پرپل اور سفید رنگ کا ٹراؤزر اور شرٹ پہنی ہوئی تھی اور سفید دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا جس میں اس کا گورا رنگ دمک رہا تھا

ہائے میں شفق اور آپ؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق نے اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی سے پوچھا

علیشبہ نام ہے میرا۔۔۔

عالی نے شفق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے جینز کے ساتھ بلیک کرتا پہنا ہوا تھا اور دوپٹہ گلے میں سکارف کی صورت میں ڈالا ہوا تھا

نائیس نیم آپ کی پرسنیلٹی پر سوٹ کرتا ہے اور آپ مجھے شفی پکار سکتی ہیں مجھے پیار سے سب یہی بلاتے ہیں۔۔۔۔

شفق علیشبہ کا نام سن کر بولی۔۔۔۔

شکریہ شفی اور آپ مجھے عالی پکار سکتی ہیں۔۔۔۔

عالی شفق کی بات سن کر مسکرا کر بولی

اوکے عالی کیا آپ میری دوست بنو گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق اپنا ہاتھ عالی کے سامنے بڑھاتے ہوئے بولی جسے عالی نے فوراً تھام لیا اور مسکرا کر بولی

ضرور بنو گی۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں کوئی اور بات کرتی کہ کلاس میں سر داخل ہوئے تو وہ دونوں خاموش ہو گئیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی برتن دھو رہی تھی جب شاہزین کچن میں داخل ہوا اور فریج سے بوتل نکال کر پانی گلاس میں ڈال کر پینے لگا جبکی نظریں عینی پر جمی تھیں

عینی جو اپنے دھیان سے کام کر رہی تھی اور اسے شاہزین کے کچن میں داخل ہونے کی خبر نہ ہوئی تھی خود پر کسی کی نظریں محسوس کر کے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو شاہزین

اسے ہی دیکھ رہا تھا

عینی کے دیکھنے پر شاہزین نے اسے آنکھ ماری جبکہ عینی کو اس کی حرکت پر جی بھر کر غصہ آیا اور اس کا دل کیا اس کی آنکھیں نوچ لے مگر بے بسی کے احساس کے ساتھ وہ شاہزین کو نظرانداز کر کے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی جبکہ دل اس کا زور سے دھڑک رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین نے اس کا نظرانداز کرنا محسوس کیا تو غصے سے گلاس عینی کو پکڑانے آگے بڑھا اور عینی کے آگے گلاس کیا

اسے اپنے قریب کھڑے دیکھ کر عینی تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہوئی اور اس سے گلاس پکڑنے لگی کہ شاہزین نے اس کے پکڑنے سے پہلے گلاس نیچے گرا دیا

جلدی نہیں پکڑ سکتی تھی تمھاری وجہ سے میرا ہاتھ تھک گیا تھا اور یہ گلاس چھوٹ کر گر گیا

شاہزین نے غصے سے اس کا ہاتھ زور سے پکڑتے ہوئے کہا اور مزید بولا

آئندہ مجھے اگنور کرنے کی کوشش بھی مت کرنا تمھاری اتنی اوقات نہیں کہ مجھے شاہزین تیمور کو اگنور کرو سمجھی تم

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے اپنے ہاتھ پر شاہزین کی وحشی گرفت محسوس کر کے جلدی سے اپنا سر ہلایا جبکہ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں جمع ہو گئے تھے

کسی کے قدموں کی آواز سن کر شاہزین اس کا ہاتھ چھوڑ کر جلدی سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہوا اور جلدی سے کشن سے باہر نکل گیا اسے عینی کو تنگ کر کے سکون ملتا تھا تبھی

اس نے عینی کو تنگ کرنا شروع کیا تھا

شاہزین کے کچن سے جاتے ہی دو آنسو عینی کی آنکھوں سے ٹوٹ کر بے مول ہوئے تھے رزیہ کو کچن میں داخل ہوتے دیکھ وہ جلدی سے اپنا رخ موڑ کر بازو سے اپنی آنکھوں کو صاف کر کے نیچے گرے کانچ کو چننے لگی

ہاشم جو اس وقت ایک میٹنگ میں مصروف تھا اپنے موبائل پر میسج آتے دیکھا تو اسے بعد میں کھولنے کا سوچا مگر میسج پر احمر زمان کا نام دیکھ کر اس نے میسج کھولا تو اس میں حمنا اور شاہزیب کی تصویر موجود تھی جس میں شاہزیب نے حمنا کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حمنا اس کی بات پر ہنس رہی تھی۔۔۔۔

تصویر دیکھ کر ہاشم نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی جبکہ آنکھیں اس کی ضبط کرنے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھیں

ہاشم میٹنگ کے ختم ہوتے ہی لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اپنے آفس میں گیا مگر جاتے ہوئے اپنی سیکرٹری سے ڈسٹرب نہ کرنے کا کہنا نہیں بھولا

اسے سخت نفرت تھی حمنا کا دوسرے مردوں کے ساتھ گھومنا پھرنا اور حمنا نے بھی اس کی ناپسندیدگی دیکھتے ہوئے ایسا کرنا چھوڑ دیا تھا مگر آج پھر اس کو شاہزیب کے ساتھ دیکھ کر اسے بے حد غصہ آیا

اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے اپنے موبائل سے حمنا کا نمبر ملایا جو چوتھی بیل پر اٹھالیا گیا

ہیلو ہاشم کوئی کام تھا تمھیں یا میری یاد آ رہی تھی؟

حمنا فون اٹھاتے ہی بولی۔۔۔۔

تم بھولتی ہی نہیں تو یاد کیا کروں گا اور ایک کام تھا کیا تم سٹڈی روم میں دیکھو گی کہ میری بلیک فائل پڑی ہے؟

ہاشم حمنا سے بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری ہاشم میں اس وقت گھر نہیں ہوں تم گھر کسی ملازم کو فون کر کے پوچھ لو۔۔۔۔

حمنا ہاشم کی بات سن کر بولی

اچھا ٹھیک ہے ویسے کہاں ہوں تم اس وقت؟

ہاشم نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے پوچھا

میں اپنی ایک کالج کی دوست کے ساتھ لنچ پر آئی ہوئی ہوں کیوں کوئی پروبلم ہے ؟

نہیں کوئی پروبلم نہیں ہے سوئٹ ہارٹ میں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے

ہاشم نے اس کا جھوٹ سن کر اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا وہ فلحال دیکھنا چاہتا تھا کہ اور کونسے جھوٹ حمنا بولتی ہے۔۔۔۔

ہاشم نے ایک آدمی کو کال ملائی اور اس سے بولا

میں چاہتا ہوں تم حمنا ہاشم میری بیوی پر نظر رکھو وہ کہاں جاتی ہے کیا کرتی ہے کس سے ملتی ہے مجھے ساری رپورٹ چاہیے اور اسے خبر بلکل بھی نہیں ہونی چاہیے

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جس کے جواب میں ہاشم بولا

تم پیسوں کی فکر مت کرو منہ مانگی قیمت دوں گا

ہاشم نے جواب دے کر فون بند کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا وہ حمنا سے محبت ضرور کرتا تھا مگر اتنی بھی نہیں کہ اس کے جھوٹ بولنے پر اندھا اعتماد ہی کرتا رہتا۔۔۔۔۔۔ اگر وہ اسے دھوکا دے رہی ہوئی تو وہ حمنا کے ساتھ جو کرے گا وہ حمنا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔

حمنا نے ہاشم کی کال بند کر کے اپنے سامنے بیٹھے شاہزیب کی طرف دیکھا جو اسے ہی

دیکھ رہا تھا

لگتا ہے تم ہاشم سے بہت ڈرتی ہو تبھی اس سے جھوٹ بولا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔

زیبی نے حمنا سے پوچھا جس کے جواب میں حمنا منہ بگاڑتے ہوئے بولی

بلکل بھی نہیں میں ہاشم سے بلکل بھی نہیں ڈرتی اسے پسند نہیں کہ دوسرے مردوں کے ساتھ گھوموں پھروں اور میرا اس وقت بلکل بھی موڈ نہ تھا اس کی دقیانوسی لیکچر سننے کا یہ بات چھوڑو تم بتاؤ کیا کہہ رہے تھے

میں کہہ رہا تھا کہ میں کل ایک ہفتے کے لیے اپنے بزنس کے سلسلے میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

شاہزیب اس کی بات سن کر بولا

اچھا۔۔۔ مگر ایک ہفتے بعد آجانا تمھارے ساتھ ٹائم گزار کر اچھا لگتا ہے

حمنا اداس سی بولی

ہاں ضرور ایک ہفتے بعد یہاں ہوں گا۔۔۔۔

شاہزیب نے جواب دیا تو حمنا نے اپنا سر ہلایا اور وہ اپنی دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے

ماضی :

دورید اور حدید دو بھائی تھے ان کے والدین کی وفات ایک ایکسڈینٹ میں ہو گئی تھی ان کے بعد دورید گاؤں کا سردار بنا اور اپنے بھائی حدید کو سنبھالا اور اس کو پڑھایا بھی خود وہ بھی پڑھنا چاہتا تھا مگر گاؤں کی ذمے داری کی وجہ سے پڑھ نہ سکے دورید صاحب بڑے تھے اور ان کی شادی ان کی کزن زارا سے ہوئی اور شادی کے ایک سال بعد ان کے ایک بیٹا ہوا جس کا نام حدید نے ہاشم دورید بخت رکھا

ہاشم جب دو سال کا ہوا تو حدید صاحب نے اپنی پسند کی شادی رمنا بیگم سے کر لی

ان کی شادی کے دو سال بعد ارقم پیدا ہوا ہاشم ارقم سے بے حد پیار کرتا تھا اور اس کے ساتھ ہی سوتا کھیلتا تھا

وقت کا کام گزرنا ہے وہ گزر جاتا ہے جب ہاشم چھ سال کا ہوا تو ایک رات زارا بیگم سوئی تو

پھر نہ اٹھ سکیں یہ سب کے لیے صدمے کی بات تھی اپنی ماں کی وفات کے بعد ہاشم خاموش رہنے لگا۔

آج کا اتوار کا دن تھا تو عینی سحر بیگم سے چھوٹی لے کر ہادی سے ملنے جا رہی تھی وہ ہر دو ہفتوں بعد اس سے ملنے جاتی تھی اس نے اپنا منہ دھویا اور نقاب کر کے گھر سے نکلی جبکہ اپنا میک اپ بیگ میں رکھنا نہیں بھولی تھی

اس نے شکر ادا کیا تھا کہ شاہزین اس وقت گھر نہ تھا ورنہ مجبوراً اسے میک اپ کر کے جانا پڑتا وہ ہادی سے ملنے ہاسٹل گئی اور ہادی کو اپنے ساتھ لیا اور قریبی پارک میں لے کر گئی ایک بینچ پر بیٹھ کر اس نے ہادی کو بھی اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کا ماتھا چوم کر بولی

ہادی سکول میں کوئی پریشانی تو نہیں تمھیں یا کوئی لڑکا تمھیں تنگ تو نہیں کرتا۔۔۔۔

نہیں عینی آپی میرے تو دو دوست بھی بن گئے ہیں آپ کو پتا ہے وہ میرے کلاس میں ہی ہیں اور ہاسٹل میں بھی میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔۔۔بس آپ کی یاد آتی ہے آپی۔۔۔۔

ہادی نے جواب دیا اور آخر میں اداسی سے بولا

بس تھوڑی دن پھر ہم جلدی دوبارہ ساتھ ہوں گے میں فلحال تمھیں وہاں رکھ نہیں سکتی نہ اور میں آپ کی ٹیچر سے بات کروں گی وہ آپ کی مجھ سے فون پر بات کروادیا کریں گی

عینی اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

اچھا ٹھیک ہے لیکن آپ روز بات کیا کریں گی نہ ؟

ہادی نے خوش ہوتے ہوئے ایک امید سے پوچھا

ہاں بلکل روز کیا کروں گی اور چھوڑو یہ سب باتیں آؤ ہم لنچ کرنے چلتے ہیں۔۔۔۔

عینی ہادی کو اپنے ساتھ کھڑا کرتی ہوئی بولی اور قریب ہی ایک سستے سے ریسٹورنٹ کی طرف ہادی کو لیے چل دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اور ہادی نے جب لنچ کر لیا تو عینی اسے ساتھ لیے ریسٹورنٹ سے نکل گئی جبکہ دو آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

شاہزین اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا جبکہ ان کا ایک دوست ایک دوکان سے سگریٹ کا پیکٹ لینے گیا تھا شاہزین جو کھڑکی کی طرف بیٹھا تھا شیشے سے باہر

اس کی نظر اچانک سامنے چھوٹے سے ریسٹورنٹ سے نکلتی عینی پر پڑی

عینی نے چونکہ صرف دوپٹہ لیا ہوا تھا اور اس کا رخ بھی ان کی گاڑی کی طرف تھا تو شاہزین نے اسے غور سے دیکھا تو اسے یہ کہیں دیکھی ہوئی لگی مگر کہاں دیکھا تھا یاد نہیں آرہا تھا تب تک اس کا دوست واپس گاڑی میں آکر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر لی مگر عینی کا چہرہ یاد کرنے کی پوری کوشش کی تھی کہ اسے کہاں دیکھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے دوست علی کی بات سن کر اس کی سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا اور اپنے دوستوں سے باتیں کرنے لگا۔۔۔

عینی ہادی کو چھوڑ کر اماں جنت سے ملنے گئی تھی ان سے مل کر اس نے انکے گھر میں ہی میک اپ دوبارہ کیا اور واپس چل دی

وہ گھر میں داخل ہو کر جلدی سے انیکسی میں گئی اور وہاں پر جا کر جلدی سے شاور لیا اور اپنا حولیہ ٹھیک کر کے گھر کے اندر کام کرنے گئی جہاں سحر بیگم نے اس کے لیے سارے گھر کے کپڑے دھلوانے کے لیے رکھے ہوئے تھے

عینی اپنا کام کرنے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں گئی تھی اسے کام کرتے ہوئے شام ہی ہو گئی تھی آرام کرنے کے بعد وہ کچن میں رزیہ کے پاس گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ رزیہ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر کھانا رکھ رہی تھی جب شاہزین گھر میں سیٹی بجاتے ہوئے داخل ہوا اور سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اسے جاتے دیکھ کر عینی نے پر سکون سی سانس خارج کی اور جلدی جلدی اپنے ہاتھ چلانے لگی

شاہزین ٹیبل پر آکر شفق کے ساتھ بیٹھا ہی تھا کہ تیمور صاحب طنزیہ بولے

ٹائم مل گیا آپ کو گھر میں موجود رہنے کا برخوردار؟

ڈیڈ کم از کم کھانا تو مجھے سکون سے کھا لینے دیں بعد میں بات کریں گے

شاہزین ان کی بات سن کر بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ضرور کھاؤ میں نے کونسا تمھارا ہاتھ تھاما ہوا ہے جو تم کھا نہیں سکتے۔۔۔

تیمور صاحب کی بات سن کر اس نے ایک نظر سحر بیگم کو دیکھا تو سحر بیگم نے تیمور صاحب کو بولیں

تیمور آپ بعد میں بات کر لیجیے گا فلحال اسے کھانا کھانے دیں۔۔۔

تیمور صاحب نے ان کی بات سن کر ایک غصیلی نظر ان پر ڈالی جو اپنے بیٹے کو سدھارنے کی بجائے بگاڑ رہی تھیں اور غصے سے دھاڑے

کیا بعد میں بات کروں اس سے گھر میں یہ موجود نہیں ہوتا ابھی ملا ہے تو ابھی بولو گا نہ آپ کا یہ نواب زادہ یونیورسٹی سے پاس ہو کر بھی اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ پھرتا رہتا ہے جبکہ میرے سارے دوستوں کے بیٹے اب بزنس سنبھال رہے ہیں ایک میری اولاد ہی نالائق اور نکمی ہے جو میری مدد کرنے کی بجائے عیاشیاں کر رہا ہے

یہ میری زندگی ہے ڈیڈ میں اسے اپنی مرضی کے مطابق جینا چاہتا ہوں اور اگر آپ کو اتنا ہی دوسرے لوگوں کے بیٹوں سے پیار ہیں انھیں لے آئیں

شاہزین بھی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے غصے سے بولا اور اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

جبکہ تیمور صاحب نے ایک ناگوار نظر شاہزین کی پشت پر ڈالی اور وہ بھی اپنے کمرے کی جانب اٹھ کر چلے گئے

جبکہ اس سب کے دوران شفق خاموش ہی رہی تھی وہ خود بھی شاہزین کی عادتیں پسند نہیں کرتی تھی اور تیمور صاحب کی باتوں سے متفق تھی وہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

سحر بیگم نے رزیہ کو برتن سمیٹنے کا کہتے ہوئے خود بھی اپنے کمرے میں چلی گئیں

شاہزین نے اپنے کمرے میں آکر اپنا غصہ کم کرنے کے لیے سگریٹ سلگایا اور بالکونی میں جا کر پینے لگا تھوڑی دیر بعد اسے عینی انیکسی کی طرف جاتے ہوئے دکھی

وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا جب اسے دوپہر والی لڑکی یاد آئی کہ اس کے ذہن میں اچانک جھماکہ ہوا اس یاد آیا کہ اس لڑکی نے اسے چار مہینے پہلے تھپڑ مارا تھا

وہ جب بھی عینی کو دیکھتا تھا تو اسے وہ پہلے سے کہیں دیکھی ہوئی لگتی تھی مگر اس نے جب دونوں کا موازنہ کیا تو اس لڑکی اور عینی میں اسے صرف رنگ کا فرق لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے عینی کے بارے میں پتا کرنے کا سوچا

ماضی :

زارا بیگم کی وفات کے ایک سال بعد حدید صاحب اور رمنا بیگم کے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام انھوں نے علیشبہ رکھا

علیشبہ کے پیدا ہونے کے دو سال بعد رمنا بیگم کی بیوہ بہن ردا اپنی چند ماہ کی بیٹی حورالعین کے ساتھ حویلی رہنے آئی تو ہاشم ان کے ساتھ اٹیچ ہونے لگا اور ان کے ساتھ ساتھ ہی رہتا اور پہلے کی طرح ہونے لگا جبکہ وہ اب دوبارہ سے ارقم سے بھی گھلنے ملنے لگا تھا

ہاشم کی ردا بیگم کو لے کر پسندیدگی دیکھتے ہوئے حدید صاحب نے دورید صاحب کو ردا بیگم سے شادی کرنے کا مشورہ دیا تو انہوں نے ردا بیگم سے شادی کرلی وہ ہاشم کو اپنے بیٹے کی طرح ہی پیار کرتی تھیں ہاشم نو سال کا تھا جب ردا بیگم اور دورید صاحب کی شادی ہوئی ہاشم حورالعین کو اپنی بہنوں کی طرح چاہنے لگا تھا اور اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کا خیال رکھتا تھا

چھ سال بعد ردا بیگم اور دورید بخت کا ایک بیٹا پیدا ہوا جن کا نام انھوں نے حیدر رکھا

جب ہاشم اٹھارہ سال کا ہوا تو دورید صاحب نے اسے پڑھنے شہر بھیج دیا تھا

ہاشم جب بائیس سال کا ہوا تو ہاشم سے ملنے شہر آتے ہوئے دورید صاحب اور ردا بیگم جس گاڑی میں آرہے تھے وہ گاڑی حادثے کا شکار ہو گئی تھی اور وہ دونوں موقع پر ہی دم توڑ گئے اس وقت حیدر صرف سات سال کا تھا جبکہ حورالعین تیرہ سال کی

حال :

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا جب بیڈ کی دوسری طرف حمنا بیٹھی اور اپنے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے ہاشم سے بولی

ہاشم کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟

نہیں تو تمھیں ایسا کیوں لگا۔۔۔

اس کی بات سن کر ہاشم نے پوچھا جب کہ نظریں ہنوز لیپ ٹاپ کی سکرین پر ہی جمی ہوئیں تھیں

مجھ ایسا محسوس ہوا کہ تم مجھ سے ناراض ہو بات بھی مجھ سے سہی سے نہیں کر رہے اور اب بھی لیپ ٹاپ پر لگیے ہو میری بات نہیں سن رہے تم۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہاشم کی طرف اپنا رخ موڑتی ہوئی معصومیت سے بولی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس آج کل کام کا سٹریس زیادہ ہے تو ٹائم نہیں مل رہا اور ابھی ایک ای میل چیک کر رہا تھا۔۔۔

ہاشم اس کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا ۔۔۔۔

اچھاٹھیک ہے میں تمھاری بات مان لیتی ہوں۔۔۔۔

وہ اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے بولی

تم سو جاؤ ابھی مجھے تھوڑا کام ہے میں سٹڈی روم میں جا رہا ہوں۔۔۔۔

ہاشم حمنا کو بولتا ہوا اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔۔۔

ہاشم نے میز پر اپنا لیپ ٹاپ رکھا تو اس کا فون بجنے لگا اس نے کال اٹھائی تو دوسری جانب سے آواز گونجی

سر میں پچھلے ایک ہفتے سے میم کا پیچھا کر رہا ہوں وہ کس سے ملیں اور کہاں گئیں سب کی میں نے رپورٹ تیار کر لی اگر آپ چاہیں تو صبح آپ کے آفس میں آ کر دکھادوں گا

ٹھیک ہے تم صبح مجھے میرے آفس میں ملنے آنا اور اپنا نام میری سیکرٹری کو بتانا میں اسے تمہارا بتادوں گا وہ تمہیں مجھ سے ملنے دے گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم نے اس کی بات سن کر کہا اور فون بند کر کے اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالا اور سگریٹ سلگاتے ہوئے دوبارہ اپنا کام کرنے لگا۔۔۔۔

عالی کل کہیں گھومنے پھرنے کا پلان بناؤ میں گھر میں رہ کر بور ہو چکی ہوں کیوں نہ ہم شوپنگ پر چلیں۔۔۔۔

شفق علیشبہ کے سامنے کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔آئیڈیا تو اچھا ہے تمہارا لیکن بھائی سے پوچھنا پڑے گا۔۔۔

علیشبہ نے جواب دیا تو شفق کے سامنے مغرور سے ارقم کا چہرہ نمودار ہوا اس سے دوسری بار ملاقات علیشبہ نے کروائی تھی جس دن ان کا لیکچر فری تھا تب ارقم عالی سے بات کرنے آیا تھا جب شفق کو پتا چلا کہ وہ علیشبہ کا بھائی ہے تو اس کو اپنی پہلی ملاقات ارقم کے ساتھ یاد کر کے شرمندگی محسوس ہوئی مگر جب اسے خود کو اگنور کرتے دیکھا تو پھر اس نے بھی اسے دوبارہ نہیں بلایا تھا اور ساری شرمندگی بھی وہ بھول گئی تھی

ہمم۔۔۔تمہارا وہ سڑو بھائی ہمیں کبھی بھی نہیں جانے دے گا عالی یہ بات تم مجھ سے لکھوا لو۔۔۔۔۔

شفق پانی پیتے ہوئے بولی اس کی بات سن کر علیشبہ نے اسے مصنوعی گھوری سے

نوازا وہ اچھے سے جانتی تھی کہ شفق ارقم کو بلکل بھی نہیں پسند کرتی اور اس کی وجہ شفق نے اسے اپنی پہلی ملاقات راقم کے ساتھ بتا کر بیان کی تھی

ایسی بھی کوئی بات نہیں شفی بھائی بس تھوڑا سر یس رہتے ہیں ویسے بہت اچھے ہیں ----

علیشبہ نے شفق سے کہا تو اس نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جانتی ہوں تمھارے ارقم بھائی بہت اچھے ہیں لوگوں کی مشکل میں مدد کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ-----

شفق نے بات کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود بوتل سے پانی کا گھونٹ منہ میں بھرا کہ اپنے پیچھے کسی کہ گلا کھنگارنے پر مڑی اور ارقم کو دیکھتے ہی اس کے منہ میں موجود پانی

فورے کی صورت میں ارقم کی شرٹ اور گردن پر گرالمباقد ہونے کی وجہ سے ارقم کا منہ بچ گیا تھا

ارقم نے اپنی گیلی شرٹ اور گردن پر پانی کے چھینٹے محسوس کر کے اسے خونخوار نظروں سے گھورا جب کہ عالی کا یہ سب دیکھ کر قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

شفق خود پر اس کی نظریں محسوس کر کے الٹا اس پر ہی الزام ڈالتے ہوئے گویا ہوئی

یہ آپ کی غلطی ہے آپ کو کسی کے پیچھے کھڑے نہیں ہونا چاہیئے مجھے کیا پتا تھا پیچھے آپ کھڑے ہیں ورنہ میں پانی پی کر مڑتی۔۔۔۔۔۔

تم ایسا کیوں نہیں کرتی اپنے ارد گرد ایک چار دیواری بنا کر پھیرا کر و تا کہ تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہو کبھی تمھارے قدم لڑکھڑا رہے ہوتے ہیں تو کبھی تمھارا منہ لیک کر رہا ہوتا

ایک دفعہ گھر جا کر اپنی مرمت کروالینا۔۔۔

ارقم اس کی بات سن کر بکواس باتیں سن کر بولا

آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں اپنی مرمت کروائیں آپ کے دماغ کے نٹ بولٹ سب ڈھیلے ہوئے پڑے ہیں اور اپنے منہ کی بھی جب دیکھو سڑے ہوئے کریلے جیسی اس سے بو آتی ہے ہنہ۔۔۔۔۔

شفق اس کی بات سن کر اپنا منہ بگاڑتے ہوئے

تمھیں بڑا پتا ہے خود کہ منہ سے تو تمھارے جیسے پھول جھڑتے ہیں سڑی ہوئی مرچی کہیں کی اور آئندہ میرے ساتھ تمھیں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور عالی میرا آخری لیکچر فری ہے میں گاڑی میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں آج جانا۔۔۔۔

ارقم پہلے غصے سے شفق اور پھر عالی سے بولو جو اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہوئی پڑی تھی علیشبہ نے ارقم کی بات سن کر اپنا سر ہلایا تو ارقم تن فن کرتا اپنی گاڑی کی جانب چل دیا

تمھارا سڑا ہوا بھائی مجھے سڑی ہوئی مرچی بول کر گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق عالی کی طرف اپنا رخ کر کے غصے سے بولی جبکہ اس کی بات سن کر عالی جو کب سے اپنی ہنسی روک رہی تھی ایک بار جو ہنسنا شروع ہوئی تو ہنستی چلی گئی

مجھ سے بات مت کرنا عالی جا رہی ہو میں۔۔۔۔۔

شفق نے اسے ہنستا ہوا دیکھ کر دھمکی دی

اچھا اچھا سوری ویسے تم دونوں کی لڑائی دیکھ کر مجھے بڑا مزا آیا اور میں تم سے کل بات کروں گی بھائی میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔اور تم سڑی ہوئی نہیں میٹھی مرچ ہو

عالی شفق کو گلے لگا کر جلدی سے بولی اور دور جاتے ہوئے آخری بات بولی تو شفق جھنجھلا کر بولی

میں مرچ نہیں ہو ہنہ۔۔۔۔۔

اپنے ڈرائیور کو آتا دیکھ وہ بھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئ اور اپنے دل میں ارقم کو برا بھلا کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین اپنے کمرے میں موجود تھا جب رزیہ اس کے کمرے میں ناشتہ لے کر داخل ہوئی ناشتہ ٹیبل پر رکھ کر رضیہ جانے لگی تو شاہزین نے اسے روکتے ہوئے پوچھا

رزیہ کل کیا حور نے چھوٹی کی تھا؟

جی سر وہ اپنے بھائی سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رزیہ نے شاہزین کو جواب دیا

اچھا اس کا بھائی بھی ہے۔۔۔۔ویسے کہاں رہتا ہے وہ۔۔۔

شاہزین نے اس کا جواب سن کر پوچھا تو رزیہ نے اس کو ایک مشکوک نظر سے دیکھا تو

شاہزین نے اس کے آگے کچھ پیسے بڑھائے جسے پکڑتے ہوئے وہ جلدی سے بولی

اس کا چھوٹا بھائی ہوسٹل میں رہتا ہے سر اس سے ہر دو ہفتے بعد حور ملنے جاتی ہے۔۔۔۔

شاہزین نے اس کی بات سن کر مزید پوچھا

کیا اس کے ماں باپ نہیں ہے؟

نہیں سر وہ اور اس کا چھوٹا بھائی ہی ہیں اور رشتے داروں میں کوئی نہیں ہے

رزیہ نے جواب دیا تو شاہزین نے اسے جانے کا شارہ کیا تو رزیہ کمرے سے چلی گئی

شاہزین نے سگریٹ سلگائی اور بیڈ پر بیٹھتے ہوئے حور کے بارے میں سوچنے لگا تھا اب صرف ایک چیز رہ گئی تھی وہ تھا حور کا رنگ جو اس نے دیکھنا تھا۔۔۔

ماضی :

ہاشم اپنے ماں باپ کی وفات پر حویلی واپس آیا تو حورالعین اور حیدر کو ضد کر کے واپس اپنے ساتھ شہر والے گھر میں لے گیا وہ ان دونوں کو بے حد چاہتا تھا اور اب انہیں کھونا نہیں چاہتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احد صاحب تو حورالعین اور حیدر کو اپنے ساتھ ہی حویلی رکھنا چاہتے تھے کیونکہ ان کے مطابق رمنا بیگم ان دونوں کی اچھی تربیت کر سکتی تھیں جبکہ ہاشم کے پاس اتنا وقت نہ تھا کیونکہ اس نے اپنا نیا بزنس بھی شروع کیا تھا ہاشم خود گرز ہو کر اپنی تنہائی کو دور کرنے کے لیے حورالعین اور حیدر کو اپنے ساتھ شہر لے گیا جبکہ وہاں جا کر تو اس کے

پاس ان کے ساتھ گزارنے کے لیے بلکل بھی وقت نہ ہوتا تھا

ارقم اور علیشبہ حور اور حیدر کے جانے کے بعد اداس ہو گئے تھے مگر وہ بھی کیا کر سکتے تھے۔۔۔اور تب علیشبہ دل ہی دل میں ہاشم کی پر سنیلٹی سے مرعوب تھی شاید محبت کی پہلی کونپل اس کے دل کی سرزمین پر اگنے والی تھی

ہاشم کی دوستی احمر زمان سے یونیورسٹی میں آکر ہوئی تھی اور دونوں ایک دوسرے کے جگری یار تھے احمر ہاشم کے ہر مشکل وقت میں ساتھ تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور العین نے جب ہاشم کو حیدر اور خود پر توجہ دیتے نہ دیکھا تو وہ حیدر کو اپنے ساتھ ساتھ رکھتی اس کا ہر کام خود کرتی تھی دونوں ایک دوسرے کی جان تھے

ہاشم ان سے صرف ڈنر پر یا پھر ناشتے پر ہی بات کرتا تھا وہ بھی اگر کبھی گھر

ہوتا۔۔۔۔۔

اس کے رویہ سے وہ دلبرداشتہ ہو کر ایک دن حورالعین نے ہاشم سے بات کرنے کا فیصلہ کیا ہاشم اس وقت اپنے کمرے میں تھا جب وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی

بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔ حور ہاشم کے پاس جا کر بولی جو بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا اسے دیکھ کر ہاشم نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا اور اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

ہاں کیا بات کرنی ہے عینی سب ٹھیک تو کوئی پریشانی تو نہیں بچے۔۔۔۔

جی۔۔۔ بھائی سب ٹھیک ہے میں۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہادی (حیدر) اور میں واپس ح۔۔۔۔ حویلی جانا چاہتے ہیں ہمارا یہاں دل نہیں لگتا۔۔۔۔۔

حورالعین ڈرتے ڈرتے بولی تو اس کی بات سن کر ہاشم غصے سے بولا

کبھی بھی نہیں اب تم لوگ میرے ساتھ یہاں ہی رہو گے اور تم لوگوں کو یہاں کسی چیز کی کبھی کمی نہیں ہوئی تو واپس کیوں جانا چاہتے ہو؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی جو چیزیں یہاں ہمیں ملتی ہیں وہ حویلی میں بھی مل جاتی ہیں مگر بات چیزوں کی نہیں بات محبت اور توجہ کی ہے جو ہمیں حویلی میں ملتی ہے آپ کے پاس تو ہمارے ساتھ وقت گزارنے کا ٹائم بھی نہیں ہے یہاں تک کہ ڈنر بھی آپ کبھی کبھار ہی ہمارے ساتھ کرتے ہیں

حور کی بات سن کر ہاشم کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور وہ اس سے بولا

بچے میں تھوڑا مصروف تھا اس وجہ سے آپ دونوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا لیکن اب سے میں آپ لوگوں کے ساتھ ہی وقت گزاروں گا اور موم اور ڈیڈ کے جانے کے بعد میں تم دونوں کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا بچے اس وجہ سے مجھے ایک موقع دو تم لوگوں کو مجھ سے اب بلکل بھی شکایت نہ ہو گی

ہاشم کی بات سن کر حور بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد ہاشم حور اور حیدر کے ساتھ وقت گزارنے لگا تھا ان کا ہر طرح کا خیال خود رکھتا تھا۔۔۔۔

حال :

ڈنر کے بعد شاہزین نے عینی کو اپنے کمرے میں موجود پانی کا جگ بھر کر لانے کا کہا اور
اپنے کمرے میں جا کر اس کا انتظار کرنے لگا

عینی پانی کا جگ اس کے کمرے میں رکھنے آئی اور جگ کو اس کی جگہ پر رکھنے لگی کہ
شاہزین نے آگے بڑھ کر اس سے جگ پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا پانی گرایا تو
عینی نے اپنے ہاتھ پر پانی گرتے ہوئے محسوس کر کے بوکھلا گئی اور جلدی اپنا ہاتھ اپنے
دوپٹے کے پیچھے کر لیا

جبکہ شاہزین کی تیز نظروں نے اس کے ہاتھ کی رنگت کو ویسے ہی دیکھا مگر اس کا گھبرانا
وہ صاف محسوس کر چکا تھا جس سے اس کو کچھ گڑبڑ لگی مگر اس نے ایسے ظاہر کروایا کہ
جیسے غلطی سے پانی گرا ہو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اس کی بات سنے بغیر جلدی سے کمرے سے باہر چلی گئی اس نے شکر ادا کیا کہ اس نے واٹر پروف فاؤنڈیشن استعمال کیا تھا ورنہ اس کا راز آج شاہزین کو پتا چل جانا تھا

ہاشم اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب ایک شخص اس کے آفس میں داخل ہوا اور ہاشم کے اشارے پر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے ایک فائل اس نے ہاشم کی طرف بڑھائی جسے ہاشم نے پکڑا اور اس میں موجود حمنا کی مختلف جگہ لوگوں کے ساتھ لی گئیں تصویریں تھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک تصویر پر تو اس کا خون ہی کھول اٹھا جس میں حمنا تنگ سا لباس پہنے کلب میں موجود تھی۔۔۔۔

ایک تصویر میں وہ شاہزیب کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

ایک تصویر اس کی اپنی دوستوں کے ساتھ تھی ایسی کئی بہت سی تصویریں اس فائل میں

موجود تھی

ہاشم نے فائل بند کر کے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اور چیک لکھ کر اسے دیا اور اسے مزید حمنا پر نظر رکھنے کا کہ کر اسے جانے کا اشارہ کیا اور اپنی کرسی کو موڑتے ہوئے سگریٹ سلگا کر حمنا کے بارے میں سوچنے لگا

وہ جب اس سے ملا تھا تو وہ اسے بے حد معصوم لگی تھی مگر اب اسے احساس ہو رہا تھا وہ اس کے سامنے کچھ اور ہے اور اس کا اصل چہرہ کچھ اور ہے

اس نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کی تو اسے حورالعین اور ہادی کا معصوم چہرہ دکھا اور ان کی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں

بھائی پلیز۔۔۔ہمیں گھر سے مت نکالیں ہم کہاں جائیں گے۔۔۔۔

بھائی میں نے ایسا نہیں کیا۔۔۔۔۔

بھائی حیدر کو رکھ لیں اپنے ساتھ میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔

بھائی اپی نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور غصے سے اپنے میز پر موجود چیزیں ہاتھ مار کر نیچے گرادیں وہ ان کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا حمنا کی بات پر اندھا یقین کر کے اس نے اپنے ہی بہن بھائیوں کو گھر سے نکال دیا

اب اتنے مہینوں بعد اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے اپنے ہی بہن اور بھائی کو گھر سے نکال دیا ہے کیوں؟! کس کی باتوں میں آکر؟! وہ اتنا بچا تو نہ تھا کہ سچ جھوٹ کا پتا نہ لگا

سکے۔۔۔۔۔۔

وہ اضطراب کی کیفیت میں اپنی کرسی سے اٹھا اور آفس سے باہر نکل کر سڑکوں کی خاک چھاننے چلا گیا وہ بھی اپنے مطلب یعنی اپنے سکون کے لیے۔۔۔۔۔۔

علیشبہ اور شفق اس وقت مال میں موجود شاپنگ کر رہے تھے شاپنگ کم اور آوارہ گردی وہ دونوں زیادہ کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق نے عالی کو کچھ نئے ڈیزائن کے کپڑے لے کر دیے جبکہ خود کے لیے اس نے جینز اور شرٹس خریدیں۔۔۔۔

اب وہ دونوں تھک کر بھوک سے نڈھال ہو کر کچھ کھانے کے لیے پیزا شاپ میں گئے

چونکہ عالی کو ارقم نے اسی جگہ میں ملنا تھا تو وہ دونوں پیزا کھا کر آرام سے بیٹھی اب آئس کریم کھا رہی تھیں جب ارقم انھیں ڈھونڈ کر ان کے ساتھ بیٹھا اور عالی سے پوچھا

عالی اگر شاپنگ کر لی ہے تو چلیں مجھے ایک ضروری لام سے جانا ہے۔۔۔۔۔

ہاں بھائی کر لی ہے بس یہ آئس کریم کھا لوں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔

علیشبہ نے منہ میں آئس کریم ڈالتے ہوئے کہا جبکہ ارقم کے آنے سے شفق خاموش ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔ویسے بھی وہ ارقم سے بول کر اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتی تھی ۔۔۔

عالی تھوڑی دیر اور رک جاؤ میرے ڈرائیور نے تھوڑا لیٹ آنا ہے اس نے راستے میں

سے ڈیڈ کی کوئی میڈ سن لینی ہے۔۔۔۔

شفق نے علیشبہ سے کہا تو عالی جھٹ سے بولی۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو بھائی اور میں تمھیں گھر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔کیوں بھائی آپ چھوڑ دیں گے نہ۔۔۔۔۔

ہمم چھوڑ دوں گا لیکن پھر تھوڑا جلدی کرو۔۔۔۔

ارقم اپنے موبائل پر میسج لکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن تم لوگوں کو دیر ہو جائے گی تم چلی جاؤ میں انتظار کر لوں گی

شفق علیشبہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اور تو جواب ارقم کی طرف سے آیا۔۔۔

جب میں نے کہہ دیا ہے کہ چھوڑ دوں گا پھر اتنے نخرے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔

عالی میں پارکنگ لاٹ میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں اگر تمھاری دوست کے نخرے ختم ہو جائیں تو اسے لے آنا۔۔۔۔

ارقم اپنی کرسی سے اٹھتا ہوا بولا۔۔۔

شفق نے اس کی بات سن کر اسے جاتے ہوئے دیکھا ایک گھوری سے نوازا اور کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

عالی چلو میں تم لوگوں کے ساتھ ہی جاؤں گی۔۔۔۔۔ آخر کو تمھارے بھائی کو ابھی نخرے بھی دکھانے ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالی نے اس کی بات سن کرنا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تو شفق نے اسے چلنے کا اشارہ کیا تو اس کی بات کو نظرانداز کر کے عالی اس کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔

چونکہ پہلے علیشبہ اور ارقم کا گھر آتا تھا اس وجہ ارقم نے پہلے علیشبہ کو گھر چھوڑنے کا سوچا چونکہ اس گھر میں گاؤں کے ملازم کام کرتے تھے اور وہ سب وفادار تھے اس وجہ سے اسے علیشبہ کو گھر اکیلے چھوڑنے کی فکر نہیں تھی

گھر کے سامنے آکر ارقم نے گاڑی روکی تو علیشبہ شفق سے مل کر گاڑی سے نکل گئی چونکہ عالی ارقم کے کہنے پر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی اب عالی کے جانے کے بعد فرنٹ سیٹ خالی ہوئی تو ارقم نے شفق کو آگے آکر بیٹھنے کا یہ کہہ کر کہا کہ وہ اس کا ڈرائیور نہیں اس لیے چپ چاپ آگے آکر بیٹھ جائے وہ بھی خاموشی سے اگلی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ارقم نے اسے ایڈریس دوبارہ پوچھا تو شفق نے اپنی شرارت سے چمکتی آنکھوں سے اسے جواب دیا

جو ایڈریس شفق نے دیا تھا وہ ان کے گھر سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھا مگر وہ یہ سوچ کر پرسکون تھا کہ اس نے وہاں ہی جانا تھا شفق کے بتائے گئے ایڈریس پر ارقم نے گاڑی روکی تو شفق جلدی سے معصوم صورت بنا کر بولی۔۔۔۔

یہ آپ مجھے کہاں لے آئے ہیں میرے گھر یہ تو نہیں بلکہ یہ علاقہ بھی نہیں ہے میرے گھر کا۔۔۔۔۔

یہ ایڈریس تم نے ہی بتایا تھا اب چلو اترو اور نکلو گاڑی سے باہر

اس کی بات سن کر ارقم نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ جگہ تم نے ہی بتائی تھی اب شرافت سے باہر نکلو اور اپنے گھر جاؤ۔۔۔۔

ارقم کی بات سن کر وہ تھوڑا پریشان ہو گئی کہ اب گھر کیسے جائے گی وہ ارقم کی طرف دیکھ کر معصومیت سے بولی۔۔۔۔

میرا گھر پچھلے بلاک میں ہے پلیز ززز۔۔۔۔مجھے وہاں چھوڑ آئیں۔۔۔۔۔

پلیز لفظ پر تو خاصا زور دیا شفق نے۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ارقم نے ایک نظر اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا اور اس سے غصے سے بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب مجھے صحیح ایڈریس دو اس سے پہلے کہ میں تمھیں گاڑی سے باہر پھینک

دوں۔۔۔۔۔۔

شفق نے اس کی غصے سے بھری آواز سن کر اسے جلدی سے اپنے گھر کا صحیح پتا بتایا وہ

اسے بس تنگ کرنا چاہتی تھی اور وہ کر بھی چکی تھی

اس کو گھر چھوڑ کر ارقم اپنے ایک دوست زوریز سے ملنے گیا جسے اس نے حور اور حیدر کو ڈھونڈنے کا کہا تھا

ارقم زوریز سے ہاتھ ملا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا اور اس سے حور اور حیدر کے متعلق پوچھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ان کو ڈھونڈنے کی پوری کوشش کر رہا ہوں مگر کسی دارالامان میں بھی ان کا نام و نشان نہیں اور سب سے بڑی بات وہ اپنے کسی دوست کے گھر بھی نہیں گئے اور نہ ہی کسی ہوٹل میں ان کے نام کی اینٹری ہے۔۔۔۔

زوریز بولتا ہوا رکا اور پھر مزید بولا۔۔۔۔

ارقم مجھے ڈر ہے کہ کہیں کسی گینگ وغیرہ نے نہ انھیں پکڑ لیا ہو تم جانتے ہو نہ آج کل کتنا یہ سب کچھ عام ہے اور وہ تھی بھی اکیلی حیدر کے ساتھ۔۔۔

بس۔۔۔میں یہ فضول باتیں سننا بھی نہیں چاہتا تم ان کو ڈھونڈنے کی کوشش جاری رکھو مجھے امید ہے تم کامیاب ہو جاؤ گے۔۔۔۔

ارقم زوریز کی بات سن کر ضبط سے بولا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ ہاشم کو جا کر شوٹ کردے جس نے ایک بھی مرتبہ انھیں گھر ست نکالتے یہ نہ سوچا کہ وہ کہاں جائیں گے۔۔۔۔

تم فکر مت کرو میں نے اپنے جاننے والے لوگوں سے کہا ہوا ہے جیسے ہی ان کی خبر ملے گی میں سب سے پہلے تمھیں ہی بتاؤ گا۔۔۔

زوریز اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

ہمم۔۔۔ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں بعد میں ملاقات ہوتی ہے جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی بھی خبر ملے تم فورا مجھے بتاؤ گے

ارقم کرسی سے اٹھتا ہوا بولا تو زوریز نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی :

ہاشم حور العین اور حیدر کے ساتھ تین ماہ بعد ایک چکر حویلی لگا آتا تھا اس کی ملاقات وہاں علیشبہ اور ارقم سے ہوتی تو ان کے ساتھ بھی وہ اچھا وقت گزار لیتا تھا

علیشبہ آہستہ آہستہ ہاشم کو پسند کرنے لگی اور اپنے احساسات کے بارے میں وہ اپنی ایک ڈائری میں لکھنے لگی مگر ہاشم تو اسے بس اپنی کزن سمجھ کر ہی تھوڑی بات کر لیتا تھا جس سے وہ خوش ہو جایا کرتی تھی

اسی طرح تین سال گزر گئے تھے ہاشم ایک دفعہ ایک پارٹی میں گیا تو وہاں اس کی ملاقات حمنا سے ہوئی حمنا کونے میں کھڑی تھی جب ہاشم نے اسے پہلی دفعہ دیکھا تھا اسے وہ پہلی ہی نظر میں پسند آ گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس ملاقات کے بعد اکثر جگہوں پر اس کا ٹکراؤ حمنا سے ہونے لگا پہلے دوستی ہوئی اور اس کے بعد کب محبت ہوئی اسے پتا نہ چلا

پھر اس نے چھ ماہ بعد حمنا کو شادی کے لیے پرپوز کیا جو اس نے اسی وقت قبول کر لیا تھا

ہاشم نے سب سے پہلے فون کر کے حویلی میں احد صاحب کو اطلاع دی اس بارے میں اور پھر حور کو بتایا کہ وہ جلد ہی شادی کرنے لگا۔۔۔

احد صاحب ہاشم کی بات سن کر تھوڑا افسردہ ہو گئے انھوں نے علیشبہ کے لیے ہاشم کو ہی سوچ رکھا تھا

جب احد صاحب کمرے میں بیٹھے رمنا بیگم کو یہ بتا رہے ہے تو کمرے کے باہر سے گزرتی علیشبہ نے ساری بات سن لی

ان گزرے ماہ و سال میں وہ ہاشم سے محبت کرنے لگی تھی مگر اسے کیا پتا تھا کہ وہ اس کا نصیب نہیں تھا اس دن وہ اپنے کمرے میں رہ کر بے حد روئی اور اس نے اپنی ڈائری کے آخری صفحے پر اس محبت کا اختتام لکھ کر ڈائری اپنی الماری میں موجود ایک ڈبے کے اندر رکھ دی۔۔۔۔

ہاشم نے احد صاحب سے کہہ کر حمنا کے والدین سے بات کر کے دو ماہ کے دوران ہی شادی کر لی

ہاشم شادی کے بعد بے حد خوش رہنے لگا اور اب اپنا زیادہ سے زیادہ وقت بھی وہ حمنا کے ساتھ گزارتا حور اور حیدر کو تو وہ جیسے بھول ہی گیا تھا جب وقت ملتا تو ان سے بات کر لیتا ورنہ ہاشم نے انھیں ان کے حال پر چھوڑ رکھا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علیشبہ ہاشم کی شادی کے بعد خاموش ہی رہنے لگی لیکن کیوں یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

ہاشم کی شادی کے ایک سال بعد جب علیشبہ نے انٹر پاس کر لیا تو آگے پڑھائی کرنے سے انکار کر دیا انھی دنوں میں اس کے لیے دوسرے گاؤں کے سرادار کے بیٹے کا رشتہ

آیا جوان سب کو پسند آیا اور علیشبہ کی رضامندی سے اس کی شادی عمر سے طے پا گئی

احد صاحب کے کہنے پر ہاشم نے حور اور حیدر کو پہلے ہی گاؤں بھجوا دیا تھا اور خود شادی سے ایک دن پہلے حمنا کے ساتھ گاؤں آیا

علیشبہ کی مہندی تھی جب رمنا بیگم نے حمنا سے علیشبہ کے کمرے میں موجود الماری سے سرخ دوپٹہ لانے کا کہا جو ان کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا نے الماری کھول کر جیسے ہی دوپٹہ نکالا تو اس کے نیچے موجود کپڑوں میں سے ایک ڈائری گری اس نے ویسے ہی وہ اٹھا کر کھولی اور پہلا صفحہ ہی پڑھا تو اس کے تن بدن میں شرارے سے دوڑنے لگے علیشبہ کی ہاشم کے بارے میں محبت جان کر وہ اس سے بلا شبہ زیادہ خوبصورت تھی مگر حمنا نے خود کو زیادہ مینٹین کیا ہوا تھا جس سے وہ خوبصورت دکھتی تھی

اس نے غصے میں جا کر سب کے سامنے علیشبہ کے کردار پر الزام لگانا شروع کیے اور
اسے بد کردار اور پتا نہیں کیا کہنے لگی ارد گرد لوگوں کو اکٹھے ہوتے دیکھ ہاشم حمنا کے
پاس آیا اور اس سے وجہ پوچھی تو اس نے سب کے سامنے علیشبہ کے سامنے اس کی
ڈائری پھینکی جبکہ ڈائری دیکھ کر ہاشم نے ایک ناگوار نظر علیشبہ پر ڈالی جو مہندی کی
دلہن بنی آنسو بہا رہی تھی اس نے تو کبھی ایسا نہ سوچا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا اسے برا بھلا کہہ کر جب خاموش ہوئی تو دوسرے گاؤں سے شگن کی چیزیں دینے
آیا لڑکے کے بھائی نے سب سن کر اپنے گھر والوں کو اطلاع دی تو انھوں نے ساتھ ہی
رشتہ ختم کرنے کا کہا

احد صاحب نے غصے میں ہاشم اور حمنا کو حویلی سے بے دخل کر دیا جبکہ ساتھ ہی حور اور
حیدر کو بھی ہاشم کے ساتھ بھیج دیا

یہ بات پورے گاؤں میں آگ کی طرح پھیل گئی تھی ارقم کو بھی ہاشم اور اس کی بیوی سے بے حد نفرت محسوس ہوئی وہ تو موقع پر ہی حمنا کو قتل کر دیتا جس نے اس کی بہن پر گھٹیا الزام لگائے تھے مگر اسے احد صاحب نے روک دیا تھا

اس واقعہ کے بعد علیشبہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حال :

شاہزین نے اپنے کمرے سے انیکسی میں حور کے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھی تو اسے دیکھنے کے لیے انیکسی کی طرف جانے لگا۔۔۔

اس نے حور کے کمرے کے قریب جا کر آہستہ سے کمرے کی کھڑکی سے اندر جھانکا تو

اسے حور کہیں دکھائی نہ دی وہ واپس جانے کے لیے مڑنے لگا کہ اسے حور واشروم سے نکلتے ہوئے دکھائی دی

وہ اسے دیکھ کر اپنی جگہ ساکت رہ گیا وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی میک اپ دھونے کے بعد اس کا اصل سفید رنگ دکھائی دے رہا تھا شاہزین نے اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھا تو سبز رنگ کی آنکھیں دیکھ کر اس کا دل زور سے دھڑکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا اسے تنگ کرنے کا ارادہ اب اس کا اور پختہ ہو گیا تھا جسے سوچ کر اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ آہستہ سے کھڑکی سے ہٹ کر گھر کے اندر چلا گیا

عینی کچن میں کھڑی ناشتہ کر رہی تھی جب رزیہ کچن میں داخل ہوئی اور اسے آکر

بولی۔۔۔

عینی شاہزین سر کہہ رہے تھے کہ تمھیں کہوں کہ ان کے کمرے میں کافی بنا کر دے جاؤ۔۔۔

عینی جو نوالہ منہ میں ڈال رہی تھی وہ رزیہ کی بات سن کر حلق میں ہی پھنس گیا اور وہ زور زور سے کھانسنا شروع ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے جلدی سے اپنے سامنے پڑے گلاس کو اٹھا کر منہ سے لگایا جب کھانسی روکی تو رزیہ کو خود کو دیکھتے پا کر وہ سنبھل کر بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میں بنا دیتی آپ پلیز سر کے کمرے میں دے آیئے گا۔۔

بلکل بھی نہیں شاہزین سر نے کہا ہے کہ اسے کہنا وہ خود دے کر جائے۔۔۔۔

رزیہ اس کی بات سن کر جھٹ سے بولی تو عینی نے گہرا سانس لے کر اپنا سر ہلایا اور جلدی سے ناشتہ ختم کر کے شاہزین کے لیے کافی بنانے لگی۔۔۔۔

وہ ہمت کرتے ہوئے شاہزین کے کمرے کا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی اور اسے نہ پا کر جلدی سے کافی میز پر رکھ کر جانے لگی جب اسے شاہزین کی آواز بالکنی سے سنائی دی

حور مجھے ادھر کافی پکڑا کر جاؤ۔۔۔۔

وہ شاہزین کو کافی پکڑانے کے لیے بالکونی میں گئی اور اسے کافی پکڑانے کے لیے اپنا کافی والا ہاتھ آگے کیا تو شاہزین نے پہلے عینی کو ایک نظر اوپر سے نیچے تک دیکھا تو عینی کو اس

پر شدید غصہ آیا

شاہزین نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کافی کا مگ پکڑنے کی بجائے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جب کہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی

عینی نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت میں دیکھا تو اپنے ہاتھ میں موجود کافی کا مگ چھوڑ دیا جس سے گرم کافی شاہزین کے چپل میں موجود پیروں پر گری اور ساتھ ہی تھوڑی کافی عینی کے پاؤں پر بھی گری

آہ۔۔۔۔

شاہزین نے اپنے پیروں پر کافی گرنے کی وجہ سے جلن محسوس کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت ہلکی کی تو عینی نے اس کو دھکا دے کر اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب دیکھنا میں تمھارا کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔۔۔رہتی تو تم میرے ہی گھر میں ہو نا اب مجھ سے تم بچ کر دکھانا

جبکہ اپنے پیچھے شاہزین کی غصے سے بھرپور آواز سن کر وہ ڈر گئی تھی۔۔۔۔

شاہزین جلدی سے واشروم میں گیا اور اپنے پیروں پر پانی گرایا جو سرخ ہو چکے تھے۔۔۔اور اب تو جیسے اس پر عینی کی زندگی حرام کرنا فرض ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

علیشبہ بیڈ پر بیٹھی آج پھر اپنی سوچوں میں گم تھی گھر والوں کے سامنے تو وہ بلکل ٹھیک تھی مگر وہ اس واقعہ کے بعد اندر سے ٹوٹ چکی تھی

جب ہاشم اس کے حق میں لفظ بھی نہ بولا تو اسے اس وقت ہاشم سے محبت پر خود سے بے حد نفرت محسوس ہوئی جو اپنی بیوی کو چپ نہیں کروا سکا

کتنی سبکی محسوس ہوئی تھی اس کے باپ کو مگر انھوں نے اسے کچھ بھی نہیں لیکن اسے چپ ہوئے کہ عالی سے کم ہی بات کرتے اور وہ خود بھی کمرے میں بند رہتی تھی تاکہ اپنے باپ کی نظروں میں خود کے لیے نفرت نہ دیکھ سکے

مگر احد صاحب نے تو کبھی اس سے نفرت کی ہی نہیں تھی وہ تو بس اس واقعہ کے بعد عالی کا سوچ کر خاموش ہو گئے تھے رمنا بیگم اور ارقم نے اس عرصے کے دوران اس کا بہت ساتھ دیا تھا اور سب سے بڑی بات اسے کسی چیز کا طعنہ نہیں دیا تھا

اس واقعہ کے بعد اس نے وہ ڈائری کا ایک ایک صفحہ خود اپنے ہاتھوں سے جلایا تھا تاکہ ہاشم کے لیے اپنے دل میں موجود محبت ختم کر سکے مگر ضروری تو نہیں جیسا ہم چاہیں ویسے ہو جائے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خود بھی جانتی تھی کہ کچی عمر کی محبت جلدی ختم نہیں ہوتی۔۔۔۔۔اور اس کی محبت تو تھی بھی بے لوث و خالص۔۔۔۔۔

عینی شاہزین کے کمرے سے نکل کر سیدھا کچن میں آئی ابھی وہ اپنے پیر کو دیکھ رہی تھی جہاں اسے جلن ہو رہی تھی کہ اسے شاہزین کی آواز سنائی دی جس سے اس کے دل کی دھڑکن ڈر سے تیز ہو گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین اپنے پیروں پر پانی گرا کر اپنے کمرے سے باہر نکل کر ریلنگ پر کھڑے ہو کر نیچے والے فلور پر جھانکتے ہوئے اونچی اونچی آواز میں سحر بیگم کو پکارنے لگا۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔

موم۔۔۔۔

اس کی آواز سن کر سحر بیگم اپنے کمرے سے باہر آئیں اور شاہزین کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کیا ہوا ہے شاہزین کیوں پکار رہے ہو؟

آپ کو پتا ہے وہ مہارانی حور میرے کمرے میں کافی گرا کر غائب ہو گئی ہے آپ جانتی ہے مجھے گندے کمرے سے سخت نفرت ہے اسے میرا کمرہ صاف کرنے کے لیے فوری بھیجیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین کی بات سن کر سحر بیگم بولیں۔۔۔۔

تو تم سیدھا اسے ہی بولا لیتے مجھے بلانا ضروری تھا۔۔۔۔

جی کیونکہ میں چاہتا ہوں آپ اسے سبق سکھا کر میرے کمرے میں بھیجیں تاکہ آئندہ وہ غلطی نہ کرے۔۔۔۔

شاہزین کی بات سن کر سحر بیگم عینی کو آوازیں دینے لگی

حور۔۔۔۔فورا باہر آؤ

عینی جو کچن میں کھڑی ان کی باتیں سن کر ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی سحر بیگم کی غصے سے بھری آواز سن کر اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور کانپتے ہوئے باہر آئی

ادھر میرے سامنے آکر کھڑی ہو۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے اسے اپنے سامنے کھڑے ہونے کا کہا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے پاس گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چٹاخ۔۔۔۔۔

عینی جیسے ہی سحر بیگم کے سامنے کھڑی ہوئی سحر بیگم نے اسے زور سے تھپڑ مارا ۔۔۔۔۔ جس سے اس کا دماغ ایک پل کو سن ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا عینی نے اپنے سرخ گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھندلی نظروں سے سحر بیگم کو دیکھا جو غصے سے بول رہی تھی۔۔۔

ایک کام تم سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا کیا کر کے آئی ہو شاہزین کے کمرے میں اور پھر بجائے اس کا کمرہ صاف کرنے کے تم یہاں آرام فرما رہی ہو اس سے پہلے میں تمھارا منہ تھپڑوں سے سرخ کروں فوراً شاہزین کے کمرے کی صفائی کرو جا کر دفعہ ہو جاؤ اب

عینی ان کی بات سن کر جلدی سے صفائی کا سامان لینے چلے گئی جبکہ شاہزین اوپر کھڑا اس کو تھپڑ پڑتے دیکھ نجانے کیوں بے چین ہو گیا تھا جبکہ اس نے تو اسی وجہ سے سحر بیگم سے کہا تھا وہ اپنا سر جھٹک کر حور کی سزا کے بارے میں سوچنے لگا

شاہزین نے کمرے میں آ کر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کی ڈبی اٹھائی اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر ڈبی کو واپس رکھا اور لائٹر سے اسے سلگا کر وہ بیڈ پر بیٹھ کر سگریٹ پینے لگا

عینی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے سڑھیاں چڑھ کر شاہزین کے کمرے کی طرف
گئی اور اس کے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے ڈرتے ڈرتے ہوئے دروازہ
ناک کیا اسے اندر سے شاہزین کی آواز سنائی دی تو وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر
داخل ہوئی اور شاہزین کو دیکھے بغیر بالکونی کی طرف بڑھ گئی

شاہزین کی نظروں نے اس کا بالکونی تک پیچھا کیا وہ سگریٹ کے کش لیتا ہوا مسلسل عینی
کو ہی گھور رہا تھا جو صفائی کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اس کی نظریں محسوس کرتی اپنے ہاتھ جلدی جلدی چلانے لگی جبکہ شاہزین کے
ساتھ اکیلے میں سوچ کر اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے جلدی سے ٹوٹے ہوئے
مگ کے ٹکرے اٹھا کر فرش صاف کیا اور باہر جانے لگی تو شاہزین نے اسے چپ چاپ
جانے دیا یہ سوچ کر کے وہ بعد میں اس سے بدلہ لے گا۔۔۔

ہاشم گھر آفس سے گھر واپس آیا تو حمنا کو تیار دیکھا تو اس کے ماتھے کی تیوری چڑھ گئ۔۔۔۔

اس نے اپنی ٹائی ڈھیلی کر کے حمنا سے پوچھا جو اب جیولری پہن رہی تھی

کہاں جا رہی ہو؟۔۔۔۔

میری ایک دوست کی برتھ ڈے پارٹی ہے وہاں جا رہی ہوں تم اس وقت تھکے ہوئے ہوتے ہو اس وجہ سے میں نے پوچھا نہیں اگر پوچھ بھی لیتی تو تم نے انکار ہی کرنا تھا۔۔۔۔

حمنا اس کا سوال سن کر جلدی سے تفصیل سے بولی

اس کی بات سن کر ہاشم کے ماتھے پر مزید لکریں نمودار ہوئی اور وہ حمنا سے سرد آواز میں بولا

تم اس وقت کہیں نہیں جا رہی جا کر اپنے کپڑے بدلو اور میرے لیے ڈنر لگواؤ

میں میڈ سے کہہ دیتی ہو وہ ڈنر لگا دیتی ہو اور میں ضرور جاؤ گی اتنی محنت سے میں تیار ہوئی ہوں اور تمھارے خراب موڈ کی وجہ سے میں اپنی نائٹ کم از کم سپوئل نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔

حمنا جوابا ہاشم سے بولی تو وہ جو صوفے ہر بیٹھا تھا غصے سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے بازو سے پکڑ کر اس رخ اپنی طرف کیا اور غصے سے دھاڑا۔۔۔۔

میری بات مزاق میں لینے کی کوشش بھی مت کرنا اور چپ چاپ جا کر کپڑے بدلوا کر آئندہ کے بعد میری بات نہ مانی تو میں تمھارا جو حال کروں گا وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ۔۔۔۔اور سب سے ضروری بات آئندہ تم میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے کی کوشش بھی مت کرنا ابھی صرف تم نے میری اچھائی دیکھی مجھے تم پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کوئی جھجھک محسوس نہیں ہو گی اور اب واشروم میں دفعہ ہو جاؤ اس سے پہلے کے میں مزید تمھیں کچھ کر دوں۔۔۔۔

حمنااس کے غصے سے بھری آوازاوراس کی فولادی گرفت اپنے بازو ہر محسوس کر کے اس سے ڈر گئی جب ہاشم نے بات مکمل کر کے اسے واشروم کی جانب دکھادیاتو وہ جلدی سے واشروم میں چلی گئی

شام کے وقت شاہزین اپنے دوستوں کے ساتھ چلا گیاتو عینی پر سکون ہو گئی وہ رزیہ کے ساتھ کام کروانے کے بعد انیکسی میں اپنے کمرے میں چلی گئی اس نے اپنی آنکھوں سے لینز اتارے اور شاور لینے چلی گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شاور لے کر آئی اور اپنے بالوں کو سکھانے لگی اس نے خود کو شیشے میں دیکھاتو اس کی آنکھیں رونے اور لینز کی وجہ سے سرخ ہوئی پڑی تھیں

اس نے اپنے ہاتھ سے اس گال کو چھواجو سحر بیگم کے تھپڑ کی وجہ سے ہلکاسا سوجا ہوا تھا

وہ آج کے دن کے بارے میں سوچتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گئی

شاہزین اپنے دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر واپس گھر آیا تو اس کا دھیان انیکسی کی طرف گیا کچھ سوچ کر وہ عینی کے کمرے کی طرف چل دیا

چونکہ کمرے کا دروازہ بند تھا وہ کمرے کی کھڑکی کی طرف گیا اور اسے کھولنے کے لیے کوشش کرنے لگا تو کھڑکی کا لاک کھولا ہوا ہی تھا بس کھڑکی ویسے ہی بند تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھڑکی کو کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو حور کو سوتے پا کر وہ آہستہ سے بیڈ کی جانب بڑھ گیا اور اپنے موبائل کی لائٹ جلا کر سامنے دیوار کی طرف اس کا رخ کیا تو کمرے میں تھوڑا اندھیرا کم ہوا اور اسے عینی کی صورت دکھائی دی

اس نے عینی کو دیکھتے ہوئے بے خودی کی کیفیت میں ہاتھ اس کے چہرے کی طرف بڑھایا اور اس کے چہرے کے نقوش کو ہلکا ہلکا چھونے لگا

عینی گہری نیند میں تھی جب اسے لگا کہ کوئی اسے چھو رہا ہے۔۔۔۔

شاہزین نے جب عینی کو ہلتے دیکھا تو جلدی سے اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا لیا اور اس کے کان کے قریب جھک کر دھیمی آواز میں بولا۔۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔اور جلد ہی تم میری بیوی بنو گی پھر میں تمھارا جینا حرام کروں گا۔۔۔۔

وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ایسے بولا جیسے عینی سب سن رہی ہو مگر وہ تو خوابوں کی دنیا میں گم تھی

وہ اہستہ سے اس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق کینٹین میں عیشبہ کے ساتھ بیٹھی چپس کھا رہی تھی جب اسے سامنے سے ارقم کسی لڑکی سے مسکرا کر بات کرتا ہوا نظر آیا وہ جو بڑے مزے سے چپس کھا رہی تھی اسے لڑکی کے ساتھ دیکھ کر اس حلق تر کڑوا ہو گیا

اس نے اپنی نظروں کا رخ اپنے سامنے بیٹھی علیشبہ کی طرف کیا جو اس سے کچھ کہہ رہی تھی

سوری۔۔۔عالی میں نے سنا نہیں تم کیا کہہ رہی تھی

میں کہہ رہی تھی کہ کل جو اسائنمنٹ جمع کروانی ہے تم نے وہ بنا لی یا ابھی بنانی ہے۔۔۔۔

علیشبہ نے جوس پیتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

ہاں میں نے بنالی ہے بس آخر سے تھوڑی رہتی ہے۔۔۔۔

شفق نے ایک نظر ارقم کو دیکھ کر عالی سے کہا جو اب اس لڑکی کے ساتھ اس سے کچھ دور ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا

پیچھے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔

عالی پیچھے دیکھتے ہوئے بولی تو شفق ایک پل کو گڑبڑا گئی اور عالی کے پیچھے دیکھنے سے پہلے ہی بول پڑی ۔۔۔

کچھ نہیں ویسے ہی دیکھ رہی تھی تم بتاؤ تم نے اسائنمنٹ بنا لی۔۔۔۔

شفی ابھی بتایا تو ہے بنالی ہے۔۔۔۔

عالی کی بات سن کر وہ کچھ بولنے لگی کہ ارقم کو اپنے ٹیبل کی طرف آتا دیکھ اس نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور ارقم کے علیشبہ کے پاس پہنچتے ہی وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

عالی مجھے یاد آیا سر معظم نے مجھے بلایا تھا میں ان کی بات سن کر آتی ہوں۔۔۔۔

عالی نے حیران نظروں سے شفق کو دیکھا کیونکہ وہ پورا وقت شفق کے ساتھ ہی تھی اسے نہیں پتا چلا کہ کسی سر نے اسے بلایا بھی تھا مگر اپنے پیچھے ارقم کو دیکھ کر وہ کچھ کچھ بات سمجھ چکی تھی

ارقم جو عالی سے بات کرنے آیا تھا اس کے اچانک اٹھنے پر اس نے شفق کو ایک نظر دیکھا جو اپنی بات کرکے جاچکی تھی

عالی میں اپنے دوستوں کے ساتھ قریبی ریسٹورنٹ میں جارہا ہوں میرے اگلے لیکچر فری ہیں جب تم فری ہوگی مجھے میسج کر دینا میں تمھیں لینے آجاؤں گا۔۔۔۔

اوکے بھائی میں میسج کردوں گی ۔۔۔ عالی بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی

ارقم اسے بتا کر اپنے دوستوں سے ملنے کینٹین سے باہر چلا گیا جہاں اس کے دوست کھڑے انتظار کر رہے تھے۔۔۔

عینی آج سحر بیگم سے اجازت لے کر ہادی سے ملنے جارہی تھی اس کی ٹیچر کا فون آیا تھا کہ اسے بخار ہے وہ پریشان سی گھر سے نکلی اور ہادی کے ہاسٹل اس سے ملنے چلی گئی جبکہ ہادی کی فکر سے اس کی خود کی حالت بھی خراب ہو رہی تھی

وہ ایسی ہی تھی ہادی جب بھی بیمار ہوتا تو اس کی فکر سے اس کی خود کی بھی حالت خراب ہوجاتی تھی وہ ہادی سے بے پناہ محبت کرتی آخر کیوں نہ کرتی وہ محبت ہادی نے سارا بچپن اس کے ساتھ ہی گزارا تھا اس نے اسے بہن نہیں ماں بن کر پالا تھا وہ چھوٹا سا تھا جب ان کے والدین کی وفات ہوئی شاید اسے وہ لوگ یاد بھی سہی طرح نہیں رہتے اگر عینی اسے دورید صاحب اور ردا بیگم کی تصویریں نہ دکھاتی رہتی ۔۔۔۔

ہاسٹل کے باہر پہنچ کر اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اندر داخل ہوئی اور ہادی کے کمرے میں گئی وہ نڈھال سابیڈ پر لیٹا ہوا تھا اس کا رنگ بھی سرخ ہوا پڑا تھا

وہ تیزی سے اس کے قریب گئی اور اس کے سر کو چوما پھر ہاتھ سے اس کا بخار چیک کیا اس کا ماتھا بخار کی شدت سے جل رہا تھا۔۔۔۔

ہادی نے اپنی تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

عینی اپی میں اپ کو ہی یاد کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی کمزور سی آواز سن کر اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا ۔۔۔۔۔

ہادی میری جان آپی بھی تمھیں بہت یاد کر رہی تھی اور چلو شاباش اٹھو ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔۔

اپی۔۔۔۔۔ میری اٹھنے میں مدد کریں۔۔۔۔۔

ہادی نے اپنی باہیں پھیلا کر کہا تو اس نے جلدی سے اسے اپنے ساتھ لگاتے سہارا دے کر کھڑا کیا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

رکشے میں بیٹھ کر اس نے قریبی کسی ہوسپٹل یا کلینک میں اسے لے جانے کا کہا جبکہ ہادی اس کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے بیٹھا تھا اور عینی نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلایا ہوا تھا

قریبی سرکاری ہسپتال کے قریب رک کر اس نے ہادی کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے رکشے سے اتارا اور اسے اندر لے گئی

ڈاکٹر سے چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ ہادی کو ایک سو سے اوپر بخار تھا وہ جانتی تھی کہ ہادی کو اتنا ہی بخار ہو گا اس کا ماتھا

جو تپ رہا تھا

ڈاکٹر نے اسے دوائیں لکھ کر دیں تو اس نے ایک نرس سے کو پیسے دے کر دوائیں منگوائی اور اس کے ہاسٹل کال کرکے بتایا کہ وہ ہادی کو اپنے ساتھ لے جارہی ہے۔۔۔۔

وہ ہادی کو اپنے ساتھ گھر لے گئی اور اسے انیکسی میں موجود اپنے کمرے میں لے گئی عینی مے اسے لیٹنے کا کہا اور جلد سے کچن سے جا کر ہادی کے لیے جو راستے سے بیسکٹ اور دودھ وغیرہ لائی تھی اسے برتنوں میں ڈال کر نیم گرم کیا جبکہ رزیہ بھی کچن میں ہی تھی

عینی دودھ گرم کر کے ہادی کے پاس لائی اور اسے اٹھاتے ہوئے بیسکٹ دودھ میں ڈبو کر کھلانے لگی بیسکٹ کھلانے کے بعد اس نے ہادی کو دوائی دی اور باقی دودھ پلا کر برتن سائیڈ پر رکھ کر اسے لیٹا کر اس کے چہرے سے بال ہٹا کر سر پر بوسہ دیا اور جلدی سے کچن سے ٹھنڈا پانی لے کر آئی اور تھوڑی دیر اس کی پٹیاں کی جب اسے لگا کہ ہادی کا بخار ہلکا ہوگیا ہے تو وہ اس کے قریب سے اٹھی جو سویا ہوا تھا اور باہر

سحر بیگم کے کپڑے استری کرنے چلی گئی جو انھوں نے اسے شام تک کر کے دینے کو کہا تھا۔۔۔۔

وہ کپڑے استری کر کے دو گھنٹے بعد فارغ ہوئی اور ہادی کو ایک نظر کمرے میں دیکھنے گئی وہ ہر آدھے گھنٹے بعد ہادی کو ایک نظر دیکھنے جاتی تھی کہ کہیں وہ اٹھ نہ گیا ہو یا اسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔۔۔

ہادی کو دیکھ کر وہ رزیہ کے پاس گئی جس نے اسے شاہزین کے کمرے میں کباب اور کافی دینے جانے کا کہا تو وہ پہلے انکار کرنے لگی مگر رزیہ کو خود کو گھورتے پا کر وہ جلدی سے ٹرے پکڑ کر شاہزین کے کمرے کی جانب چل دی جب کہ صبح کی بھاگ دوڑ سے اب اسے تھکاوٹ ہونے لگی تھی

وہ دل میں بس یہی دعا کر رہی تھی کہ شاہزین کمرے میں نہ ہو ۔۔۔وہ کمرے کا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی تو شاہزین کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر اس کا دل حلق کو آگیا وہ اپنے خشک ہونٹوں کو زبان سے تر کرتی اندر داخل ہوئی اور ٹرے اس کے سامنے ٹیبل پر

رکھی

شاہزین نے اسے آتا دیکھ اپنے دوست کو میسج کر کے موبائل میز پر رکھا اور اس کی طرف دیکھا جو نظریں زمین پر جھکا کر اس کی طرف دیکھے بنا ٹرے رکھے واپس جانے کے لیے مڑنے لگی کہ شاہزین نے تیزی سے اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

اسے ہاتھ پکڑتا دیکھ عینی ڈر گئی اور اس سے ہاتھ چھوڑا نے کے لیے دوسرے ہاتھ سے اس کے کندھے پر مکے مارنے لگی

شاہزین نےاس کی ناکام کوشش دیکھی تو ہلکا سا قہقہہ لگایا

تم کبھی بھی میری گرفت سے آزاد نہیں ہو سکتی۔۔۔جلد ہی میں تمھیں اپنے پاس قید کرلوں گا اور تمھیں کہیں نہیں جانے دو گا سویٹ ہارٹ۔۔۔۔

شاہزین کی بات سن کر عینی نے اپنی خوف سے پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھا اور رندھی ہوئی آواز میں منمنائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پ۔۔۔پلیز ج۔۔۔جانے دیں۔۔۔۔۔م۔۔۔میرا ہ۔۔۔ہاتھ چھوڑ دیں۔۔۔آپ کو خدا کا واسطہ۔۔۔۔۔م۔۔۔میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے ۔۔۔۔

شاہزین نے اس کی کانپتی آواز سن کر اس کا ہاتھ چھوڑنے کی بجائے اس پر گرفت اور مضبوط کر دی۔۔۔۔

کبھی سوچنا بھی مت کہ شاہزین تمھیں جانے دے گا اور یہ ہاتھ میں جلد ہی ہمیشہ کے لیے تھام لوں گا

اس کے ہاتھ کو آخری بار دبا کر چھوڑتا وہ واپس صوفے پر آکر بیٹھا۔۔۔۔

عینی اس کی بات کا مطلب سمجھے بنا اس کی گرفت سے رہائی پاتے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

شفق یونیورسٹی سے آئی تو اس کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا بار بار سامنے ارقم اور اس لڑکی کی تصویر آرہی تھی جس کے ساتھ ارقم

مسکرا رہا تھا

پتا نہیں خود کو سمجھتا کیا ہے میرے سامنے تو کبھی ہلکا سا بھی نہیں مسکرایا بس ہر وقت منہ میں انگارے ہی چبائے پھیرتا ہے ۔۔۔۔۔اور دوسروں کے ساتھ کیسے مسکرا مسکرا کر بات کر رہا تھا ۔۔۔۔۔

شفق اپنے سامنے نوٹس رکھے ارقم کو برا بھلا کہہ رہی تھی وہ ارقم کے خیالات کو جھٹک کر دوبارہ اپنے نوٹس کی طرف متوجہ ہونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی آخر تھک ہار کر وہ نوٹس بند کرکے اٹھی اور باہر لان میں چلے گئی مگر جاتے ہوئے رزیہ سے چائے کا کہنا نہیں بھولی۔۔۔۔

ہادی کب سے جاگ کر عینی کا انتظار کر رہا تھا اس کا بخار اب تقریباً اتر ہی گیا تھا آخر انتظار کرنے کے بعد تنگ آکر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور انیکسی کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا کہ اسی وقت عینی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور اسے اٹھتے دیکھ کر اس کے قریب آئی۔۔۔۔

ہادی میری جان اب کیسا محسوس کر رہے ہو۔۔۔۔

عینی اپی اب میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی دیر کے لیے باہر گارڈن میں جانا چاہتا ہوں

وہ معصومیت سے بولا تو عینی نے اسے بے بسی سے جواب دیا

ہادی آپ کو بخار ہے نہ آپ شاباش لیٹ کر آرام کرو۔۔۔۔

نہیں اپی مجھے باہر جانا۔۔۔۔۔

ہادی ضد سے بولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ٹھیک ہے لیکن تم انیکسی کے سامنے ہی رہو گے پورے گارڈن میں نہیں گھومو گے اور اگر کوئی کچھ کہے تو فورا واپس کمرے میں آجانا میں بس تمھیں دیکھنے آئی تھی مجھے ابھی واپس کام کرنے اندر جانا ہے۔۔۔۔

عینی ہادی کے بال اس کے ماتھے سے پیچھے کر کے اپنے ہاتھ سے اس کا درجہ حرارت چیک کیا اور ہلکے سے اس کے ماتھے کو چوم کر بولی۔۔۔۔

اوکی اپی میں جلد ہی واپس آجاؤں گا ۔۔۔۔۔

ہادی بولتے ہی عینی کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر کی طرف سے کھینچتے ہوئے

بولا عینی اس کے ساتھ چلتی ہوئی باہر آئی اور اسے لان میں چھوڑ کر واپس گھر کے اندر چلی گئی

شفق جو گھر کے گرد موجود سارے لان میں واک کر رہی تھی انیکسی کے سامنے ایک چھوٹے بچے کو بیٹھا دیکھ کر اس کے قریب آئی

ہادی گھاس پر بیٹھا اسے اپنے انگھوٹے سے ہلکا ہلکا خرچ رہا تھا کہ اپنے سامنے کسی لڑکی کو کھڑے دیکھ کر اس نے اپنی متجسس آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

کون ہو تم ؟۔۔۔۔

شفق اس کے قریب بیٹھتے یوئے بولی ویسے بھی وہ اپنا دھیان ارقم سے ہٹانا چاہتی تھی اسی وجہ سے اس نے ہادی کا انٹرویو لینے کا سوچا۔۔۔۔

میں ۔۔۔۔امم۔۔۔ میں ایک انسان ہوں۔۔۔۔

ہادی پہلے اپنی طرف اشارہ کر کے پھر سوچتے ہوئے شرارت سے بولا تو شفق نے اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرائی اور بولی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا مطلب تھا کہ نام کیا ہے تمھارا اور یہ پیارا بچہ ہمارے گھر کیا کر رہا ہے ؟

میرا نام حیدر ہے لیکن پیار سے سب ہادی کہتے ہیں اور میں عینی اپی کے ساتھ آیا ہوں۔۔۔۔

ہادی نے اسے جواب دیا تو شفق نے حیرت سے اس گورے چٹے بچے کو دیکھا اور پھر ذہن میں سنولی سی حور کا چہرا آیا۔۔۔۔

کیا تم اس کے بھائی ہو ؟!۔۔۔۔

او ہو ابھی تو بتایا نہ کہ وہ میری اپی ہے اس کا مطلب یہی ہوا کہ میں ان کا بھائی ہوں

شفق کی بات سن کر اس نے ماتھے پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے سیانوں کی طرح بولا تو شفق اس کی یہ ادا دیکھ کر مسکرا اٹھی۔۔۔۔

اچھا تو تم یہ بتاؤ کہ آج تم یہاں کیا کر رہے ہو ہادی پہلے کہاں رہتے تھے؟!

میں پہلے ہوسٹل میں رہتا ہوں آج مجھے بخار تھا تو اپی اپنے ساتھ یہاں لے آئی اور آپ مجھ سے سوال پوچھے جا رہی ہیں اپنے بارے میں نہیں بتا رہیں کہ آپ کا کیا نام ہے۔۔۔۔۔

اچھا سہی تبھی تم آج یہاں موجود ہو اور میرا نام شفق ہے اور یہ میرا ہی گھر ہے۔۔۔۔

شفق نے مسکرا کر جواب دیا اور ہادی کے ساتھ بیٹھ کر مزید باتیں کرنے لگی پھر مغرب کی اذان پر اس کے قریب سے اٹھی اور اسے بھی واپس کمرے میں بھیج کر خود نماز ادا کرنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

حمنا ہاشم کی پابندی سے تنگ آگئی تھی وہ گھومنے پھرنے کی عادی تھی گھر میں تو اس کا رہنے کو دل ہی نہیں کرتا تھا اس نے اپنی دوستوں کو نہ ملنے کا یہ بہانہ بنایا تھا کہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی

آج تیسرے دن مسلسل گھر رہنے کے بعد آخر وہ ہاشم کی غیر موجودگی

میں اپنی ایک دوست سے ملنے چلے گئ

ہاشم جو اپنے آفس میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا کہ اسے گھر کے نمبر سے کال آئی اس نے کال اٹھائی تو دوسری جانب سے ملازمہ نے اسے حمنا کہ گھر سے نکلنے کی خبر دی جسے سن کر اس نے غصے سے اپنے لب بھینچے اور اس کی بات سن کر کال بند کر دی ۔۔۔۔

اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے حمنا کو کال کی تو اس نے پہلے کال اٹھائی نہیں اور دوسری بار تو اس نے کال کاٹ کر فون ہی بند کر دیا تھا

ہاشم نے غصے سے پیپر ویٹ اٹھا کر پھینکا اور ابھی وہ اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب اس کی سیکرٹری نے آکر اسے پندرہ منٹ بعد شروع ہونے والی میٹنگ کے بارے میں بتایا تو وہ غصہ کنڑول کرتا فائل اٹھا کر میٹنگ روم کی جانب چل دیا

مگر دل ہی دل میں ہاشم حمنا کو سزا دینے کا پختہ ارادہ کر چکا تھا۔۔۔۔

ہادی کی چونکہ طبیعت اب ٹھیک ہو چکی تھی تو عینی اسے دوبارہ ہاسٹل

چھوڑ آئی تھی پہلے تو ہادی نہ جانے کی ضد کر رہا تھا مگر عینی اسے سمجھا کر چھوڑ ہی آئی

وہ ہادی کو چھوڑ کر آکر پر سکون سی اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی تھی وہ کچن میں سبزی بنارہی تھی جب اسے سحر بیگم نے اپنے کمرے میں بلایا۔۔۔۔

وہ جلدی سے ان کے کمرے میں ناک کر کے داخل ہوئی اور سحر بیگم سے پوچھا

ج۔۔۔جی میم آپ نے بلایا۔۔

ہاں میں نے بلایا ہے یہ میرا سوٹ لو اور اسے اچھے سے استری کر کے لاؤ اور دھیان سے کرنا شام میں ایک پارٹی میں جانا ہے میں نے اگر کچھ بھی ڈریس کو ہوا تو تمھارا منہ توڑ دوں گی ۔۔۔۔

سحر بیگم اسے ایک سوٹ نکال کر پکڑاتی ہوئیں کرخت آواز میں بولیں۔۔۔۔

میم آپ فکر مت کریں میں احتیاط سے استری کر دوں گی۔۔۔۔

عینی نے سوٹ پکڑ کر کہا تو سحر بیگم نے ہنکار بھرا۔۔۔۔

عینی سوٹ پکڑ کر استری کرنے چلی گئی اور احتیاط سے استری کر کے واپس سحر بیگم کے کمرے میں رکھ آئی۔۔۔۔

شام کو شفق سحر بیگم اور تیمور صاحب ایک پارٹی میں چلے گئے وہ تیمور صاحب کے دوست کے بیٹے کی کامیابی میں دی گئی پارٹی تھی جس کی وجہ سے شاہزین ان کے ساتھ نہ گیا تھا کیونکہ وہ وہاں جاکر سب کی باتیں نہیں سننا نہیں چاہتا تھا

چونکہ شام کو کوئی کام نہ تھا تو عینی اپنے جو تھوڑے بہت کام تھے اسے کر کے اپنے کمرے میں آگئی جبکہ آج رزیہ بھی اپنے گاؤں گئی ہوئی تھی اور اس نے صبح واپس آنا تھا اس لیے وہ رزیہ کے کام کر کے بھی اب صرف آرام کرنے والی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے کو لاک لگا کر شاور لینے گئی جب وہ شاور لے کر واپس

کمرے میں آئی اور اپنے بالوں کو تولیے سے خشک کر رہی تھی تب اچانک سے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ ڈر گئی لیکن اصل خوف تو اسے تب محسوس ہوا جب باہر سے شاہزین کی آواز سنائی دی۔۔۔

حور دروازہ کھولو۔۔۔۔۔۔

عینی نے جلدی سے خود پر دوپٹہ اوڑھا اور جلدی سے واشروم کے اندر جا کر دروازہ بند کر کے اس سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھ گئی جبکہ اپنی عزت و ناموس کو خطرہ میں پا کر وہ ڈر سے کانپ رہی تھی اسے مسلسل باہر سے شاہزین کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

حور اگر تم باہر نہ آئی تو یاد رکھنا وہ تمھارا بھائی کیا نام ہے اس کا ہاں ۔۔۔ہادی وہ کس ہوسٹل میں ہے اور اب کیا کر رہا ہے مجھے سب پتا ہےاگر تم نہیں چاہتی کہ اسے کوئی نقصان پہنچے تو میرے دس گننے سے پہلے باہر آجاؤ۔۔۔

دس۔۔۔۔

نو۔۔۔۔

شاہزین سے ہادی کا ذکر سن کر وہ تڑپ کر اٹھتی اپنے آنسوؤں کو صاف کر کے کانپتے ہوئے باہر نکلی لیکن کمرے کا دروازہ ابھی بھی اس نے نہ کھولا تھا

پانچ ۔۔۔۔۔

چار ۔۔۔۔۔

یاد رکھنا اگر تم باہر نہ آئی تو اپنے بھائی کو کبھی دیکھ نہیں سکو گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہادی کا ذکر سن کر کانپتی ٹانگوں سے دروازے کی جانب بڑھی جبکہ اس کی آنکھوں سے روانی سے آنسو بہہ رہے تھے

دو۔۔۔۔

عینی نے آہستہ سے دروازے کا لاک کھولا تو سامنے ہی شاہزین اپنی جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔۔۔

تمھیں خدا کا واسطہ ہے پلیز میرا پیچھا چھوڑ دو میں نے کیا بگاڑا ہے

تمھارا جو تم مجھے یوں پریشان کر رہے ہو۔۔۔

وہ روتے ہوئے شاہزین سے بولی تو شاہزین اس کی بات کو نظر انداز کر کے بولا۔۔۔۔

جاؤ جا کر ایک چادر سے خود کو ڈھک کر آؤ اور چادر سے اپنا منہ بھی چھپا کر آؤ۔۔۔۔

عینی نے اس کی بات سن کر نا سمجھی سے اسے دیکھا تو شاہزین مزید بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمارا نکاح ہے ابھی مولوی صاحب اور میرے کچھ دوست اندر موجو ہیں اور مجھے امید ہے تم انکار کرنے کی کوشش بھی نہیں کرو گی ورنہ۔۔۔۔

شاہزین کی بات سن کر وہ جو منع کرنے والی تھی آخر پر شاہزین کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے خاموشی سے اپنے آنسو صاف کر کے کمرے میں اپنے سامان سے چادر نکال کر اسے اچھی طرح اوڑھ کر اپنا منہ چھپا کر باہر نکلی جبکہ اس سب میں وہ یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ اپنے

اصل رنگ و روپ میں اس کے سامنے موجود ہے۔۔۔

شاہزین عینی کو لے کر گھر کے اندر داخل ہوا جہاں اس کے کچھ دوست اور مولوی موجود تھا عینی کو اپنے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا کر اس نے مولوی سے نکاح پڑھانے کا کہا تو عینی بے آواز رونے لگی کتنے ارمان تھے اس کے جو اس ستمگر نے نوچ ڈالے تھے۔۔۔۔۔۔

جب عینی سے نکاح پوچھا گیا تو اپنی بےبسی پر اس نے ماتم کناں ہوتے ہوئے کانپتی آواز میں "قبول ہے" کہا

نکاح کے ہوتے ہی شاہزین اپنے دوستوں سے گلے ملا اور انھیں چھوڑنے گیٹ تک گیا تو عینی جو کب سے خود پر قابو کرتے ہوئے بے آواز رو رہی تھی ہچکیوں سے رو پڑی۔۔۔

شاہزین واپس آیا تو اسے صوفے ہر بیٹھے روتے دیکھ کر وہ سگریٹ سلگا کر بولا۔۔۔۔۔۔

کوئی مرا نہیں جو تم یوں رو رہی ہو ۔۔۔ اور رونا بند کرو مجھے الجھن

ہو رہی ہے ۔۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤ کیسا لگ رہا ہے میری بیگم بن کر حورر۔۔۔۔۔

عینی اس کی بات سن خاموشی سے اپنے کام یعنی رونے میں مصروف رہی تو اس پر اپنی بات کا اثر ہوتے نہ دیکھ وہ اس کے قریب گیا اور چادر میں سے ہی اس کے بالوں کو پکڑ کر اس کا منہ اونچا کیا جس سے چادر اس کے منہ سے کھسک کر پیچھے ہوگئی تو اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

میں نے ابھی شاید تم سے کچھ کہا تھا وہ سمجھ نہیں آیا تمہیں ۔۔۔۔۔۔

شاہزین کی گرفت میں اپنے بالوں کو پاکر اور اس کی سنجیدہ آواز سن کر اس نے اپنی بھیگی آنکھوں سے شاہزین کو دیکھا اور اپنے آنسو روکے

شاہزین نے اپنی سگریٹ زمین پر گرا کر اسے بجھاتے ہوئے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کی گال پر موجود آنسو کو صاف کیا تو اس کی حرکت پر عینی اس کی گرفت میں کسمسا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ اور اٹکتے ہوئے اس سے بولی

پ۔۔۔پلیز م۔۔۔مجھے اب جانے د۔۔۔دو

اب تم کبھی بھی مجھ سے دور نہیں جاسکتی سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر جھک کر اس کے گال کو ہلکا سا اپنے لبوں سے چھو کر بولا تو اس کا لمس محسوس کر کے عینی کی دوبارہ آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔۔۔۔

تمھیں یاد ہے نہ تم نے کچھ مہینے پہلے مجھے تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے بالوں پر اپنی پکڑ مضبوط کرتا ہوا سرد آواز میں بولا تو عینی کو یاد آیا کہ وہ تو اپنے اصل حولیے میں موجود ہے مگر اس کی بات نے اس کو یہ بتا دیا کہ وہ کب سے اسے پہچان چکا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔سوری م۔۔۔میں نے غلطی سے تھپڑ مار دیا تھا م۔۔۔میرا پ۔۔پہلے کبھی کسی لڑکے نے ہ۔۔۔ہاتھ نہیں پکڑا ت۔۔تھا ت۔۔۔تو جب تم نے پکڑا تو م۔۔۔میں ڈر گئی تھی پ۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو اور مجھے چھوڑ دو میں ہم۔۔۔ہمیشہ ک۔۔۔کے لیے یہاں سے چلی جاؤں

گ۔۔۔گی۔۔۔۔

اس کو پہلے کسی لڑکے نے نہ چھوا تھا یہ سن کر شاہزین کو عجیب سی خوشی محسوس ہوئی لیکن آخری بات سن کر وہ غصے سے اس کے کان کے قریب جھک کر غرایا

یہ تمھاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے کہ کبھی تم مجھ سے دور بھی جاسکو گی تم ہمیشہ میری قید میں رہو گی اور یاد رکھنا اگر تم نے مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی تو تم دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہوئی تو تمھیں ڈھونڈ نکالوں گا

اپنی بات مکمل کر کے اس نے اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں سے زور سے کاٹا

آہ۔۔۔۔

وہ اپنے کان کی لو پر درد محسوس کر کے کراہ اٹھی اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ ستمگر اس کا جینا اجیرن کر دے گا۔۔۔۔۔

شاہزین اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹا اور ٹائم دیکھتے ہوئے اسے جانے کا کہا کیونکہ کہ جلد ہی تیمور صاحب واپس آنے والے تھے

عینی اس کی اجازت ملتے ہی تیزی سے انیکسی کی طرف گئی اور دروازہ بند کرکے اس سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتے ہوئے رونے لگی۔۔۔۔

اسے نہیں معلوم وہ کتنی دیر روتی رہی مگر روتے ہوئے ہی وہ سو گئی تھی

ہاشم جب کام سے واپس گھر آیا تب تک حمنا بھی گھوم پھر کر واپس آچکی تھی

ہاشم اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے حمنا کے قریب گیا جو صوفے پر بیٹھی موبائل چلا رہی تھی

میں نے تمہیں کال کی تھی حمنا تم نے اٹھائی نہیں۔۔۔

وہ دراصل ہاشم آج میں خود میڈ کے ساتھ مل کر تمھارے لیے کھانا بنا رہی تھی اس وجہ سے فون اٹھا نہ سکی اور تمھاری کال اس وجہ سے

کاٹی تھی کہ میں چاہتی کہ پورے دھیان سے اور پیار سے تمھارے لیے

کھانا بناؤ۔۔۔

ہاشم کی بات سن کر وہ اپنا موبائل سائیڈ پر رکھتی مکاری سے معصوم بنتے

ہوئے بولی تو ہاشم جو اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا اس کے صفائی سے جھوٹ

بولنے پر اس کی طرف بڑھا

چٹاخ۔۔۔۔

ہاشم نے ایک زوردار تھپڑ حمنا کے جڑا اور اس کے منہ کو دبوچتے

ہوئے اپنے سامنے کرتے ہوئے غصے سے دھاڑا

مکار عورت تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے جھوٹ بولنے کی ۔۔۔اور

میری اجازت کے بغیر تم نے گھر سے باہر قدم کیسے

رکھا۔۔۔۔۔بولو۔۔۔۔

حمنا جو تھپڑ کھا کر سن ہو گئی تھی ہاشم کے منہ دبوچنے اور غصے سے

بولنے پر وہ خوف زدہ ہو گئی۔۔۔

مگر یہ سوچ کر کے ہاشم نے اسے تھپڑ مارا ہے خوف کی جگہ غصے نے لے لی اور وہ بھی غصے سے چیختے ہوئے بولی۔۔۔

تم جاہل انسان تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھت تھپڑ مارنے کی گاؤں کے جاہل گنوار کہیں کہ۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

ابھی وہ مزید بولتی کے دوسرے پڑنے والے تھپڑ نے اس کا منہ بند کر وا دیا۔۔۔۔

ہاشم اسے غصے سے دوبارہ تھپڑ مارنے کے بعد اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹ کر ایک کمرے میں لایا اور اس میں دھکا دے کر غصے سے بولا

یہاں سڑتی رہو جب تک تمھارا دماغ ٹھکانے پر نہیں آجاتا اور میں جاہل گنوار نہیں بلکہ تم خود ایک پڑھی لکھی فحاشہ ہو پتا نہیں کیسے میں نے تم سے شادی کر لی تم میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو۔۔۔ اب مڑو یہاں پر بھوکی پیاسی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی بات مکمل کر کے کمرے سے نکل گیا اور کمرے کو باہر سے لاک کر کے ملازمہ کو بلا کر سختی سے کہا کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی دروازہ نہیں کھولے گا

ہاشم کے جانے کے بعد وہ اس کی باتیں سن کر اور تھپڑ کھا کر ابھی تک بے یقین تھی اس نے اس وجہ سے بھی ہاشم سے شادی کی تھی کہ وہ ساری عمر اس کے اشاروں پر چلے گا مگر وہ تو اسے ہی مارنے لگا تھا

شفق یونیورسٹی میں اپنی کلاس لے کر اپنے کلاس فیلو لڑکے اسامہ سے بات کر رہی تھی چونکہ عالی آج نہیں آئی تھی تو وہ اکیلی ہی تھی اسامہ اس سے کوئی نوٹس مانگ رہا تھا جب دور سے ارقم نے یہ منظر دیکھا جو اسے شدید ناگوار گزرا

وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہا تھا کہ شفق اسے اگنور کر رہی ہے مگر یہ سوچ کر کہ اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ بھی شفق کو اگنور کر دیتا مگر آج اسے کسی لڑکے سے بات

کرتے دیکھ اس کو شدید غصہ آیا اور وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا شفق کے قریب گیا

شفق مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

شفق جو اسامہ کو نوٹس کل دینا کا بتا رہی تھی اپنے پیچھے اچانک ارقم کی آواز سن کر وہ ڈر گئی

اسامہ جس کی بات شفق سے ہو گئی تھی وہ جانے والا تھا کہ ارقم کو دیکھ کر اپنی جگہ پر جم گیا جبکہ ارقم مسلسل اسامہ کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔جی کیا بات کرنی ہے آپ نے۔۔۔۔۔۔

شفق نے ارقم سے پوچھا

یہاں نہیں پرسنل بات کرنی ہے اس وجہ سے اکیلے میں بات کرنی اگر تم فارغ ہو گئی ہو تو میرے ساتھ چلو۔۔۔۔

ارقم کی بات سن کر شفق نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

آپ نے جو بات کرنی ہے یہاں ہی کر لیں۔۔۔

شفق کی بات سن کر اسے شدید غصہ آیا مگر ضبط کر کے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ کھینچنے کے انداز میں لے جانے لگا شفق جو اس سب کے لیے تیار نہ تھی مجبوراً اس کے کھینچنے پر منہ بگاڑتے ہوئے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔

ارقم نے اسے تھوڑی دور ایک جگہ جہاں رش کم تھا لا کر اس کا ہاتھ چھوڑا تو شفق نے اس سے جھٹ پوچھا۔۔۔

کیا "پرسنل" بات آپ نے کرنی ہے؟

وہ پرسنل پر خاصہ زور دیے بولی۔۔۔۔

علیشبہ نے کہا تھا کہ تم سے نوٹس لیتا آؤ آج کے کام کے۔۔۔۔

ارقم نے جواب دیا۔۔۔

تو اس میں "پرسنل" بات کیا ہوئی آپ مجھ سے اسامہ کے سامنے بھی تو لے سکتے تھے یہاں ہیرو کی طرح میرا ہاتھ کھینچ کر لانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

ارقم نے اسے غصے سے گھورا تو اس کی گھوری کو نظر انداز کیے وہ ویسے ہی اس کے سامنے سراپا سوال بنی کھڑی رہی۔۔۔۔

پرسنل بات یہ ہے کہ مجھے قطعاً پسند نہیں کہ میری بہن کی جس سے دوستی ہو وہ لڑکوں سے بات کرتی پھرے

اس کی بات سن کر شفق نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور دھیمی آواز میں غرائی۔۔۔

اپنی حد میں رہیں اگر آپ سے تمیز سے بات کرتی ہوں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ میرے کردار پر انگلی اٹھائیں مجھے قطعاً ان لڑکیوں کی طرح مت سمجھیں جو اپنے کردار پر بات سن کر خاموش رہتی ہیں میں ہر اس شخص کا منہ توڑ دوں گی جو میرے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرے گا اور یہ مت سوچیے گا کہ میں علیشبہ کی وجہ سے آپ کو کچھ نہیں کہوں گی مجھے اس وقت آپ سے شدید نفرت محسوس ہو رہی ہے اور آئندہ کے بعد مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے اس کا کوئی بھی جواب سنے بغیر وہ اس سے دور چلی گئی جبکہ ارقم اب بھی اپنی جگہ کھڑا اسے دور جاتا دیکھ رہا تھا اس کی بات کا یہ مطلب تو نہیں تھا اس نے بس جلدی جلدی میں جو سوچا وہی اسے بول دیا تھا مگر اب شفق کی بات سن کر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔

عینی کی صبح آنکھ کھولی تو خود کو زمین پر سویا پا کر وہ اٹھی رات کے مناظر کسی فلم کی طرح اس کے سامنے چل رہے تھے جبکہ زمین پر سونے کی وجہ سے اس کی کمر اکڑ گئی تھی اور رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی درد کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر اور اپنا حولیہ صحیح کر کے گھر کے اندر گئی چونکہ رزیہ ابھی نہیں آئی تھی تو اس نے ہی ناشتہ تیار کرنا تھا

اس نے سب کو سوائے شاہزین کے ناشتہ کروایا تو شفق یونیورسٹی چلی گئی اور تیمور صاحب آفس اور سحر بیگم اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں مگر جاتے جاتے اسے سارے کام کرنے کا بول کر گئی تھی

وہ اب دوپہر کے لیے سبزی بنا رہی تھی جب کچن میں شاہزین داخل ہوا اس کے حولیے سے ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی نیند سے جاگا ہو۔۔۔۔۔

اس نے شاہزین کو کچن میں داخل ہوتے دیکھ کر اپنے سر پر دوپٹہ صحیح کیا شاہزین اس کے قریب آکر حکم دینے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

میرے لیے ایک اچھی سی کافی بناؤ اور ساتھ کچھ بنا کر دو۔۔۔۔۔

عینی اس کی بات سن کر جلدی سے اس کے لیے کافی بنانے لگی جبکہ شاہزین اس کے قریب کاؤنٹر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا عینی اس پر دھیان دیے بغیر اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کافی بنا کر شاہزین کے قریب کاؤنٹر پر رکھی تو شاہزین نے کافی اٹھا کر اچانک سے اس کے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر اس کی دو انگلیوں کو کافی میں ڈبویا تو عینی جو اس آفت کے لیے تیار نہ تھی اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کو اپنی چیخ روکنے کے لیے منہ پر رکھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین اس کی انگلیاں کافی سے نکال کر پانی کے نیچے کر کے اسے سرد لہجے میں

بولا۔۔۔

پہلے بھی تمھیں کہا تھا کہ مجھے نظر انداز کرنے کی کوشش بھی مت کرنا لگتا ہے تم بھول

گئی تھی مجھے امید ہے اس کے بعد بھولنے کی کوشش بھی نہیں کرو گی۔۔۔۔

اب مجھے اگنور کرنے کی کوشش کرو گی۔۔۔جواب دو مجھے۔۔

عینی اس کی بات سن کر کانپتی آواز میں بولی۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔

شاباش آئندہ کے بعد میری بات کو یا مجھے اگنور کیا تو ایسے ہی سزا دوں گا

وہ اس کا ہاتھ چھوڑتا اس کے کانپتے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے درندگی کا نشانہ بنا کر

بولا۔۔۔۔۔

میرے لیے دوبارہ کافی بناؤ اور میرے کمرے میں دے کر جاؤ وہ بھی پندرہ منٹ کے

اندر اندر۔۔۔۔۔

عینی نے اس کی بات سن کر جلدی سے سر ہلایا اور اپنے آنسو روکنے کی کوشش کرنے لگی اسے آج اپنی زندگی سے بھی نفرت محسوس ہو رہی تھی وہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ زندہ ہی کیوں ہے؟

شاہزین اسے چھوڑ کر واپس اپنے کمرے میں چلا گیا تو عینی اپنے آنسو صاف کرتی اس کے لیے دوبارہ کافی بنانے لگی جبکہ اسے اپنی انگلیوں پر جلن صاف محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ تکلیف برداشت کرتی لب بھینچے اپنے کام میں مگن ہو گئ۔۔۔

حمنا کو ہاشم نے دو دن سے کمرے میں بند کیا ہوا تھا بس اسے ملازمہ کھانا دے کر چلی جاتی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ہاشم سے معافی مانگنے کا سوچا اور ملازمہ سے کہا کہ ہاشم کو کہنا کہ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ہاشم تک جب حمنا کا پیغام پہنچا تو وہ آفس سے واپس آیا تھا ملازمہ کی بات سن کر اس نے آرام سے ڈنر کیا اور ڈنر کے بعد کچھ سوچتے ہوئے حمنا کی بات سننے چل دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم کمرے میں داخل ہوا تو حمنا کو بیڈ پر لیٹا دیکھا۔۔۔

حمنا نے دروازہ کھولنے کی آواز پر دروازے کی جانب دیکھا تو ہاشم کو دیکھ کر اٹھی

کیا بات کرنی ہے تم نے جو بھی بات ہے جلدی جلدی کرو۔۔۔۔۔۔ ویسے مجھے یقین ہے اب تک تمھارا دماغ ٹھکانے پر آگیا ہوگا

ہاشم کی بات سن کر وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

ایم سوری میری غلطی تھی مجھے تمہیں برا بھلا نہیں کہنا چاہیے تھا اور نہ ہی جھوٹ بولنا چاہیے تھا پلیز اب مجھے یہاں سے باہر نکلنے دو اس کمرے میں رہ کر اب میرا دم گھٹنے لگا ہے۔۔۔۔

کیا گارنٹی ہے کہ تم اب مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گی یا فضول بکواس نہیں کرو گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم نے اس سے کرخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

ہاشم پ۔۔۔پلیز مجھے ایک موقع دے دو میں تمھیں مایوس نہیں کرو گی پلیز۔۔۔۔

حمنا کی فریاد سن کر ہاشم کچھ سوچتے ہوئے بولا

میں تمھیں یہاں سے نکال دوں گا اور دوسرا موقع بھی دے دوں گا مگر یاد رکھنا مجھ سے گیم کھیلنے یا چالا کی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

ہاشم کی بات سن کر اس نے اپنا سر ہاں میں ہلایا تو ہاشم حمنا کے لیے دروازہ کھلا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

حمنا نے اس کمرے سے نکلنے کا سوچ کر پر سکون سانس لی اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

ہاشم اپنے کمرے میں بیٹھا اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا جب آٹھ سالہ ہادی اس کے کمرے میں بھاگتے ہوئے داخل ہوا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھیا۔۔۔۔۔

ہاں بولو ہادی۔۔۔۔۔

ہاشم اسے اپنے ساتھ بٹھاتا ہوا لاڈ سے بولا

مجھے آج سکول میں ایک لڑکے نے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

ہادی نے معصومیت سے اسے بتایا۔۔۔۔

کیا مطلب کس نے مارا ہے ہادی کو بتاؤ مجھے بلکہ تمھیں بھی اسے مارنا چاہیے تھا۔۔۔

بھیا میں نے بھی یہی کیا تھا میں نے اسے زور سے دھکا دیا تو وہ نیچے گر گیا تھا اور پھر ٹیچر نے میری شکایت عینی اپی کو لگا دی اب وہ مجھ سے بول نہیں رہی آپ انھیں کہیں مجھ سے بات کریں اب میں کبھی کسی کو دھکا نہیں دوں گا۔۔۔۔

اوہ یہ تو بڑا مسئلہ ہے بھئی ویسے تم اس سے معافی کیوں نہیں مانگتے۔۔۔

بھیا میں نے معافی مانگی ہے مگر وہ مان نہیں رہی۔۔۔۔۔ لیکن میں دوبارہ آپ کی بات مان کر عینی اپی کو سوری بول کر آتا ہوں وہ اس کے قریب سے اٹھ کر دروازے کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

اچانک وہ ہاشم کو خود سے دور جاتا ہوا لگا اس نے ہادی کو پکارنے کی کوشش کی مگر وہ اس کی بات نہیں سن رہا تھا

اچانک اسے ہادی کی آواز دور سے سنائی دی

بھیا آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔ عینی اپی سچ بول رہی ہیں۔۔۔

اس نے ایک تھپڑ کھینچ کر ہادی کے گال پر مارا

اب اسے عینی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کے تھپڑ مارنے کی آپ نے کہہ دیا ہے تو ہم جا رہے ہیں لیکن یاد رکھیے گا روزِ محشر آپ اس سب کے جواب دہ ہوں گے۔۔۔۔۔

ہاشم اچانک گھبرا کر اپنی نیند سے بیدار ہوا اسے لگا اس کا سانس بند ہو رہا ہے اس نے اپنی سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھا کر منہ کو لگایا تو تھوڑا اسے سکون ملا اس نے ایک نظر اپنے ساتھ سکون سے سوئی حمنا پر ڈالی اور بیڈ سے اٹھ کر اپنا سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر وہ بالکونی میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے اس کے ذہن میں دوبارہ ہادی اور عینی کی باتیں گونجنے لگیں اور وہ واقعہ یاد کر کے اسے ہادی کی یاد آئی وہ تب کا واقع تھا جب عینی نے اسے احساس دلایا کہ انھیں اس کے پیار اور توجہ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے صبح حویلی فون کر کے ہادی اور عینی سے بات کرنے کا سوچ کر سگریٹ کا کش لیا

کیونکہ اس کے خیال میں ہادی اور عینی حویلی میں موجود ہیں۔۔۔۔۔۔

ارقم اپنے بیڈ پر چت لیٹا چھت کو گھورتے ہوئے شفق کے بارے میں سوچ رہا تھا

اسے بس یہ افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے شفق سے بات ہی کیوں کی لیکن چونکہ اب وہ

اس سے بات کر چکا تھا تو اس نے اسے اب اگنور کرنے کا سوچا بے شک وہ اپنی غلطی مان

چکا تھا مگر معافی مانگنا اس کی شان کے خلاف تھا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی جاگیرداروں کا خون اس کی رگوں میں دوڑتا تھا وہ اسے کبھی بھی جھکنے

نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔

اسے لگتا تھا کہ وہ صرف شفق کی پرسنیلٹی اور سٹائل وغیرہ کی وجہ سے اسے اچھی لگتی

ہے مگر اسے کیا پتا یہ تو آغازِ محبت ہے۔۔۔۔۔

اس کی سوچوں کا اچانک رخ حورالعین کی طرف گیا احد صاحب اس کی شادی حورالعین سے کروانا چاہتے تھے وہ اس کی منگ تھی مگر جب ہاشم اور اس کی بیوی نے علیشہ پر الزام لگائے تو اس نے بھی حورالعین کو ٹھکرا دیا۔۔۔۔

حورالعین بلاشبہ شفق سے زیادہ خوبصورت تھی مگر اس میں کنفیڈنس شفق جتنا نہ تھا۔۔۔۔وہ اب صرف اس وجہ سے حیدر اور حورالعین کو ڈھونڈ رہا تھا کیونکہ وہ گلٹ کا شکار تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ اب ہاشم کے کیے کی سزا وہ حور کو دے مگر یہ بات تو وہ خود جانتا تھا اگر وہ اس دن حور پر غصہ نہ کرتا تو آج حور اور ہادی حویلی میں ہوتے۔۔۔۔۔

سحر بیگم شاہزین کے ساتھ لان میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

شاہزین میرے خیال میں اب تمھیں آفس جوائن کر لینا چاہیے۔۔۔۔

موم اب آپ بھی ڈیڈ کی طرح ایک ہی بات بار بار مت کریں میں نے پہلے بھی کہا تھا اب دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ میں آفس اپنی مرضی سے جاؤ گا۔۔۔۔۔۔

شاہزین بے زاریت سے بولا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے ساتھ تمیز سے بات کرو شاہزین میں نے کچھ برا بھی نہیں کہا اور دوسری بات تمھاری خالہ بار بار فون کر کے عشا کا تمھارے ساتھ رشتہ پکا کرنے پر بضد ہے مگر تمھارے خالو چاہتے ہیں کہ تم پہلے بزنس سنبھالو اسی وجہ سے وہ بھی مجھ پر زور دے رہی کہ میں تمھیں بزنس جوائن کروا دوں اب۔۔۔۔

سحر بیگم نے اسے پہلے تھوڑا سخت اور پھر تھوڑا آرام سے کہا۔۔۔۔۔

موم آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اس پلاسٹک کے منہ والی جس نے پتا نہیں کتنی سرجریاں کروائیں ہوئی ہیں سے شادی کروں گا۔۔۔۔۔

شاہزین ماتھے پر بل ڈالے بولا جب کہ اس کی نظریں چائے لاتی عینی پر تھیں جسے سحر بیگم کی تیز نظروں نے بھی دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہزین یہ بکواس میرے ساتھ مت کرو تمھاری شادی عشا سے ہی ہو گی اور یہ فائنل ہے۔۔۔۔۔

سحر بیگم عینی کے ٹیبل پر چائے رکھتی ہوئیں بولی۔۔۔۔۔

جبکہ نے عینی ان کی بات پر دھیان دیے بغیر چائے سحر بیگم کو پکڑائی تو شاہزین اسے ہی

دیکھ رہا تھا جو اس کی شادی کا ذکر سن کر کیسے پر سکون تھی اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر شاہزین کو نہ دیکھا تھا جس سے اچانک ہی شاہزین کو غصہ آیا اور وہ سحر بیگم سے بولا۔۔۔۔

اس بارے میں بعد میں بات کریں گے موم اور تم میرے کمرے میں کافی دے کر جاؤ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آخر میں عینی کی طرف اشارہ کر کے بولا۔۔۔۔اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

جبکہ سحر بیگم اب اپنے سامنے کھڑی عینی کو گھور رہی تھیں۔۔۔۔۔

اپنی اوقات میں رہنا لڑکی اور میرے بیٹے پر تم نے ایسا کیا جادو کیا جو وہ کافی دنوں سے

تم سے ہی کام کرواتا ہے۔۔۔۔یاد رکھنا اگر میرے بیٹے کو پھسانے کی کوشش کی تو تمھارے ساتھ جو ہو گا وہ تمھاری سوچ میں بھی نہیں ہو گا اور یہ مت بھولو میں تو تمھیں کب سے کام سے فارغ کر چکی ہوتی اگر تم نے میری منتیں نہ کی ہوتی ورنہ تمہیں کام سے فارغ کرتے مجھے دیر نہ لگتی۔۔۔میری ان باتوں کو یاد رکھنا اور جاؤ اسے کافی دے کر آؤ۔۔۔۔

وہ چائے پیتے ہوئے نخوت سے بولیں تو عینی سبکی محسوس کر کے جلدی سے کافی اٹھا کر شاہزین کے کمرے کی طرف لے جانے لگی مگر اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا یہ سوچ کر کہ اگر شاہزین نے اسے کچھ کہا یا پھر اس کا ہاتھ جلانے کی کوشش کی تو وہ کیا کرے گی۔۔۔

وہ یہاں سے دور چلی جانا چاہتی تھی مگر جاتی کہاں؟ یہ سوال اسے اس زلت بھرے کام کرنے پر مجبور کرتا تھا اور اب تو وہ یہ بھی جان گئی تھی کہ شاہزین اسے کبھی بھی اپنی قید سے آزاد نہ کرے گا۔۔۔۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شاہزین کے کمرے میں داخل ہوئی تو شاہزین کو کمرے میں نہ پا کر وہ کافی رکھ کر جانے ہی والی تھی جب شاہزین واشروم سے نکل کر اس کے قریب آنے لگا۔۔۔۔۔

اسے اپنے قریب آتا دیکھ وہ اپنے قدم پیچھے کو اٹھانے لگی پیچھے ہوتے ہوئے وہ دیوار سے جا لگی تو شاہزین نے اس کے قریب آ کر دونوں اطراف بازو رکھ کر جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

NEWERAMAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے مجھے پھر نظرانداز کیا اور میرے کمرے سے بغیر میری اجازت کے جانے لگی تھی ۔۔۔۔۔رات کو یہ میک اپ دھو کر اپنے اصلی حولیے میں میرا انتظار کرنا آخر تمھیں سزا بھی تو دینی ہے۔۔۔۔۔۔

شاہزین کے قریب آنے پر وہ سانس روکے اس کی بات سن رہی تھی مگر اس کی آخری بات سن کر اس نے بے اختیار اس کی جانب نظر اٹھائی تو وہ بھی سیدھا ہو کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

عینی نے ہمت کر کے اسے زور سے دھکا دے کر دور کرنے کی کوشش کی شاہزین اس کی کوشش کو دیکھ کر اسے چھوڑ کر پیچھے ہوا تو عینی کی غصے سے کانپتی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ سے دور رہیں اور ہاں میں نے آپ کو اگنور کیا جانتے ہیں کیوں تاکہ آپ کی والدہ مجھے بد کردار نہ کہیں یہ نہ کہیں کہ میں نے ان کے عظیم بیٹے کو پھنسا رہی ہوں جانتے ہیں وہ کہہ رہیں تھی میں اپنی اوقات میں رہوں مگر میں اتنی بھی گری پڑی ہر گز نہیں ہوں کہ آپ مجھے اپنی ہوس کا نشانہ بنائیں مجھے شدید نفرت ہے آپ سے سنا آپ نے مجھے شدید نفرت ہے۔۔۔۔۔۔

جب جب آپ مجھے چھوتے ہیں تو میرا مرنے کو دل کرتا ہے سنا آپ نے گھن آتی ہے خود سے یہ نکاح جو ہے نہ صرف اپنے بدلہ کے لیے آپ نے کیا ہے نہ مجھے تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں نہ آپ۔۔۔۔۔

وہ ہزیانی انداز میے بولتی ہوئی شاہزین کے قریب سے گزر کر گرم کافی اٹھا کر اپنے ہاتھ اور بازو پر گرانے لگی کہ شاہزین جو کب سے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر اس سے کافی پکڑ کر ایک تھپڑ کھینچ کر اسے مارا۔۔۔۔۔۔

ہاں تمھیں تکلیف پہچانا چاہتا ہوں میں مگر وہ بھی خود پہنچاؤ گا یاد رکھنا اور تمھاری اوقات تمھیں بہت جلد پتا چل جائے گی اور تمھیں میرے چھونے سے گھن آتی ہے نہ رات کو دیکھو گا کہ تم خود کو کیسے میرے لمس سے آزاد کرواتی ہوا گر دروازہ کو لاک لگانے کا سوچا بھی تو یاد رکھنا کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر دروازہ توڑ کر تمھیں باہر نکالوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ ساکن کھڑی عینی کو جھنجوڑ کر بولا۔۔۔۔

پ۔۔۔پلیزس۔۔۔سوری می۔۔۔میرا ایسام۔۔۔مطلب نہ ت۔۔تھاو۔۔وہ ب۔۔۔بس غصے میں غ۔۔غلطی سے بول گئی۔۔۔

عینی اس کی بات سن کر ہوش میں آتے بولی۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں یہ سوری اپنے پاس رکھو اور جاؤ جا کر اپنا کام کرو ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے دروازے کی جانب دھکا دیتا ہوا بولا تو عینی مردہ قدموں سے اس کے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

حمنا آج کافی دنوں بعد گھر سے نکل کر اپنی دوستوں سے ملنے جارہی تھی ہاشم سے اس نے بس ایک بار پوچھ لیا تھا جس نے اسے اجازت دے دی تھی۔۔۔۔۔

وہ پہلے اپنی دوستوں سے ملنے ریسٹورنٹ گئی جہاں پر اس نے اپنی دوستوں کے ساتھ

تصویریں کھینچ کر ہاشم کو بھیجیں اور اپنی دوستوں کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھ کر ایمر جنسی کام بول کر وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

دراصل آج وہ شاہزیب سے ملنے جا رہی تھی وہ واپس آچکا تھا مگر ہاشم کی وجہ سے وہ اس سے ملنے نہ جا سکی۔۔۔۔۔

شاہزیب نے اسے ہوٹل کے ایک کمرے میں بولا یا تھا وہ بھی حمنا کے کہنے پر وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی جاننے والا اسے شاہزیب کے ساتھ دیکھ کر ہاشم کو بتائے۔۔۔۔۔

اس نے کالی چست شرٹ کے ساتھ تنگ سا پجامہ پہنا ہوا تھا۔۔۔۔وہ ہوٹل میں داخل ہوئی اور شاہزیب کے بتائے گئے کمرے کے باہر آکر اس نے دروازہ ناک کیا تو باتھ روب پہنے شاہزیب نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

شاہزیب نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی اور حمنا کے چہرہ کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے حمنا کو اندر داخل ہونے دیا تو حمنا مزے سے جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی جبکہ چہرے سے

مسکراہٹ اس کے ایک منٹ کے لیے بھی غائب نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ کھانے کے لیے منگواؤ تمھارے لیے حمنا۔۔۔۔۔۔

شاہزیب نے بالوں میں پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں فلحال میں صرف تم سے ملنے آئی ہوں۔۔۔اور زیبی تم وہاں کیوں کھڑے ہو
یہاں آکر میرے ساتھ بیٹھو۔۔۔۔میں نے تمہیں ان دنوں بہت یاد کیا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹ کر مسکرا کر بولی تو شاہزیب بھی مسکرا کر اس
کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

ہاں بولو حمنا تم نے کیا بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

میں بس یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ تم نے بتایا تھا کہ تمھیں کوئی لڑکی پسند آگئی ہے اگر تم کہو
تو میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیکھ کر بولی۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔ تم جانتی ہو اسے جسے میں پسند کرتا ہوں۔۔۔۔

شاہزیب نے جب حمنا کو اپنا ہاتھ کھینچتے نہ دیکھا تو اسے اور شہ مل گئی اور اس نے اس کے ہاتھ لو اپنے لبوں سے ہلکا سا چھوا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟۔۔۔۔ کیا وہ لڑکی میں ہوں؟۔۔۔۔۔

اس نے اپنی مسکارے سے بھری پلکیں اٹھاتے گراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔۔ وہ تمہی ہو مگر پتا نہیں تمہیں آخر کیا جلدی تھی جو تم نے اتنی جلدی

ہاشم سے شادی کر والی۔۔۔؟ تھوڑے سال میرا انتظار کیا ہوتا تو آج ہم ساتھ ہوتے ۔۔۔؟

تم خود ہی مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے ورنہ میں کیوں اس جاہل گوار سے شادی کرتی ہنہ۔۔۔اتنا بڑا بزنس مین وہ بن چکا ہے مگر پھر بھی اس کی سوچ میڈل کلاسوں والی ہے۔۔۔میرا بس چلے تو میں ایک منٹ نہ لگاؤں اس سے الگ ہونے سے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نخوت سے ہاشم کے بارے میں بولی حالانکہ وہ خود جانتی تھی کہ ہاشم کو اس نے خود اپنی خوبصورتی کے جال میں پھنسایا تھا مگر اب وہ پابندیاں لگانے لگا ہے تو پہلے جو وہ اسے بے حد پسند تھا اب اس سے ہی نفرت کرنے لگی تھی

کیا واقعی تم اسے علیحدگی لے لوگی؟؟۔۔۔۔

ہاں بلکل اگر تم میرا ساتھ دو تو میں اس سے علیحدگی لے لوں گی مگر یاد رکھنا میرا ہاتھ

پھر تمہیں تھامنا پڑے گا۔۔۔۔۔

حمنا کی بات سن کر اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتے

ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں نہیں میں تمھارا ہاتھ کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا اور تمھیں میرے ساتھ مکمل

آزادی بھی حاصل ہو گی۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔واہ پھر تو میں جلد ہی کوئی بہانہ بنا کر اس سے علیحدہ ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

وہ پاگل اس کی مکروہ مسکراہٹ دیکھے بغیر بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم اپنے آفس میں بیٹھا صبح سے حویلی فون کر کے ہادی اور حورالعین سے ایک بار بات کرنا چاہتا تھا مگر اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ دو بار فون ملا کر کاٹ چکا تھا۔۔۔

علیشبہ جو آج حویلی رمنا بیگم اور حدید صاحب سے ملنے آئی تھی اور حال میں موجود صوفے پر بیٹھی تھی کونے میں پڑے ٹیلی فون کو دو بار بجتے دیکھ اپنی جگہ سے اٹھی مگر جب بھی وہ قریب جاتی فون بند ہو جاتا۔۔۔

آخر تنگ آکر اب وہ فون کے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔احد صاحب حویلی میں داخل ہوئے تو عالی کو فون کے پاس کھڑے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

عالی بیٹا کسی کا فون آنا ہے جو آپ یہاں کھڑی ہو؟؟؟؟۔۔۔

نہیں بابا وہ کسی کا دو بار فون آچکا ہے جب بھی اٹھ کر ریسور اٹھانے لگتی ہوں تو بند ہو جاتا ہے اور آپ کو پتا ہے اس فون پر بہت کم ہی لوگ کال کرتے ہیں تو میں نے سوچا کسی کی ضروری کال نہ ہو۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ فون دوبارہ بج اٹھا۔۔۔عالی نے فون فوراً اٹھا کر بولی۔۔۔۔

اسلام و علیکم!۔۔۔۔۔

کون بات کر رہا ہے؟؟؟اور آپ کو کس سے بات کرنی ہے؟؟؟

عالی کو دوسری جانب سے جواب نہ ملا تو وہ مزید بولی تو دوسری طرف ہاشم جس نے کال اٹھانے کے بعد کسی کی خوبصورت دھیمی آواز سنی تو اسے پہچاننے میں تھوڑی دیر لگی کہ یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ علیشبہ کی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ع۔۔علیشبہ۔۔۔۔

وہ ہمت کرتا بولا تو دوسری جانب سے جانی پہچانی آواز میں اپنا نام سن کر اسے فوراً پتا چل گیا تھا کہ اس ستمگر کا فون ہے اس نے بغیر کچھ بولے احد صاحب جو قریب ہی بیٹھے تھے انھیں ریسور پکڑایا اور جلدی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کیا کچھ یاد نہ آیا تھا اسے اس ستمگر کی وجہ سے اس کے زخم اور درد بھری یادیں جنہیں بھولنے کی وہ روزانہ کوشش کرتی تھی مگر اس کی آواز سن کر دوبارہ وہ سب کچھ اسے یاد آ گیا تھا۔۔۔۔

احد صاحب نے ریسور پکڑ کر کان سے لگایا اور اپنی روعب دار آواز میں سلام کرتے ہوئے کون بات کر رہا ہے پوچھا۔۔۔۔۔

تو ہاشم نے ان کی آواز سن کر اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر جواب دیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم السلام چچا جان ہاشم بات کر رہا ہوں؟؟؟

کون ہاشم؟؟! میں کسی ہاشم کو نہیں جانتا جسے جانتا تھا وہ ڈیڑھ سال پہلے ہی مر چکا ہے ۔۔۔۔

وہ انجان بنتے ہوئے بولے تو ہاشم کو ان کے انجان بننے پر تکلیف محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

چچا جان ایک منٹ میری بات سنیں فون مت رکھیے گا پلیز ایک دفعہ میری بات ہادی اور حور سے کروا دیں۔۔۔۔

وہ جو فون رکھنے لگے تھے ہاشمی بات سن کر نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔اور آخری بات جان کر بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب تمھارا؟؟ حور اور ہادی حویلی میں موجود نہیں ہے وہ تو تمھارے ساتھ تھے نہ ؟؟

چچا جان آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں مجھے خود حمنا نے بتایا تھا کہ حور اور ہادی حویلی میں آپ کے پاس ہیں؟؟؟

کیا بکواس کر رہے ہو تم کیا انھیں حویلی کا راستہ پتا تھا جو وہ یہاں آتے ہاشم ؟؟ اور ایک بات میں تمھیں بتا دوں دو مہینے پہلے مجھے پتا چلا تھا کہ تم نے انہیں گھر سے نکال دیا ہے اور تب سے میں اور ارقم انھیں ڈھونڈ رہے ہیں مگر ان کا کچھ پتا نہیں چل رہا اگر انھیں کچھ بھی ہوا تو اس سب کے تم زمہ دار ہو گے اور اپنی بیوی پر جتنا تم نے اندھا اعتماد کیا تھا نہ اس نے تمہیں اتنا ہی برباد کر دیا ہے اور اب دوبارہ یہاں فون کرنے کی ہمت بھی مت کرنا۔۔۔

اللہ نگہبان !

احد صاحب نے اپنی بات مکمل کر کے کال بند کر دی جبکہ دوسری جانب حور اور ہادی کے حویلی نہ موجود ہونے کے انکشاف نے اور احد صاحب کے الفاظ نے اسے جھنجوڑ دیا تھا وہ بے اختیار اپنی کرسی سے اٹھا اور اپنے آفس سے نکل گیا اسے نہیں معلوم وہ کتنی دیر گاڑی میں بیٹھ کر شہر کی خاک چھانتا رہا بس اس کے کانوں میں بار بار احد صاحب کے الفاظ گونج رہے تھے کہ وہ حویلی میں نہیں ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی جب سے شاہزین کے کمرے سے واپس آئی تھی اسے بس ایک ہی فکر ستا رہی تھی کہ شاہزین اسے آج نہیں چھوڑے گا وہ جانتی تھی اگر اس نے کہا ہے کہ وہ رات کو اس کے کمرے میں آئے گا تو وہ ضرور آئے گا۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ شاہزین اس کے کمرے میں نہ آسکے وہ بس یہی دعا کر رہی تھی کہ وہ آج رات کسی ضروری کام سے کہیں چلا جائے۔۔۔۔

اس نے رزیہ کے ساتھ سب کو ڈنر کروایا تو شاہزین بھی آج سب کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور شفق کے ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو بھی کر رہا تھا۔۔۔

جب کھانے کے بعد سب اپنے کمرے میں چلے گئے تو وہ بھی مردہ قدموں سے انیکسی کی جانب اپنے کمرے میں چلی گئی اس نے جلدی سے دروازہ بند کر کے شاور لیا اور اپنے بال تولیے سے ہلکے سے سکھا کر دروازے کو لاک لگا کر جلدی سے سونے کے لیے لیٹ گئی کہ جب شاہزین اس کے کمرے میں آنے کی کوشش کرے اور شاید آ بھی جائے تو وہ اسے سوئی ہوئی ملے۔۔۔۔

وہ اپنی آنکھیں بند کر کے سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر اسے نیند نہیں آ رہی تھی اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو گیارہ بج کر دس منٹ ہو رہے تھے اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ بند کر کے سونے کی کوشش کی مگر نیند تو جیسے آج اس سے روٹھ گئی تھی

تھوڑی دیر بعد اسے دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی تو اس نے اپنی آنکھیں اور زور سے میچ لیں

شاہزین جو سب کے سونے کے بعد انیکسی کی طرف عینی کے کمرے میں آیا تھا دروازے کو لاک لگا دیکھ کر ہلکا سا بجایا مگر اندر سے جب کوئی جواب نہ سنائی دیا تو وہ اس کمرے کی دوسری جانب موجود کھڑکی کی طرف گیا اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگا ہی تھا کہ وہ اسے کھولی ہوئی ملی۔۔۔

بڑی آئی دروازہ لاک کرنے والی ایک کھڑکی کو بند نہ کر سکی۔۔۔وہ مسکرا کر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

جب عینی کو دوبارہ دروازہ بجنے کی آواز سنائی نہ دی تو اس نے پر سکون سانس خارج کیا اور اپنی آنکھیں کھول کر بیٹھنے لگی کہ اپنے سامنے شاہزین کو کھڑے دیکھ کر وہ ڈر سے چیخ مارنے لگی کہ شاہزین نے اگے بڑھ کر اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیتے ہوئے اس کی چیخ کو روک دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ عینی اس کی جسارت پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی اور سمجھ آنے پر کہ کیا ہو رہا ہے اسے جلدی سے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی کہ شاہزین پہلے ہی پیچھے ہٹ گیا اور مسکرا کر اس کے سرخ چہرے کو دیکھا جو اس کے چھوڑنے پر گہرے گہرے سانس لے رہی تھی

افسوس تم کھڑکی بند کرنا بھول گئی تھی ویسے تم کیا سمجھی میں واپس چلا گیا ہوں۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر گھٹنہ ٹیکے اس پر جھکا ہوا تھا جبکہ وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

عینی کا دل اس کی بات سن کر خود کو ایک تھپڑ لگانے کا کیا جو کھڑکی بند کرنا بھول گئی تھی

ویسے چاند کی روشنی میں اور بھی خوبصورت لگتی ہو مسز۔۔۔۔

وہ اس پر جھکا اس کے گال کو لب سے چھو کر بولا تو عینی نے فوراً اپنے ہاتھ سے دونوں گالوں کو اس کے لمس سے محفوظ رکھنے کے لیے چھپانے کی ناکام کوشش کی تو شاہزین اس کی معصوم حرکت دیکھ کر مسکرایا اور بے ساختہ اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بار عینی نے شاہزین کے پیچھے ہٹتے ہی دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا تو شاہزین مسکراتا ہوا بیڈ پر چڑھ کر اس کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔۔۔۔

عینی کا دل اس کا نرم گرم لمس محسوس کر کے زوروں سے دھڑک رہا تھا وہ ستمگر تو اس وقت کوئی اور ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

اپنی گو میں وزن محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی نظریں سیدھی اس کے گود میں سر رکھے شاہزین سے ٹکرائیں جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ی۔۔۔یہ آ۔۔۔آپ؟؟۔؟

میرا سر دباؤ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

شاہزین اس کی بات کاٹ کر بولا تو وہ اس کے سر کو ہلکا ہلکا دبانے لگی۔۔۔۔ جبکہ شاہزین نے اس کے ہاتھ کا لمس اپنے سر پر محسوس کر کے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

تم اپنا چہرہ کالا کیوں کرتی ہو حور؟؟؟

شاہزین نے اچانک آنکھیں کھول کر اس سے پوچھا۔۔۔۔

و۔۔وہ س۔۔ سحر میم نے بولا تھا کہ ایسا کروں گی تو ہی وہ نوکری دیں گی۔۔۔۔۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

شاہزین نے اس کی بات سن کر اس کا چہرہ دیکھا جہاں جھوٹ کا کوئی آثار نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ خاموشی سے دوبارہ آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔

عینی کی آنکھ رات تین بجے کھولی تو شاہزین کو اپنی گود میں سر رکھے دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے بالوں میں دیکھ کر اس نے ایک نظر ٹائم دیکھا اور شاہزین کو اٹھانے کا سوچا مگر اسے سمجھ نہ آئے وہ کیسے اسے اٹھائے۔۔۔۔۔

عینی نے آہستہ سے اس کے بازو کو پکڑ کر ہلایا تو شاہزین نے دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو پکڑا اور اپنی آنکھیں کھول کر اسے نیچے کی طرف کھینچا تو اب عینی اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے پیچھے ہونا چاہا تو شاہزین نے اس کا ایک ہاتھ سے بازو پکڑا اور دوسرا ہاتھ عینی کے سر کے پیچھے لے جا کر اس کا چہرہ اپنے قریب لیا اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔

عینی نے جب تھوڑی اور مزاحمت کی تو شاہزین نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے اتنا قریب کر لیا کہ عینی کا سر اس کے ہونٹوں سے تھوڑے سے فاصلے پر رہ گیا تھا عینی

آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی

شاہزین نے اس کا سر تھوڑا اور نیچے کر کے اس کے سر کو چوما تو عینی کی دھیمی آواز اس کو سنائی دی۔۔۔۔

پ۔۔پلیز اب چلے جائے ورنہ کسی نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو میرے لیے اک نئ مشکل کھڑی ہو جائے گی او۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باقی کے الفاظ شاہزین نے اپنے لبوں سے قید کر لیے۔۔۔۔۔

عینی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی اور خود کو اس سے دور کرنے کی کوششیں کرنے لگی تو شاہزین نے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اسے دیکھا جو سرخ چہرے کے ساتھ اب گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کر کے اٹھا اور اپنا موبائل جیب سے نکال کر ٹائم دیکھا اور بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

آئندہ کے بعد مجھے جانے کا مت کہنا ورنہ اب تو کچھ نہیں کہا اگلی بار جو کروں گا وہ تم سوچ بھی نہیں سکوں گی سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی شرٹ ٹھیک کرتا عینی سے بولا جس نے اپنا سر ہلا کر اس کو جواب دیا تو وہ ایک نظر سر جھکائے بیڈ پر بیٹھی عینی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کھڑکی سے باہر کود گیا اور اپنے ارد گرد ایک نظر دیکھ کر کہ کسی نے دیکھا تو نہیں اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

ہاشم رات کے ایک بجے سڑکوں کی خاک چھان کر گھر واپس آیا اور اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور لان کی طرف دیکھا تو اسے ایک آواز سنائی دی۔۔۔

بھیا آپ بھی ہمارے ساتھ کھیلیں نہ۔۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ کو پتا ہے آج پھر ہادی نے مجھے ہرا دیا۔۔۔۔۔۔۔

بھیا آپ صرف آج ہمارے ساتھ کھیل لیں۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر ان آوازوں کو روکنے کی کوشش کی

وہ اپنا سر جھٹک کر اندر داخل ہوا اور اپنی ڈھیلی ہوئی ٹائی کو اتار کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

حمنا کو سکون سے سوتے دیکھ کر اس کے تن بدن میں شرارت سے بھرنے لگے کیونکہ حمنا نے اسے بتایا تھا کہ وہ حویلی سہی سلامت جا چکے ہیں۔۔۔۔۔

ہاشم اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں گیا اور وہاں سے ٹھنڈے پانی کا ایک جگ بھر کر اس میں برف کے کیوبز ڈال کر کمرے میں آیا اور حمنا کے چہرے پر ٹھنڈا پانی گرایا ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا جو سکون سے سو رہی تھی خود پر ٹھنڈا پانی گرتے دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور ہاشم کو خود پر ٹھنڈا پانی گراتے دیکھ وہ چیخی۔۔۔۔

ہاشم پاگل ہو گئے ہو تم یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

ہاشم نے سارا پانی اس پر گرایا اور حمنا سے غصے سے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کہاں ہیں ہادی اور عینی مجھے فوراً جواب چاہیے اگر تم نے جھوٹ بولا تو یاد رکھنا بہت برا انجام ہو گا تمھارا۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو ہاشم مجھے اٹھا کر تم نے یہ پوچھنا تھا اور وہ دونوں اس وقت حویلی میں آرام سے سوئے ہوں گے مگر تم نے میری نیند ضرور خراب کرنی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم نے اس کے جھوٹ پر آگ بگولہ ہوتے ہوئے اس کے بالوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا ہوا دھاڑا۔۔۔۔

مجھے پتا ہے وہ حویلی نہیں گئے اب مجھے سچ سچ بتا دوں ان دونوں کو تم نے کہا بھیجا ہے اس سے پہلے کہ میرا ضبط ختم ہو جائے۔۔۔۔

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو تم شاید بھول گئے ہو میں یاد دلادوں تم نے انھیں گھر سے نکالا تھا اور جب تم نے مجھ سے پوچھا تو مجھے لگا وہ حویلی چلے گئے ہوں گے اب مجھے کیا پتا تمھاری بہن اور بھائی کہاں ہیں؟؟ ہاں شاید تمھاری بہن اپنے کسی عاشق کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چٹاخ۔۔۔۔۔

تم گھٹیا عورت تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے بارے میں گندے الفاظ استعمال کرنے کی وہ تمھاری طرح نہیں جو شوہر کے ہوتے ہوئے بے حیا عورتوں کی طرح چھوٹے کپڑے پہنے کلب میں مردوں کو اپنی جانب مائل کرتی ہیں۔۔۔۔۔

جاہل انسان اب بڑی تمھیں اپنی بہن یاد آرہی جب تم اسے گھر سے نکال رہے تھے

تب کیوں نہ اس کا احساس ہوا اور میں بے حیا ہوں تو یہ جان لو تم نے بھی مجھے ان چھوٹے چھوٹے کپڑوں میں دیکھ کر ہی پسند کیا تھا اور اب تمھیں میں بے حیا لگنے لگی ہوں بلکہ میں بتاتی ہوں تم جتنے مرضی بڑے بزنس مین بن جاؤ مگر حقیقت یہ ہے کہ تمھاری سوچ وہی دقیانوسی جاہل گنواروں جیسی ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چٹاخ۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا تمھیں کیا لگتا ہے تم بہت موڈرن ہو اور تمھاری سوچ بہت اچھی تو میں تمھیں بتا دوں کہ لوگ جب تمھیں دیکھتے ہیں نہ تو ان کے ذہن میں تمھیں دیکھ کر وہ تمہیں پڑھی لکھی فحاشہ بولتے ہوں گے اور تم نے ہی مجھے پھنسایا تھا اپنے اس مکار چہرے پر معصومیت دکھا کر اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم ایسی ہو گی تو کبھی تمھارے طرف

دیکھتا بھی نہ۔۔۔۔

وہ دوسرا تھپڑ حمنا کو مارتے وہ طنزیہ ہنستے ہوئے بولا

چھوڑو مجھے جاہل انسان نہیں رہنا اب مجھے تمھارے ساتھ بلکہ مجھے تم سے طلاق چاہیے

سنا تم نے مجھے تم سے طلاق چاہیے وہ بھی ابھی اور اسی وقت کیونکہ میں تمھارے جیسے گنوار کے ساتھ مزید اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی ویسے بھی اسے موقع چاہیے تھا ہاشم سے الگ ہونے کا۔۔۔

کبھی سوچنا بھی مت کہ میں تمھیں آزاد کروں گا تم اسی گھر میں ساری عمر سڑتی رہو گی

۔۔۔۔۔

وہ اس کے بال چھوڑ کر اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتا ہوا اسے کمرے سے گھسیٹ کر ساتھ والے کمرے میں لایا جبکہ حمنا مسلسل اس سے اپنا بازوں چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی ہاشم نے اسے کمرے ہر لا کر زمین پر پھینکا اور جلدی سے کمرے سے نکل

دروازے کولاک لگا کر اپنے کمرے میں آیا اور شاور لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

شفق علیشبہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر باتیں کر رہیں تھیں۔۔۔۔

عالی کیسا ٹائم گزرا تمھارا حویلی میں مزا آیا اپنے موم ڈیڈ سے مل کر تمھیں؟

ہاں بہت مزا آیا کافی دنوں بعد ملی تھی امی اور بابا سے۔۔۔۔امی اور بابا کے ساتھ میں نے ڈھیروں باتیں کیں۔۔۔۔۔

علیشبہ نے چاکلیٹ کھول کر کھاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

ایک بات بتاؤ شفی تمھارے اور بھائی کی کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا؟ پہلے تو پھر تم لوگ ایک دوسرے سے لڑ لیتے تھے اب تو بلکل اگنور کرنے لگے ہو۔۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں جیسا تم سمجھ رہی ہو مجھے بس اچھا نہیں لگتا تمہارے بھائی سے لڑنا تو بس اسی وجہ سے بات نہیں کرتی۔۔۔۔

شفق نے مسکرا کر جواب دیا مگر علیشبہ اس کے جواب سے مطمئن نہ ہو سکی۔۔۔۔لیکن پھر بھی وہ چپ ہو گئی۔۔۔

ارقم اپنی کلاس سے نکلا تو اسے دور شفق اور عالی بیٹھی ہوئیں نظر آئیں۔۔۔شفق کے

چہرے پر ہلکی ہلکی سورج کی روشنی پڑ رہی تھی جس سے اس کا چہرہ دور سے بے حد خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

ارقم نے بہت سوچنے کے بعد شفق سے معافی مانگنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کے لیے وہ شفق کے ساتھ اکیلے بات کرنا چاہتا تھا مگر عالی کے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہ تھا اپنے دوست کی آواز سن کر اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور اپنے دوست سے بات کرنے لگا۔۔۔

شفق کی نظر کچھ دور کھڑے کالے شلوار قمیض پہنے ارقم پر گئی تو ایک بھرپور نظر اس پر ڈال کر وہ اپنی نظروں کا رخ موڑنے لگی کہ اسی وقت ارقم نے دوبارہ مڑ کر شفق کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ٹکرائیں تھیں ایک کی نظروں میں شکوے تھے تو دوسرے کی نظریں معذرت خواہ تھیں۔۔۔

شفق نے اسے خود کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی نظروں کا رخ موڑا اور عالی کی بات سننے لگی جو کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔۔

ارقم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنے دوست کے ساتھ اپنی دوسری کلاس میں چلا گیا۔۔۔۔

عینی کچن میں سبزی بنا رہی تھی کیونکہ رزیہ کی اماں کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اور وہ ایک ہفتے کی چھٹیاں لے کر اپنے گاؤں چلی گئی تھی جس وجہ سے عینی ہی صبح سے سارے کام کر رہی تھی۔۔۔۔

سحر بیگم اسے کام سونپ کر اپنی دوست سے ملنے گئی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

وہ پوری توجہ سے کاونٹر کے قریب کھڑی اپنا کام کر رہی تھی جب کسی نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے پیچھے کی طرف کھینچا۔۔۔۔

عینی جو اپنے کام میں مگن تھی اس اچانک افتاد پر اس کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔

جب اس نے پیچھے دیکھا تو شاہزین اسے اپنے سینے کے ساتھ لگائے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ی۔۔۔یہ آپ کیا کر رہے ہیں کوئی آ گیا ت۔۔۔تو وہ کیا س۔۔سوچے گا۔۔۔آپ پ۔۔۔پلیز تھوڑے فاصلے پر ہو جائیں

وہ اپنے لب کاٹتی سوچ کر بولی۔۔

اس کی بات سن کر شاہزین نے اس پر اپنی گرفت اور مضبوط کی تو عینی کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمھیں کتنی بار کہو مجھے دور جانے کا مت بولا کرو نکاح کیا ہے میں نے جب میرا دل کیا میں تمھارے قریب آؤں گا سنا تم نے۔۔۔۔

وہ غصے سے غرایا۔۔۔۔

شروع سے ہی غصے میں وہ کچھ بھی کر جاتا تھا تبھی جب وہ اسے غصہ دلاتی تھی تو وہ اسے ضرور تکلیف پہنچاتا تھا

عینی اس کے غصے سے بھری آواز سن کر ہلکا ہلکا کانپنے لگی۔۔۔

س۔۔۔سوری۔۔۔۔

وہ اتنی ہلکی آواز میں منمنائی کہ اگر شاہزین اس کے قریب نہ ہوتا تو اسے کبھی سنائی نہ دیتا۔۔۔۔

مجھے غصہ مت دلایا کرو سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔

وہ اسے کانپتے ہوئے محسوس کر کے اس کی گال پر لب رکھتا بولا تو اس نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو اب یہ سب چھوڑو اور میرے لیے کچھ اچھا سا بنا دو مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔۔

عینی نے اس کی بات سن کر اپنا ہلکا سا سرخ چہرہ اٹھا کر اسے بے بسی سے دیکھا جس نے اسے اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں تم نے جو بنانا ہے وہ ایسے ہی بناؤ۔۔۔

وہ مسکرا کر اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا تو عینی بے بسی سے اپنے لب کاٹتی اس کے ساتھ لگے ہی ساری چیزیں کیبن اور فریج سے نکال کر کاؤنٹر پر ایک جگہ رکھتی اس کے لیے

ٹوسٹ اور املیٹ بنانے لگی۔۔۔۔

وہ اپنے دونوں بازوؤں سے اس کے گرد حصار بنا کر کھڑا تھا۔۔۔۔

عینی نے جلدی سے ناشتہ بنا کر پلیٹ میں رکھا اور اس کی طرف پھر دیکھا تو شاہزین اس کے گال کو چھو کر کچن میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

عینی نے اس کے سامنے ناشتے رکھا اور اس کے پاس ہی کھڑی ہو گئی تاکہ پھر نہ شاہزین کو غصہ آ جائے۔۔۔۔

شاہزین اسے پاس کھڑا دیکھ کر مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے لگا اور ناشتہ کر کے وہ عینی کے سر کو چومتا ہوا کچن سے چلا گیا تو عینی نے سکون کا سانس لیتے ہوئے برتن دھوئے اور جلدی سے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔

ہاشم صبح اٹھ کر آفس کے لیے تیار ہوا اور جاتے ہوئے میڈ سے حمنا کے کمرے کا دروازہ کھولنے سے سختی سے منع کرتے ہوئے اسے کچھ بھی کھانے پینے کے لیے نہ دینے کا کہا

اور آفس چلا گیا اس نے آفس جا کر سب سے پہلے اپنے ایک دوست کو فون کر لے کسی بھی طرح حور اور حیدر کے بارے میں اسے معلوم کرنے کا کہا۔۔۔۔

اس کے بعد وہ پورا دن اپنے کام میں مصروف ہو گیا لیکن اس کو بار بار ہادی اور حور کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔۔۔۔

شفق یونیورسٹی سے گھر آ کر تھوڑی دیر لان میں واک کرنے کے بعد تھوڑی دیر لیٹ گئی

اسے امید تھی کہ آج شاید ارقم اس سے معافی مانگ لے مگر اس کے کچھ نہ کہنے کی بجائے اگنور کرنے پر وہ من ہی من میں کلس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

وہ شام میں سب کے ساتھ ڈنر کر کے واپس اپنے کمرے میں آ کر تھوڑی دیر اپنی کوئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسائنمنٹ جو نا مکمل تھی اسے مکمل کرنے لگی

تھوڑی دیر وہ اپنا کام کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

وہ نیند میں تھی جب اسے لگا کوئی اس کے کمرے میں موجود ہے کسی نے اس کے قریب آکر اس کو ہلکا سا ہلایا اس نے اپنی تھوڑی سی آنکھیں کھول کر شاہزین کو دیکھا اور پھر سونے لگی کہ اس کے کانوں میں شاہزین موم اور ڈیڈ کی آواز گونجی۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ڈیئر شفق۔۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور سب کو حیرت اور خوشی سے دیکھا کیونکہ وہ اپنا برتھ ڈے بھول گئی تھی۔۔۔۔

شفق نے سامنے ٹیبل پر کیک پڑا دیکھا تو اٹھ کر اس کے پاس آئی اور سب کے ساتھ کیک کاٹا اس کے بعد سب سے پہلے تیمور صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا

اور سر ہر پیار دے کر اس کا گفٹ دیا اس کے بعد سحر بیگم اور پھر آخر میں شاہزین نے شفق کو گفٹ دیا۔۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر سب کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتی رہی پھر سب اپنے کمرے میں چلے گئے

۔۔۔۔۔۔

وہ بھی خوش ہوتی لیٹ گئی۔۔۔۔

صبح ناشتے کے وقت تیمور صاحب نے اسے بتایا تھا کہ رات کو اس کے برتھ ڈے کی خوشی میں اور ایک نیا پروجیکٹ ملنے کی وجہ سے ہوٹل میں پارٹی ارینج کی گئی ہے اور اس کے انتظامات وہ پہلے ہی کروا چکے ہیں۔۔۔۔۔ جانتے تھے کہ ان کا نکامہ بیٹا کسی کام کا نہیں۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر بے حد خوش تھی اسے شروع سے ہی اپنی برتھ ڈے پارٹی کو انجوائے کرنے کا بڑا مزا آتا تھا۔۔۔

شاہزین ٹی وی لاؤنج میں سحر بیگم کے پاس آکر بیٹھا تو سحر بیگم نے عینی کو تھوڑی دیر بعد آواز دے کر بلایا۔۔۔

عینی میری بات سنو باہر آکر۔۔۔۔

عینی ان کی آواز سن کر جلدی سے باہر آئی اور ان کے ساتھ بیٹھے شاہزین کو دیکھ کر اس نے اپنے لب کاٹتے ہوئے سحر بیگم سے پوچھا۔۔۔

جی میم؟؟

ہاں ادھر آؤ میرے قریب۔۔۔۔ سحر بیگم نے اسے دور کھڑے دیکھ کر اپنے پاس بلایا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ڈرتے ڈرتے ان کے پاس گئی تو سحر بیگم نے ٹیبل پر سائیڈ پر پڑے کچھ پیسے اٹھا کر عینی کی طرف بڑھائے تو وہ ناسمجھی سے سحر بیگم کی طرف دیکھنے لگی جبکہ شاہزین بھی ان کی طرف ہی متوجہ تھا

آج شفق کی سالگرہ تھی تو ہم اس کا صدقہ وغیرہ نکال کر مستحق لوگوں کو دیتے ہیں پہلے تو یہاں رزیہ ہوتی ہے اب وہ نہیں ہے تو تم رکھ لو۔۔۔۔

سحر بیگم نے اسے شاہزین کے سامنے اس کی حیثیت دکھانے کے لیے پیسے اس کو دینے کا سوچا تھا۔۔۔۔

عینی نے ان کی بات سن کر ایک شکوہ کن نظر شاہزین پر ڈال کر پیسے ان کے بڑھائے ہوئے ہاتھ سے پکڑ لیے اور واپس کچن میں چلی گئی پیسوں کو اس نے اپنی بند مٹھی میں جکڑا ہوا تھا جبکہ اس کا دل کیا ہاشم کو مار دے جا کر جس کی وجہ سے لوگ اب اسے مستحق سمجھتے ہیں یہ تو وہی جانتی تھی کہ پیسے پکڑتے ہوئے اسے کتنی تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین ابھی تک حیران تھا کہ سحر بیگم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ اسے نہیں یاد کے سحر بیگم نے کبھی صدقہ بھی دیا ہوا سے عینی کی شکوہ کن نظر یاد آئی تو وہ ناگواری سے سحر بیگم سے بولا۔۔۔۔

موم آپ کو اسے دینے کی ضرورت نہیں تھی کسی اور ضرورت مند کو دے دیتی۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو وہ ضرورت مند ہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ناگواریت سے ان کی بات سن کر ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھایا اور ایک

سگریٹ سلگاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا اور عینی کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے نکل گیا۔۔۔

شفق سفید پیروں کو چھوتی فراک پہنے تیار کھڑی خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی لائٹ

میک اپ کے ساتھ ہلکی پھلکی جیولری پہنے وہ کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ خود پر ایک تنقیدی نظر ڈالے کمرے سے نکل کر باہر چلی گئی جہاں سحر بیگم نفیس سی

نیلے رنگ کی ساڑھی پہنے اس کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔۔

شفق کو دیکھ کر سحر بیگم نے مسکرائی اور اسے اپنے ساتھ لیے باہر چلی گئی جہاں ڈرائیور

گاڑی کے ساتھ اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

شاہزین سحر بیگم کے جانے کے بعد گھر داخل ہوا اور تیزی سے اپنے کمرے میں جا کر فریش ہونے چلا گیا وہ بیس منٹ بعد تیار ہو چکا تھا وہ جلدی سے اپنے ساتھ لیا ہوا شاپنگ بیگ اٹھا کر انیکسی کی جانب چلا گیا۔۔۔

عینی نہا کر نکلی اور اپنے بال کو کنگھی کر کے وہ بیڈ پر بیٹھی جلدی سونے کی تیاری میں تھی کیونکہ سب لوگ تو چلے گئے تھے اس وجہ سے گھر میں کوئی کام نہ تھا۔۔۔

حور۔۔۔ جلدی سے دروازہ کھولو۔۔۔

شاہزین نے عینی کے کمرے کے دروازے پر زوردار دستک دی اور عینی کو پکارا تو وہ جو سونے کی تیاری میں تھی اس کی آواز سن کر اپنی جگہ سے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر وہ دروازے کی جانب گئی اور دروازہ کھولا تو شاہزین جلد سے اسے سائیڈ کرتا کمرے میں داخل ہو کر عینی سے بولا۔۔۔

مجھے وہ پیسے دو جو موم نے تمہیں دیے تھے اور کوئی فضول بکواس سننے کے موڈ میں میں بلکل بھی نہیں ہوں۔۔۔

وہ عینی کو منہ کھولتا دیکھ کر آخری بات بولا۔۔۔تو عینی اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر جلدی سے پیسے نکال کر لائی اور اسے پکڑا دیے۔۔۔۔۔

شاہزین نے وہ پیسے پکڑ کر اپنی جیب میں ڈالے اور اپنے ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ اس کی طرف بڑھایا تو عینی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

اس میں تمھارے لیے ڈریس موجود ہے میں چاہتا ہوں تم یہ ڈریس پہن کر ایک گھنٹہ تک تیار ہو جانا میں ایک گھنٹے کے بعد تمھیں لینے آؤں گا۔۔۔۔

شاہزین نے بیڈ پر بیگ رکھا اور اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر کمرے سے نکل گیا تو عینی منہ بناتے ہوئے شاپنگ بیگ کے اندر موجود ڈریس نکال کر دیکھنے لگی۔۔۔

شفق کو سحر بیگم اپنے ساتھ لیے ہی کھڑی تھیں جب شفق کو دور سے علیشبہ ہال میں

داخل ہوتے دکھائی دی

وہ سحر بیگم کو بتا کر علیشبہ کے قریب گئی جس نے کالے رنگ کی نفیس سی شورٹ فراک اور ساتھ پجامہ پہنا ہوا تھا وہ لائٹ سے میک اپ کیے بے حد حسین لگ رہی تھی اس نے دوپٹہ اپنے ایک کندھے پر پھیلا کر لیا ہوا تھا۔۔۔

علیشبہ شفق کے پاس آتے ہی اس کے گلے لگی اور اس سے دور ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

شفی تم بے حد حسین لگ رہی ہو اس فراک میں یار اگر میں لڑکا ہوتی تو ضرور تم سے شادی کرتی۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

جھوٹ کم بولو مجھے تو لگتا ہے آج پارٹی میں سب نے تمہیں ہی دیکھنا ہے۔۔۔

اس کی نظریں ہال میں داخل ہوتے ارقم پر پڑی جو سفید شلوار قمیض پہنے بے حد وجیہ لگ رہا تھا تو وہ علیشبہ سے بولی۔۔۔

عالی تمھارا بھائی ارقم شاید تمھیں ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر اس نے پیچھے دیکھا تو ارقم اسے دیکھے اس کے قریب ہی آ رہا تھا ارقم نے اس کے قریب آ کر عالی کو ایک چھوٹا گفٹ پیک پکڑایا۔۔۔۔۔

جبکہ نظروں کا رخ اپنے سامنے کھڑی پری پیکر پر تھا شفق نے اس کی نظریں خود پر محسوس کر کے پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالی یہ تم گاڑی میں ہی بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے پکڑاتا بولا تو عالی جو شفق کا گفٹ کار میں بھول گئی تھی ارقم کو شکریہ کہتے وہ گفٹ اس نے شفق کی طرف بڑھا دیا تھا۔۔۔۔

عالی میں اپنے دوستوں کے ساتھ اسی ہوٹل کے ریسٹورنٹ میں موجود ہوں جب فارغ ہو جاؤ گی تو بتا دینا میں لینے آ جاؤ گا۔۔۔۔

وہ جانے یہ بات عالی کو سنا رہا تھا یا شفق کو وہ خود نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

اوکے بھائی آپ کو بتادوں گی۔۔۔۔

وہ علیشبہ کا جواب سن کر ایک بھرپور نظر شفق پر ڈال کر چلا گیا۔۔۔۔

شفق نے ارقم کے جاتے ہی ایک گہرا سانس لیا اور علیشبہ کے ساتھ پارٹی انجوائے کرنے لگی۔۔۔

شفق نے شاہزین کے آتے ہی سب کے ساتھ کیک کاٹا اور سب کو کھلانے کے بعد وہ علیشبہ کے ساتھ باتیں کرنے لگی جبکہ سحر بیگم اپنی دوستوں کے ساتھ مصروف تھی اور شاہزین ایک گھنٹہ رک کر واپس چلا گیا تھا جبکہ تیمور صاحب بھی اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف تھے۔۔۔۔۔

شفق عالی کو بتا کر واشروم استعمال کرنے گئی مگر یہ واشروم فل ہونے کی وجہ سے وہ دوسری طرف موجود واشروم میں چلی گئی وہ شیشے میں اپنا میک اپ دیکھ کر باہر نکلی تو اسے ایک لڑکا دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ملا وہ لڑکا اسے پارٹی میں بھی دو تین بار اپنی طرف دیکھتا ہوا ملا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے نظرانداز کیے اس کے قریب سے گزر کر جانے لگی کہ اس نے شفق کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

شفق جو اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھی اچانک سے اس کے ہاتھ پکڑنے پر گھبرا گئی اور اپنے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔۔اور اپنا ہاتھ اس سے چھڑانے لگی مگر اس لڑکے نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت اور مضبوط کر لی۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بتمیزی ہے ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔

ابھی تو میں نے پکڑا ہے ابھی کیسے چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔میں کب سے انتظار کر رہا تھا کہ تم مجھے کہیں اکیلی مل جاؤ۔۔۔۔۔

وہ لڑکا شیطانی مسکراہٹ سے بولا تو شفق کو اس سے خوف محسوس ہوا

لیکن خود پر قابو پاتے ہوئے اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے انگلیاں اس کی آنکھوں میں مارنے کی ناکام کوشش کی مگر اس نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ لیا

شفق نے اب کی بار غصے سے اپنا پاؤں اٹھا کر سیدھا اسے مارا۔۔۔۔ شفق نے جو ہیل پہنی تھی وہ سیدھی اس کی ٹانگ کی ہڈی میں بجی جس کی وجہ سے اس کی گرفت ڈھیلی ہو تو شفق نے جلدی سے اپنے ہاتھ چھڑوائے اور تیزی سے دوسری جانب جانے لگی وہ جو بھاگ رہی تھی اس کا فراک پاؤں کے نیچے آگیا جس سے وہ اوندھے منہ نیچے گرنے لگی کہ کسی نے اس کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے اسے نیچے گرنے سے بچایا۔۔۔۔

شفق نے جلدی سے اس کا چہرہ دیکھا تو ارقم کو دیکھ کر وہ تھوڑا پر سکون ہوئی مگر اپنی

پوزیشن کا خیال کرتے ہوئے وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی

کیا ہوا ہے تمھیں اور یہ اتنی تیزی سے کہاں بھاگ رہی تھی اور سب سے بڑی بات تم اس حصے میں کیا کر رہی ہو پارٹی تو ہوٹل کے دوسری سائیڈ پر ہے۔۔۔۔

ارقم نے اسے گھبرایا ہوا دیکھ کر پوچھا

و۔۔وہ میں اس طرف واشروم میں آئی تھی و۔۔۔وہ وہاں ایک لڑکے نے زبردستی میرا ہاتھ پکڑا تو میں اسے اپنا ہاتھ چھڑوا کر اس طرف بھاگ آئی۔۔۔

اس نے ارقم کو ساری بات سچ سچ بتا دی تو ارقم نے غصہ سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اس سے پوچھا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ لڑکا آؤ میرے ساتھ مجھے بتاؤ۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑے اس طرف لے جانے لگا تو اس نے فوراً ارقم کو روک کر بولا۔۔۔

ن۔۔نہیں میں اپنا تماشہ نہیں بنانا چاہتی آپ مجھے دوسری طرف چھوڑ آئیں مجھے بس

واپس پارٹی میں جانا ہے۔۔۔۔۔

ارقم نے اپنے غصے پر قابو کیا اور اسے دوسری طرف ہال میں لے جانے لگا وہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔وہ اس دن مجھے تمہیں وہ بات نہیں کہنی چاہیے تھی مگر میری بات کا وہ مطلب نہیں تھا جو تم سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولا مگر شفق کے نا سمجھ والے تاثرات دیکھ کر اس نے وضاحت کی تو شفق نے بس اپنا سر ہلانے پر اکتفا کیا فلحال اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ ارقم نے اس سے معافی مانگ لی۔۔۔۔

ہاشم تیمور صاحب کے ساتھ کھڑا بات کر رہا تھا وہ دراصل پارٹی میں لیٹ ہو گیا تھا اور ابھی پہنچا تھا مگر وہ دیر سے آنے کی معزرت وہ تیمور صاحب سے کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ ام سے بات کر رہا تھا جب اس کی نظریں ایک کونے میں اکیلی کھڑی لڑکی پر پڑی اس

نے اس پر ایک نظر ڈال کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ ہی تھا کہ شناسائی کی رمق کی وجہ
سے اس نے دوبارہ اس سمت دیکھا۔۔۔۔۔

کالے نفیس سے فراک میں کھڑی علیشبہ کو پہچاننے میں اسے ایک منٹ لگا تھا وہ پہلے
سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی یا شاید کبھی وہ اتنا تیار نہ ہوئی تھی یا شاید اس نے کبھی
اسے غور سے نہ دیکھا تھا

تیمور صاحب اس سے اکسکیوز کر کے کسی اور سے ملنے گئے تو اس نے ایک تفصیلی نظر
پھر علیشبہ پر ڈالی جو اس کا ایک بار دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

علیشبہ جو شفق کے جانے کے بعد اکیلی کھڑی تھی خود پر مسلسل کسی کی نظریں محسوس
کر کے اس نے اپنی نظریں اٹھا کر ارد گرد دیکھا تو اس کی نظریں خود کو گھورتے ہوئے
ہاشم سے ٹکرائیں جو بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس اس کی دھڑکن کو روک گیا۔۔۔۔

ہاشم نے علیشبہ کو اپنی جانب دیکھتے ہوئے بھی اس سے اپنی نظریں نہ ہٹائیں
تھیں۔۔۔۔۔۔

علیشبہ نے اس پر ایک شکوہ کن نظر ڈال کر اپنی نظروں کا رخ بدلا وہ کیسے بھول گئی تھی یہ شخص تو پہلے ہی کسی اور کا ہو گیا تھا اب وہ اس کا کچھ نہیں لگتا تھا وہ ستمگر اس کا کبھی اس کا محبوب ہوا کرتا تھا جسے دیکھنے کے لیے وہ دن گنتی تھی اس کے حویلی آنی کی دعائیں کرتیں تھی۔۔۔

مگر اب وہ بس اس کی محبت اپنے دل سے ختم ہو جانے کی دعا کرتی تھی۔۔۔۔۔

ہاشم نے اس کی ایک آخری نظر میں ہزاروں شکوے محسوس کر کے اپنے لب بھینچے اور اس پر ایک آخری نظر ڈال کر اپنے قریب کھڑے لوگوں سے بات کرنے لگا۔۔۔۔۔

شاہزین پارٹی اٹینڈ کر کے ایک گھنٹے بعد ہی تیمور صاحب سے ضروری کام کا کہہ کر گھر واپس چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی باہر کھڑی کر کے انیکسی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اس نے دروازہ ہلکا سا بجا کر عینی کو پکارا تو اس کی آواز سن کر اس نے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولا تو شاہزین کا منہ اسے تیار دیکھ کر کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ بے حد حسین لگ رہی تھی نیلے رنگ کے پاؤں کو چھوتی فراک پہن کر وہ کھلے بالوں اور ہلکے سے میک اپ میں اس کے لیے سراپا امتحان بنی کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

و۔۔۔وہ بس بال باندھنے رہ گئے پ۔۔۔۔پھر میں بس تیار ہوں۔۔۔۔۔۔

نہیں کھلے ہی رہنے دو بال اور آ جاؤ چلے لیکن ساتھ اپنی ایک شال لے لو ہمارے پاس صرف دو گھنٹے ہیں اس کے بعد ہم نے واپس بھی آنا ہے۔۔۔

وہ بمشکل اس کے خوبصورت سراپے سے نظریں چرا کر اس کا سر چومتا بولا تو عینی چادر لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ عینی کو اپنے ساتھ لیے گاڑی تک آیا اور اس کو اندر بیٹھاتے ہوئے دوسری طرف کا دروازہ کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر کے وہ اسے اپنی

منزل کی جانب لے جانے لگا۔۔۔۔

اس کا نازک سا دل پکڑے جانے کے ڈر سے ہولے ہولے کانپ رہا تھا لیکن اس سے بھی زیادہ ڈرا سے اپنے ساتھ بیٹھے شاہزین کے غصے سے لگتا تھا اگر وہ اس کے ساتھ آنے سے منع کر دیتی وہ خاموشی سے اپنی گود میں رکھے ہاتھوں سے کھیلنے لگی۔۔۔۔

ہم ک۔۔۔ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

کانپتی آواز میں پوچھا گیا۔۔۔۔

تمہیں جلد ہی پتا چل جائے گا

شاہزین نے اسے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ اپنا رخ سامنے کی جانب کیا۔۔۔۔

اس کے جواب کے بعد عینی نے اپنا منہ بند ہی رکھا تھا۔۔۔۔

شاہزین نے گاڑی ایک جگہ روکتے ہوئے اسے اپنا ہاتھ دے کر باہر نکالا۔۔۔۔

عینی نے اپنے سامنے ایک ریسٹورنٹ دیکھا تو اس کی سمجھ میں کچھ کچھ آنے لگا۔۔۔۔۔

مگر اندر داخل ہوتے ہی اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی اسے لگا تھا یہ ایک عام ساڈنر ہو گا مگر۔۔۔

سارے ریسٹورنٹ کو سجایا گیا تھا اور ہلکی لائٹنگ کی گئی تھی جبکہ پورا ریسٹورنٹ خالی تھا

اس کی نظر ریسٹورنٹ کے درمیان میں موجود ٹیبل پر گئی اس پر چھوٹی چھوٹی کینڈلز اور پھول کو رکھے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے شاہزین کو دیکھا جو اسے مسکراتے دیکھ خود بھی مسکرا رہا تھا وہ عینی کی مسکراہٹ دیکھ کر جان گیا تھا کہ اسے یہ سب بہت اچھا لگا ہے۔۔۔۔

شاہزین اس کا ہاتھ پکڑے اسے آہستہ آہستہ ٹیبل کی جانب لے جانے لگا ٹیبل کے قریب جا کر عینی کو ٹیبل پر چھوٹا سا کیک پڑا دکھا وہ قریب گئی تو اس پر سوری لکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہی تھی جب شاہزین اس کے کان کے قریب جھک کر آہستہ سے بولا۔۔۔۔

سوری ہر اس اذیت کے لیے جو تمھیں میری طرف سے ملی ہو لیکن اب میں تمھارے ہر لمحے کو حسین بنانا چاہتا ہوں تمھیں زندگی کے خوبصورت رنگ دکھانا چاہتا ہوں لیکن کچھ وقت درکار ہے امید ہے تم بس تھوڑی دیر اور صبر کر لو گی۔۔۔۔۔

اس نے ہلکا سا اس کی کان کی لو کو چوما اور پیچھے ہو کر عینی کا چہرہ دیکھا جو مسکرا رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین کی بات سن کر اسے امید تھی شاید اس کی آنے والی زندگی اب سکون سے گزرے مگر جیسی امید کی جائے ضروری تو نہیں ویسا ہو جائے۔۔۔۔

شاہزین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کیک کاٹ کر تھوڑا سا اس کے منہ میں ڈالا اور اپنا منہ کھولا تاکہ عینی اس کے منہ میں کیک ڈال سکے مگر وہ تو چمچ سے کیک اپنے منہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنا منہ بند کر کے اس کو بٹھانے کے لیے چیئر کھینچنے لگا کہ عینی نے کیک کا چھوٹا ساٹکرا اس کی جانب بڑھایا جو اس نے فوراً ہی منہ کھول کر کھالیا عینی کو بٹھانے کے بعد وہ خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

شاہزین اور عینی نے کھانا آرڈر کیا خوشگوار ماحول میں باتیں کرتے ہوئے کھایا۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد شاہزین نے ٹائم دیکھا تو گیارہ بج رہے تھے اس نے عینی کو اپنے ساتھ لیا اور گھر چلا گیا کیونکہ وہ جانتا تھا تھوڑی دیر بعد سب نے واپس گھر آجانا ہے اور وہ ابھی کسی کو کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے گاڑی گھر میں روکی تو شاہزین نے عینی کے گال پر بوسہ دیا تو وہ جلدی سے گاڑی سے نکل کر تیز تیز اپنے کمرے کی جانب چل دی

وہ اپنے کپڑے چینج کرنے گئی جبکہ سوچوں کا مرکز شاہزین تھا اسے اپنی کہانی بلکل

سنڈریلا جیسی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

شفق واپس پارٹی میں آئی تو ارقم بھی اس کے پیچھے ہال میں آگیا تا کہ علیشبہ سے واپس جانے کا پوچھ لے۔۔۔۔۔

اسے علیشبہ ایک کونے میں کھڑی نظر آئی تو وہ شفق کے پیچھے اس طرف چل دیا اس کے چہرے سے ہاشم کو وہ کچھ پریشان لگی تو وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا شفق سے پہلے علیشبہ کے پاس پہنچا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟ عالی پریشان لگ رہی ہو؟ کیا کسی نے کچھ کہا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمھاری ؟

اسے یہاں دیکھ وہ تھوڑا گھبرا گئی حالانکہ اس نے تو کچھ غلط نہ کیا تھا لیکن وہ اسے ہاشم کو دیکھنے سے پہلے یہاں سے لے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

جی بھائی تھوڑی طبیعت نہیں ٹھیک میری سر میں درد ہو رہا ہے گھر جانا چاہتی ہوں آپ کو ہی میسج کرنے والی تھی بس شفق کا انتظار کر رہی تھی کہ اسے ایک بار بتا دوں پھر چلتے

ہیں۔۔۔۔

تم بتادو پھر چلتے ہیں گھر جا کر میڈ سن لینا اور سو جانا پھر صبح تک ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔۔

شفق کے قریب پہنچنے پر اس نے شفق کو اپنے جانے کا بتایا جبکہ نظریں ارقم پر تھیں کہ وہ کہیں ہاشم کو نہ دیکھ لے شفق سے مل کر وہ ارقم کو اپنے ساتھ لیے باہر کی جانب چل دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر ارقم کے اچانک رک جانے پر وہ بھی رک گئی اور اس کی جانب دیکھا جو اپنے دائیں طرف موجود ہاشم کو دیکھ رہا تھا ارقم کی اچانک ہی نظر ہاشم پر پڑی تھی۔۔۔۔

ہاشم کو دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا اس نے اپنے لُب غصے سے بھینچ لیے۔۔۔۔

کیا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے علیشبہ؟؟؟ اور یہ یہاں موجود تھا تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ورنہ میں تمھیں ایک پل کے لیے بھی اس پارٹی میں رکنے نہ دیتا۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں غرایا تو علیشبہ کانپتی آواز میں بولی۔۔۔۔

بھائی پ۔۔پلیز چلے یہاں سے اور اس نے مجھے کچھ نہیں کہا میں بس یہاں سے جانا چاہتی ہوں ابھی اور اسی وقت۔۔۔میری ذات کا تماشہ بھرے مجمعے میں مت بنائے گا بھائی۔۔۔

وہ آخر میں رندھی ہوئی آواز میں بولی تو اس نے اپنی آنکھیں ایک پل کو بند کر کے خود پر ضبط کیا اور اسے اپنے ساتھ لیے تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

ہاشم نے بھی ارقم کو دیکھ لیا تھا مگر ظاہر نہ کیا وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے ارقم کی طرف دیکھ بھی لیا تو وہ اسے بھرے مجمعے میں اس سے لڑنے پر گریز نہ کرے گا۔۔۔۔

وہ بھی پارٹی اٹینڈ کر کے گھر واپس آیا تو اسے اس گھر سے نا جانے کیوں وحشت سی محسوس ہوئی اس نے اپنے دوست سے عینی اور ہادی کو ڈھونڈنے کا بول تو دیا تھا مگر پھر بھی اسے بار بار عینی اور ہادی کی آوازیں اس گھر میں سنائی دیتی تھیں۔۔۔۔۔

وہ اپنا سر جھٹک کر کمرے میں گیا اور فریش ہو کر سونے کے لیے لیٹ گیا وہ صبح اٹھا اور بھاری دل کے ساتھ شاور لے کر آفس کے لیے تیار ہو کر نیچے آیا تو میڈ نے اسے ناشتہ لگا کر دیا۔۔۔۔۔۔

سر یہ پارسل کل آپ کے لیے آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک پارسل اس کے آگے بڑھایا جو ناشتہ کر کے بس جانے ہی والا تھا۔۔۔۔

اس نے پارسل پکڑ کر دیکھا تو بھیجنے والے کا نام نہیں لکھا تھا بس دو انگریزی حروف اے اور زی لکھے ہوئے تھے۔۔۔

اس نے پارسل کھولا تو اس میں سے کچھ تصویریں نکلیں اور ایک لفافہ نکلا پہلے اس نے تصویروں کو دیکھا تو غصہ کی زیادتی سے اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا

وہ تصویریں حمنا کی شاہزیب کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں لی گئیں تھیں وہ مختلف تصویریں تھیں جن میں کبھی حمنا نے شاہزیب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو کبھی شاہزیب اس کا ہاتھ چوم رہا تھا۔۔۔۔

اسنے غصے سے تصویریں رکھتے لفافہ کھولا تو اس میں سے کوئی رپورٹ نکلی رپورٹ پر

حمنا کا نام لکھا ہوا تھا

اس نے جلدی سے رپورٹ کھولی تو اسے پڑھ کر اسے لگا کہ وہ آج حمنا کو جان سے مار دے گا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اپنی کرسی سے اٹھا تو اس کے زور سے اٹھنے پر کرسی زمین پر جا گری۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا حمنا کے کمرے کے قریب گیا اور باہر پڑے ٹیبل سے چابی اٹھا کر اس نے دروازہ دھاڑ سے کھولا اور اندر داخل ہوا تو اسے حمنا بیڈ پر سوئی ہوئی ملی

وہ اس کے قریب گیا اور اسے دونوں بازؤں سے جھنجوڑ کر اٹھایا جبکہ تصویریں اور رپورٹ اس کے ہاتھ میں ہی موجود تھیں۔۔۔۔۔

حمنا ہاشم کے جھنجھوڑنے پر ہڑ بڑا کر اٹھی تو ہاشم کا سرخ چہرہ اور آنکھوں کو دیکھ کر اسے بے ساختہ ہاشم سے خوف محسوس ہوا۔۔۔۔۔

تم اتنی گھٹیا عورت ہو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے بچے کو اس دنیا میں آنے سے پہلے ختم کرنے کی کس سے پوچھ کر تم نے ابورشن کروایا اور تم نے میرے بچے کے قتل کا الزام اس معصوم عینی پر لگایا میں کیسے نہ سمجھ سکا تم تو ایک

سپولن ہو جو اپنے بچے کو بھی نگل گئی۔۔۔

وہ اس کے منہ پر رپورٹ پھنکتے ہوئے بولا

ہاں میں نے اس پر الزام لگایا اس لیے کیونکہ مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے تھا سنا تم نے میں فلحال اس ذمے داری کے لیے تیار نہیں تھی میں جانتی تھی کہ تمہیں جب پتا چلے گا تو تم مجھے کبھی بھی ابورشن نہیں کروانے دو گے اس لیے میں نے یہ سب کیا۔۔۔۔

ہاشم نے اس کے گھٹیا باتیں سن کر اس کا منہ تھپڑوں سے لال کر دیا تھا

تم جتنی غلاظت سے بھری ہو مجھے سب پتا چل گیا ہے اب میں ایک پل بھی تم جیسی عورت کے ساتھ نہیں گزار سکتا تمہیں مجھ سے طلاق چاہیے تھی نہ تو لو ابھی میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔

میں ہاشم درویدا اپنے پورے ہوش و حواس میں حمنا کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

حمنا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی اس کے طلاق دینے پر وہ بلکل بھی دکھی نہ ہوئی

کیونکہ وہ بھی تو یہی چاہتی تھی۔۔۔

ہاشم نے طلاق دینے کے بعد اسے بازو سے پکڑا اور کمرے سے باہر دھکا دیتے ہوئے بولا۔۔۔

دس منٹ کے اندر اپنا گندا وجود میرے گھر سے باہر لے جاؤ۔۔۔۔

حمنا اس کی بات سن کر جلدی سے اپنے کمرے میں گئی اور اپنے کپڑے بدل کر اپنے سوٹ کیس میں اپنی چیزیں رکھیں اور اس کے گھر سے چلی گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا کے جانے کے بعد وہ فرش پر گھٹنوں کے بال بیٹھا اپنے بالوں کو ہاتھوں میں لیے اپنا غصے کم کرنے لگا جبکہ عینی اور ہادی کے بارے میں سوچ کر اور اپنے بچے کے بارے میں سوچ کر بہت ضبط کرنے کے باوجود بھی ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر زمین پر گرا۔۔۔۔۔

وہ ضبط کی انتہا پر تھا محبت جس عورت سے اسے کبھی تھی وہ سانپ کی طرح ڈس کر جا

چکی تھی اپنے بہن بھائی کو اس نے خود اپنے سے دور کر دیا تھا علیشبہ کا وہ مجرم تھا حویلی میں کوئی اس کی شکل دیکھنا پر تو کیا اس سے بات کرنے پر بھی راضی نہ تھا۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا تھا جب اسے عینی اور ہادی کے ساتھ کی گئی زیادتی یاد آئی۔۔۔۔

ماضی :

حمنہ شروع سے ہی عینی اور ہادی سے بات چیت کم ہی کرتی تھی اسے عینی تو بلکل بھی پسند نہ تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اس کی ناپسندیدگی دیکھتے ہوئے خود بھی حمنا سے دور ہی رہتی تھی اور ہادی کو بھی دور ہی رکھتی تھی ان کی صرف ڈنر پر کبھی کبھار ہاشم سے بات ہوتی تھی وہ بھی زیادہ تر حمنا کے ساتھ یا تو پارٹی میں گیا ہوتا یا پھر کسی ہوٹل میں۔۔۔۔۔

حمنا کو ایک سال ہو گیا تھا ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے مگر پھر بھی عینی یا ہادی کو بلانا

پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

ایک دن اس کی طبیعت خراب ہونے پر اس نے اپنا چیک اپ کروایا تو اسے اپنی پریگنسی کا معلوم ہوا۔۔۔۔۔

وہ ابھی فلحال کوئی بچہ نہیں چاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ ہاشم کبھی بھی اسے ابورشن نہیں کروانے دے گا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے عینی اور ہادی سے پیچھا چھڑانے کے ساتھ ساتھ خود کو مظلوم ظاہر کرنے کے لیے ایک پلین بنایا اور اس پر عمل کرنے کے لیے اس نے پہلے ہی ڈاکٹر کو پیسے کا لالچ دے کر ابورشن کروالیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتوار کا دن تھا جب ہاشم اپنے کمرے میں شاور لے رہا تھا اس نے ہاشم کو واشروم سے باہر نکلتے دیکھا تو جلدی سے ٹی وی لاؤنج میں صوفے کے قریب گئی جہاں عینی ہادی کے

ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب گئی اور ایسے گری کے ہاشم جو اس طرف آرہا تھا اسے لگا عینی نے اپنا پاؤں آگے کر کے حمنا کو جان بوجھ کر گرانے کی کوشش کی ہے وہ حمنا کے نیچے گرتے اور اس کی چیخ سن کر جلدی سے اس کے پاس گیا۔۔۔۔

جبکہ عینی اسے گرتے دیکھ پریشانی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔

آہ۔۔۔ہاشم مجھے بہت درد ہو رہی پیٹ میں پلیز ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔۔۔۔۔۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے نکلی آنسو بہاتے بولی تو ہاشم جلدی سے اسے اٹھا کر باہر کی جانب بھاگا اور ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہا۔۔۔۔۔

ڈرائیور اسے ایک قریبی پرائیویٹ ہوسپٹل لے آیا جہاں پہلی ہی ایک ڈاکٹر موجود تھی جس نے پہلے ہی اس کا ابورشن کیا تھا۔۔۔۔

اس نے ہاشم کو بتایا کہ حمنا ون ویک پریگیننٹ تھی مگر پیٹ کے بل نیچے گرنے سے بچہ

بچ نہ سکا۔۔۔۔۔۔

وہ تو یہ سن کر ہی صدمہ میں چلا گیا۔۔۔۔

یہ سب تمھاری بہن کی وجہ سے ہوا ہے پتا نہیں اس کی کیا دشمنی تھی جو اس نے مجھے نیچے گرایا جب سے میری شادی ہوئی ہے وہ تو مجھے سیدھے منہ بلاتی بھی نہ تھی اور اب تو اس نے میرے بچے کو بھی مار دیا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاشم اگر تم چاہتے ہو کہ میں واپس گھر جاؤں تو تمہیں انھیں گھر سے نکالنا ہو گا میں بلکل بھی ایسی جگہ پر نہیں رہ سکتی جہاں میری جان کو خطرہ ہو ابھی تو اس نے تمھاری موجودگی میں میرا یہ حال کیا تم خود سوچو اگر تم موجود نہ ہوئے کبھی وہ تو مجھے مار ہی دے گی۔۔۔۔۔

حمنا نے ہاشم کے سامنے بڑا واویلا مچایا۔۔۔۔۔

اور تمھاری بہن بھائی بس شکل سے ہی معصوم لگتے ہیں پہلے بھی ایک دو بار عینی نے مجھ سے بد تمیزی کی تھی مگر میں تم لوگوں میں لڑائی نہیں کروانا چاہتی تھی اسی وجہ سے

نہیں بتایا مگر اب میں خاموش نہیں رہو گی تمھیں ان دونوں کا یا پھر مجھے چننا پڑے گا۔۔۔۔۔

ہاشم جو پہلے ہی غمگیں تھا اس کی بات سن کر اسے شدید غصہ آیا اور وہ حمنا کو ان دونوں کو گھر سے نکالنے کا بول کر واپس گھر لے گیا جہاں ہادی اور عینی پریشان بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

وہ ہادی کے ساتھ پریشان سی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب ہاشم آندھی طوفان بنے حمنا کو ساتھ لے کر گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔

انھیں آتا دیکھ عینی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تو ہاشم نے حمنا کو صوفے پر سائیڈ پر بیٹھایا اور غصے سے عینی کے پاس گیا جبکہ ہاشم کو غصے میں دیکھ کر ہادی بھی کھڑا ہو کر ڈر کر تھوڑا عینی کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔۔۔

تم اپنا سامان باندھو اور نکلو یہاں سے فورا۔۔۔۔۔

ی۔۔یہ کیا کہہ رہے بھائی میں نے کیا کیا ہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے میرے بچے کو مار دیا اور تم پوچھ رہی ہو کہ تم نے کیا کیا؟؟ تمھارے اس معصوم چہرے کے پیچھے چھپا مکار چہرہ میری نظروں کے سامنے آگیا ہے۔۔۔۔۔

بھائی میں نے کچھ نہیں کیا آپ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں میں کیوں آپ کے بچے کو ماروں گی؟؟

وہ ناسمجھی سے بولی۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی اور فورا میرے گھر سے نکلو مجھے تمھارا کوئی جھوٹ نہیں سننا۔۔۔۔

بھیا آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔۔۔ عینی اپی سچ بول رہی ہیں۔۔۔

ہادی عینی کے پیچھے سے نکل کر بولا

چٹاخ۔۔۔۔۔

تم بھی اس کے جیسے ہو اس کو بھی لو اور یہاں سے دفعہ ہو جاؤں۔۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کے تھپڑ مارنے کی آپ نے کہہ دیا ہے تو ہم جا رہے ہیں لیکن یاد رکھیے گا روزِ محشر آپ اس سب کے جواب دہ ہوں گے۔۔۔۔۔

اور سچ اور جھوٹ کیا ہے جلد ہی آپ کو پتا چل جائے گا مگر یاد رکھیے گا بھائی آپ کے پاس دولت شہرت سب کچھ ہو گا لیکن سکون آپ کو کبھی بھی میسر نہ ہو گا۔۔۔۔

عینی اپنے کمرے میں گئی اور سب سے پہلے اس نے ایک ڈائری میں لکھا ارقم کا نمبر ڈھونڈا اور اسے کال ملانے لگی جب چار بار مسلسل فون کرنے کے بعد ارقم نے کال اٹھائی تو عینی کی آواز سن کر اس کی بات سننے سے پہلے ہی کال کاٹ دی۔۔۔۔

عینی نے پریشانی سے جلدی سے اپنے پاس موجود پیسے نکالے جو ہاشم نے اسے اور ہادی کو نئے کپڑے لینے کے لیے دیے تھا مگر وہ لینی نہ جا سکی تھی اس نے وہ پیسے اپنے بیگ میں ڈال کر اپنے کچھ جوڑے بیگ میں رکھے اور ساتھ ہی ہادی کا بھی چھوٹا سا بیگ پکڑ کر اس میں اس کے کپڑے رکھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گھر سے ہادی کے ساتھ نکلی تو اسے نہیں پتا تھا کہ وہ اب کہاں جائے گی چلتے چلتے تو اب وہ دونوں تھک گئے تھے اور وہ لوگ گھر سے بھی کافی دور آچکے تھے۔۔۔۔۔

عینی کو لگا تھا شاید ہاشم اسے روک لے مگر نہیں وہ تو بے حس بنا اپنی بیوی کے پہلو میں بیٹھا ان دونوں کو جاتے دیکھ کر بھی خاموش ہی رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک پارک میں تھوڑی دیر رکے تھے وہاں پر ہی انھیں اماں جنت ملی جو انھیں اپنے ساتھ لے گئی اور عینی سے پوچھ کر ساتھ والا گھر کرائے پر دلوا دیا۔۔۔۔

حال:

وہ خود کو سنبھالتا ہوا اٹھا اور اپنے آفس چلا گیا اور خود کو آفس کے کام میں مصروف کرنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگا

وہ خوشی سے کھڑی اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑی علیشبہ کا انتظار کر رہی تھی جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی دراصل وہ ایک نظر ارقم کو بھی دیکھنا چاہتی تھی ورنہ اس کا انتظار وہ کلاس کے باہر ہو کر بھی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

جب تھوڑی دیر تک علیشبہ نہ آئی تو وہ اس کا انتظار کر کے تھکتی اپنا لیکچر لینے چلی گئی مگر علیشبہ نہ آئی اسے پتا چل گیا تھا کہ آج علیشبہ یونیورسٹی نہیں آئی ورنہ اب تک اس نے کلاس میں موجود ہونا تھا۔۔۔

وہ منہ بسورتے ہوئے کلاس لے کر اٹھی اور کینٹن میں چلی گئی اس نے صبح ناشتہ صحیح سے نہیں کیا تھا جس وجہ سے اب اسے بھوک لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ کینٹین سے برگر اور چپس لے کر آئی اور ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے لگی۔۔۔۔

اپنے سامنے چیئر پر کسی کو بیٹھتے دیکھ وہ جو بڑے مزے سے منہ نیچے کیے جلدی جلدی کھا رہی تھی اس نے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے شخص کا چہرہ دیکھا تو ارقم کو دیکھ کر اس نے جلدی سے اپنے منہ میں موجود نوالہ نگلا اور تھوڑا سا پانی پی کر تہذیب سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر شفق نے خود ہی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

علیشبہ کیوں نہیں آئی آج میں کافی دیر ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑی اس کا انتظار کرتی

رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے وہ آج آنہ سکی۔۔۔ویسے تم مجھ سے پوچھ لیتی ایک بار تو تمہیں میں بتادیتا۔۔۔۔۔۔۔

میرے پاس آپ کا نمبر نہیں ہے اور ڈیپارٹمنٹ آپ کا دوسری طرف ہے اگر آپ کے ڈیپارٹمنٹ جاکر پوچھتی تو بھی اتنا ہی وقت لگنا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔تم ایسا کرو میرا نمبر سیو کر لو اور مجھے اپنا نمبر دے دو اس طرح تم کبھی بھی مجھ سے رابطہ کر سکو گی۔۔

وہ خوشگوار لہجے میں بولا تو شفق نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے اسے اپنا نمبر دے ہی دیا اور اس کا بھی اپنے موبائل میں سیو کر لیا۔۔۔۔۔

تم پارٹی میں تھکی نہیں تھی جو آج بھی یونیورسٹی آگئی ہو۔۔۔۔۔

وہ مزے سے اس کی پلیٹ سے چیپس اٹھا کر کھاتا ہوا بولا

نہیں تھک تو گئی تھی میں لیکن عالی کی وجہ سے آگئی میں نے سوچا اگر میں نہیں گئی تو وہ اکیلی پورا دن بور ہو گی۔۔۔۔

وہ اسے اپنی چیپس کھاتے دیکھ بولی اور خود بھی کھانے لگی۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔ لگتا ہے کچھ زیادہ ہی عالی کی فکر ہے تمھیں مجھے تمھاری بات بہت پسند آئی۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا چیپس کھا کر بولا اسے واقعی اس کی بات پسند آئی تھی۔۔۔

کیا آپ کے آج کوئی دوست نہیں آیا جو آپ اکیلے یہاں بیٹھے ہیں؟؟

کیا میرے یہاں بیٹھنے سے تمھیں کوئی اعتراض ہے ؟؟ اگر تمہیں برا لگ رہا ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا تو شفق جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا میں تو۔۔۔ ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔

وہ لیکچر لے رہے ہیں میرا دل نہیں کر رہا تھا آج لیکچر لینے کو تو اس وجہ سے میں یہاں موجود ہوں۔۔۔۔ لیکن اب لیکچر ختم ہو گیا ہو گا تو میں چلتا ہوں اور اسی اوٹ پٹانگ چیزیں کم کھایا کرو ورنہ شادی تک تم نے موٹی ہو جانا ہے۔۔۔۔

وہ اس کی ساری چیپس کھا کر اس سے بولا اور آخری بات معنی خیزی میں کرتا اپنی جگہ سے اٹھا اور چلا گیا۔۔۔۔۔

موٹا کہیں کا ساری چیپس خود کھا گیا ہے اور بول مجھے رہا تھا۔۔۔۔

میں کہیں سے بھی موٹا نہیں ہوں۔۔۔۔اور تم موٹی نہ ہو جاؤ اسی وجہ سے میں نے چیپس کھا لی۔۔۔۔ایک تو آج کل کے لوگ بہت احسان فراموش ہو گئے ہیں۔۔۔۔

شفق جو اس کے جانے کے بعد خود سے بول رہی تھی تو ارقم جو ابھی اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا فورا بول اٹھا تو شفق نے اپنی آنکھوں کو پھیلا کر پیچھے دیکھا جو اسے احسان فراموش کہہ کر جا چکا تھا۔۔۔۔وہ بھی منہ بسورتی اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنی کلاس میں چلی گئی۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

سحر بیگم اس وقت سو رہی تھیں اور اپنی کل کی تھکن اتار رہی تھیں جبکہ عینی اپنے معمول کے مطابق کام کر رہی تھی۔۔۔۔

شاہزین نیند سے بیدار ہوا اور رات کے بارے میں سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور مسکراتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو ہال میں کوئی موجود نہ تھا وہ آرام سے سحر بیگم کے کمرے میں گیا اور آہستہ سے دروازہ کھول کر دیکھا تو سحر بیگم کو سوتے پا کر وہ بنا آواز پیدا کیے دروازہ بند کر کے کچن کی طرف گیا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ عینی زیادہ تر کچن میں ہی پائی جاتی اور آج کل رزیہ بھی یہاں نہیں ہے جس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھا کر عینی کو تنگ کرنے کچن میں چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ معمول کے مطابق دوپہر کے کھانے کا انتظام کر رہی تھی۔۔۔۔

اسے پورا دن کام کرتا دیکھ اسے بہت برا لگتا تھا وہ جلد ہی اپنے نکاح کے بارے میں تیمور صاحب کو بتانا چاہتا تھا مگر وہ جب بھی ان سے بات کرنے جاتا تو وہ اسے دوسری باتوں

اور بزنس جوائن نہ کرنے کا طعنہ دینے لگتے تو وہ بات کیے بغیر ہی آ جاتا۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب گیا اور پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا تو عینی اچانک ڈر گئی مگر پیچھے مڑ کر شاہزین کو دیکھ کر جہاں وہ پر سکون ہونے لگی تھی وہی سحر بیگم کا سوچ کر اس کے پسینے چھوٹنے لگے تھے

پ۔۔پلیز سحر میم آ جائیں گی شاہ۔۔۔۔

کس نام سے تم نے ابھی مجھے پکارا؟؟ زرا دو بارا پکارنا۔۔۔

وہ اس کے منہ سے اپنے لیے شاہ سن کر اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا جبکہ دوسری بات تو سرے سے ہی نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔۔

و۔۔۔وہ غ۔۔ غلطی سے نکل گ۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔ صرف جو کہا ہے وہ کرو مجھے دوبارہ اسی نام سے پکارو۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھے بولا تو اس کا لمس اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کے ہلکا سا کپکپانے لگی۔۔۔۔اور اپنی دھیمی میٹھی آواز میں اسے پکارا۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہ۔۔۔

شاہزین کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی اس کے منہ سے اپنا نام سن کر۔۔۔اس نے بے ساختہ اس کا رخ اپنی جانب موڑا اور اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟

وہ ابھی عینی کو اپنے حصار میں لیے اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھے کھڑا تھا جب سحر بیگم کی غصے سے بھری آواز دونوں کو سنی تو شاہزین فوراً عینی کو چھوڑ کر پیچھے ہوا اور سحر بیگم کو دیکھا جن کا چہرہ غصے سے سرخ تھا جبکہ عینی تو سحر بیگم کو دیکھ کر خوف سے کانپنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔

تم لڑکی تمھیں زرا شرم نہ آئی میرے بیٹے کو پھنساتے ہوئے اور ہماری پیٹ پیچھے یہ سب کرتی ہو اپنی اوقات بھول گئی تم اور تم شاہزین نکلو یہاں سے اس کو تو آج میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔۔

وہ شاہزین کو نظر انداز کر کے عینی کی طرف بولتے ہوئے بڑھیں اور آخر میں شاہزین کو جانے کا بول کر عینی کو تھپڑ مارنے لگی تو شاہزین نے فورا آگے بڑھ کر سحر بیگم کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

اس کی اوقات کیا ہے یہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔آپ جاننا چاہتی ہیں اس کی حیثیت کیا ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں بیوی ہے یہ میری نکاح کیا ہے میں نے اس اور میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ آپ اس کے کردار پر الزام لگا کر اس پر ہاتھ اٹھائیں۔۔

اس کی باتیں سن کر سحر بیگم کے کانوں سے غصے سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔۔

بکواس کر رہے ہو تم میں کبھی بھی اس کو اپنی بہو نہیں مانو گی بلکہ یہ ابھی اس گھر سے جائے گی۔۔۔اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔

آپ مانے یا نہ مانیں وہ بیوی ہے میری اور وہ کہیں نہیں جائے گی اور تم حور کمرے میں جاؤ میرے ابھی۔۔۔۔

وہ سحر بیگم سے بول کر عینی کو کانپتے دیکھ اسے فورا کمرے میں بھیجا۔۔۔

میں ابھی تیمور کو فون کرتی ہوں وہ آکر تمھاری عقل ٹھکانے لگاتے ہیں اور اسے بھی نکالتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔

وہ غصے سے تن فن کرتی تیمور صاحب کو فون کرنے چلی گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیمور صاحب جو میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے سحر بیگم کی کال آتے دیکھ پہلے تو انہوں نے اگنور کرنے کا سوچا پھر کچھ ضروری کام نہ ہو اس وجہ سے ایکسکیوز کر کے باہر آکر انھوں نے کال اٹھائی تو دوسری جانب سے سحر بیگم کی غصے سے بھری آواز انھیں سنائی دی۔۔۔

تیمور آپ فوری گھر آئیں آپ کے لاڈلے بیٹے نے گھر کی کام والی سے شادی کر لی ہے۔۔۔

تیمور صاحب جو شاہزین کو اپنا لاڈلہ بیٹا کہے جانے پر ابھی حیران تھے کہ ان کی اگلی بات پر تو صدمے میں ہی چلے گئے۔۔۔۔

کیا مطلب شاہزین نے رزیہ سے شادی کر لی ہے؟؟

ان کی بات سن کر سحر بیگم جو اپنا غصہ کم کرنے کے لیے پانی پی رہی تھیں ان کو پانی پیتے اچھو لگ گیا۔۔۔۔۔

افف۔۔۔۔ تیمور اس نے عینی سے نکاح کر لیا ہے وہ تو ہمیں کبھی نہ بتاتا میں نے ہی اسے آج رنگے ہوتھوں پکڑا ہے۔۔۔اور آپ باقی باتیں گھر آکر کریں نواب زادہ میرے کنڑول میں بلکل بھی نہیں آرہا۔۔۔۔۔

یہ تمھاری ڈھیل کا ہی نتیجہ ہے اب بھگتو ویسے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔۔۔

تیمور۔۔۔۔آپ فوراً گھر آئیں مجھے فون پر اب مزید کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔

وہ غصے سے تیمور صاحب کو جواب دے کر فون بند کر گئی۔۔۔۔

جبکہ تیمور صاحب کے چہرے پر فکر کے کوئی تاثرات نہ تھے بلکہ وہ تو کچھ اور ہی سوچ رہے تھے وہ واپس میٹنگ روم میں گئے اور میٹنگ ختم کرتے ہوئے گھر کے لیے روانہ

ہو گئے۔۔۔۔

شاہزین کمرے میں داخل ہوا تو عینی کمرے میں بے چینی سے چکر لگا رہی تھی جبکہ اس کے چہرے پر خوف صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ شاہزین کو دیکھ کر ایک جبکہ رک گئی اور اپنا منہ جھکائے انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔۔

تو شاہزین اس کے قریب آیا اور اس کو پکڑ کر اپنے حصار میں لیا جو ہلکا ہلکا خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمھیں تمھارے کمرے سے ایک ڈریس لا کر دیتا ہوں تب تک تم شاور لے کر اپنا میک اپ وغیرہ صاف کر لو ڈیڈ بس تھوڑی دیر تک آ جائیں گے اور تم فکر مت کرو میں تم پر کوئی الزام نہیں لگنے دوں گا ویسے بھی یہی حقیقت ہے کہ میں نے ہی تم سے زبردستی شادی کی تھی۔۔۔۔

وہ اسے خود سے الگ کرتا اس کے ماتھے کو چھوتا بولا۔۔۔۔۔۔

تو عینی نے معصومیت سے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اور شاور لینے چلی گئی۔۔۔۔

تیمور صاحب گھر میں داخل ہوئے تو سحر بیگم غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ ہال میں صوفے پر بیٹھی اپنا پاؤں جھلا رہی تھی جو ان کی عادت تھی۔۔۔

تیمور صاحب کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور جلدی سے ان کو اپنے قریب آتے دیکھ وہ فورا بولی۔۔۔

میں آپ کو بتا رہی ہوں تیمور فورا اس لڑکی کو اپنے اس گھر سے دفعہ کرنا ہے مجھے وہ ہر گز اپنی بہو کے روپ میں منظور نہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے آپ شاہزین کو اور اس کی بیوی کو میرے سٹڈی روم میں بھیجیں میں ان سے اکیلے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

نہیں جو بھی بات آپ کرنا چاہتے ہیں میرے سامنے کریں۔۔۔۔

بسس۔۔۔میں نے ایک بار کہہ دیا ہے فورا دونوں کو سٹڈی میں بھیجو۔۔۔

شاہزین جو اپنے کمرے سے باہر نکل کر گرل پر کھڑا نیچے تیمور صاحب کی باتیں سن رہا تھا ان کی بات مکمل کرنے کے بعد وہ روم میں گیا جہاں عینی پیلا سوٹ پہنے کھلتا ہوا پھول لگ رہی تھی اس نے دوپٹہ نفاست سے اوڑھا ہوا تھا

وہ سحر بیگم کے بتانے سے پہلے ہی عینی کو حوصلہ دیتا اپنے ساتھ لے کر سڑھیاں اتر کر تیمور صاحب کے سٹڈی روم میں لے جانے لگا تو ہال میں بیٹھی سحر بیگم نے حقارت بھری نظروں سے عینی کو دیکھا جو سر جھکائے شاہزین کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی جبکہ اس کا ایک ہاتھ شاہزین نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ سحر بیگم کی نظروں کو نظرانداز کیے عینی کے ساتھ سٹڈی روم میں ناک کر کے داخل ہوا۔۔۔۔

تیمور صاحب جو کرسی پر بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے ان دونوں کو اندر آتے دیکھ وہ

تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھے شاہزین کے ساتھ لڑکی کو دیکھ کر انھوں نے نا سمجھی سے شاہزین کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ ڈیڈ یہ حور العین ہی ہے بس پہلے اپنی رنگت کو چھپانے کے لیے میک اپ کرتی تھی اور وہ بھی موم کے کہنے پر۔۔۔۔۔

ان کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر وہ بولا تو تیمور صاحب نے اب کی بار غور سے عینی کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

غور سے دیکھنے پر انھیں صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ عینی ہی ہے۔۔۔۔۔

ہاں جی۔۔۔۔بقول میری بیگم کے میرے لاڈلے بیٹے اس سب کی وضاحت دو

۔۔۔۔۔

مجھے حور پسند تھی میں جانتا تھا کہ موم اسے کبھی قبول نہیں کریں گی اسی وجہ سے آپ سب لوگوں سے چھپ کر میں نے اس سے (زبردستی) نکاح کر لیا۔۔۔۔۔

وہ"زبردستی"لفظ منہ میں ہی دبا کر بولا۔۔۔۔۔

توتم پہلے سے عینی کو جانتے تھے؟؟اور اس کی اصل رنگ وروپ سے بھی واقف تھے۔۔۔۔

جی۔۔۔وہ۔۔۔۔ایک بار ریسٹورنٹ میں دیکھا تھا۔۔۔۔(اور وہاں حور کا ہاتھ پکڑا تھا جس کے بدلے میں مجھے تمغہ تھپڑ سے نوازا گیا)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولا اور آخری باتیں دل میں سوچیں کیونکہ اونچا بول کر وہ تیمور صاحب سے جوتے نہیں کھانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

توعینی بچے آپ بھی راضی تھے نکاح کے لیے یا میرے"لاڈلے بیٹے"نے زبردستی نکاح کیا آپ کو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جو سچ بات ہے وہ بتادو کیونکہ میں اپنے لاڈلے بیٹے سے اس چیز کی توقع بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

تیمور صاحب نے اس کی بات سن کر سیدھا سوال عینی سے کیا جو نظریں جھکائے کھڑی

تھی مگر ان کی بات سن کر اس نے اپنی سہمی معصوم آنکھوں سے انھیں دیکھا سے لگ رہا تھا کہ وہ بھی سحر بیگم کی طرح اسے برا بھلا کہیں گے۔۔۔۔۔

جبکہ ان کے اچانک عینی سے پوچھنے پر شاہزین گڑبڑا گیا اور عینی کی طرف دیکھ کر اس کی جگہ جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ تیمور صاحب کی زبردست گھوری سے فورا اس نے اپنا منہ بند کر کے اپنے لب بھینچ لیے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

و۔۔وہ سر ش۔۔شاہ نے مجھ سے ز۔۔۔زبردستی نکاح نہیں کیا تھا شاہ نے مجھ سے سیدھا نکاح کے لیے پ۔۔۔پوچھا تھا ت۔۔۔تو میں نے ہاں میں جواب دے دیا تھا۔۔۔

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ جواب دیا وہ بلکل نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے شاہزین اور ان کے درمیان کسی بھی طرح کی لڑائی ہو اس لیے اس نے صفائی سے

جھوٹ بولنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔۔

اس کی شاہزین کو بچانے کی کوشش پر تیمور صاحب نے ہلکا سا مسکرائے جو شاہزین کے دیکھنے سے پہلے ہی ان کے چہرے سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ شاہزین نے عینی کا جواب سن کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اس کا دل کر رہا تھا کہ عینی کا منہ چوم ڈالے یہ بات سن کر۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔شاہزین اگر تم عینی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہو میری ایک شرط ہے۔۔۔۔

تیمور صاحب نے ایک نظر شاہزین کو دیکھ کر مزید کہا۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ تم اب میرے ساتھ بزنس جوائن کرو اور انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے ویسے مجھے عینی پوری طرح قبول ہے مگر اب فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔

انھوں نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شاہزین کو لگام ڈالنے کا سوچا۔۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ میں آفس جوائن کر لوں گا مگر اگلے ہفتے سے۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر جلدی سے بولا۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے پھر اگلے ہفتے سے تم میرے ساتھ آفس جاؤ گے۔۔۔اور سحر کی فکر مت کرو میں اسے سمجھا دو گا۔۔۔

وہ شاہزین سے بولے تو شاہزین مسکراتا ہوا عینی کو لے کر چلا گیا۔۔۔۔

سحر بیگم بے چینی سے ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی وہ بس عینی کو اس گھر سے باہر نکال کر اپنے بیٹے سے دور کرنا چاہتی تھیں کیونکہ ان کے مطابق شاہزین کی بیوی بننے کا حق صرف عشا (ان کی بہن کی بیٹی) کا ہی تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین اور عینی کو مسکراتے باہر آتے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے دیکھ ان کی تو آنکھوں میں مرچیں چھبنے لگیں وہ غصے سے قریب آتی عینی پر جھپٹی اور اسے برا بھلا کہنے لگیں مگر شاہزین نے انھیں عینی کے قریب بھی نہیں جانے نہیں دیا تھا۔۔۔

تم چالاک لڑکی مجھے پہلے ہی تمھیں دیکھ کر سمجھ جانا چاہیے تھا تم جیسے لڑکیاں بس امیر

لڑکوں کو پھسانے کے لیے ہی بڑے گھروں میں میں کام کرتیں ہیں چھوڑو مجھے

شاہزین۔۔۔۔

وہ اپنا آپ شاہزین سے چھڑاتی ہوئی بولیں جوان کو پکڑ کر کھڑا تھا جبکہ عینی اپنی جگہ کھڑی خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

بس کریں۔۔۔۔موم اس نے کچھ بھی نہیں کیا میں نے اسے پسند کر کے نکاح کیا تھا

۔۔۔۔۔۔

سحر بیگم اس کی بات کو مظر انداز کر کے اسے دور دھکیل کر عینی کی طرف بڑھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چٹاخ۔۔۔۔۔

وہ عینی کو کھینچ کر تھپڑ مارنے لگیں کہ شاہزین فورا اس کے سامنے آگیا جس سے تھپڑ سیدھا اس کے گال پر لگ کر اسے سرخ کر چکا تھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتی شفق نے یہ منظر دیکھا تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر شاہزین کے سرخ چہرے اور ایک لڑکی کو اس کے پیچھے کھڑا نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

جبکہ سحر بیگم نے شاہزین کا سرخ گال دیکھ کر کچھ کہنا چاہا تو شاہزین ان کی بات کاٹتا سرخ آنکھوں سے بولا۔۔۔۔

آئندہ کے بعد حور پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی مت کیجیے گا موم اب وہ اس گھر میں کام نہیں کرتی بلکہ اب وہ میری بیوی کی حیثیت رکھتی ہے اور مجھے بلکل گوارا نہیں کہ کوئی اسے ہلکی سی بھی تکلیف پہنچائے۔۔۔۔

تیمور صاحب جو شور سن کر باہر آئے تھے شاہزین کی بات سن کر قریب آئے تو اس کے چہرے پر سرخ نشان دیکھ کر انھیں ساری بات سمجھ آگئی۔۔۔۔

تیمور صاحب نے ایک نظر سحر بیگم کو دیکھا جو شاہزین کی بات پر کان دھرے بغیر اس کا سرخ گال دیکھ رہی تھیں

سحر فوری سے پہلے کمرے میں چلی جاؤ میں تو تمہیں پڑھی لکھی اور سمجھدار عورت سمجھتا تھا تم کب جاہل لوگوں کی طرح دوسروں پر ہاتھ اٹھانے لگی یا شاید میں نے تمھیں آج یہ سب کرتے دیکھا ہے۔۔۔۔

عینی بچے کیا انھوں نے پہلے آپ کو کبھی مارا ہے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں یہاں موجود ہوں یہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انھوں نے شاہزین کے پیچھے چھپی کانپتی اور آنسو بہاتی عینی سے پوچھا جو شاہزین کی شرٹ پیچھے سے اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچے کھڑی تھی۔۔۔۔

عینی نے ان کی بات سن کر ڈرتے ڈرتے اپنا سر ہاں میں ہلایا تو تیمور صاحب غصے سے سحر بیگم کی طرف مڑے تیمور صاحب نے اپنے باپ کو بچپن میں اپنی ماں کو مارتے پیٹتے

دیکھا تھا مگر کبھی کچھ نہ کرپاتے تھے اسی وجہ سے انہیں مارپیٹ بلکل پسند نہیں تھی ۔۔۔انھوں نے سحر بیگم کو دیکھا جواب انہی کو ڈرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

ت۔۔ تیمور۔۔۔

اگر مجھے پہلے پتا چل جاتا کہ تم اس کو یا دوسروں کو مارتی پھرتی ہو تو یقین مانو اسی دن تم پر بھی ہاتھ اٹھانے سے میں گریز نہ کرتا تم نے ان کو خریدا نہیں ہوا کہ جب دل کیا کسی کو بھی مارنا شروع کردیا اور ابھی میری نظروں سے دور ہو جاؤ اس سے پہلے میں تمھیں کچھ کردوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحر بیگم ان کی آخری بات سن کر جلدی سے اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔

شفق کو اب کچھ کچھ سمجھ آگیا تھا شاہزین عینی کو کمرے میں لے کر جا چکا تھا وہ اندر آئی اور تیمور صاحب کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

شاہزین کانپتی ہوئی عینی کو اپنے حصار میں لیے کمرے میں لے کر آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھا کر پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا جو اس نے پکڑ کر آدھا پی لیا تھا۔۔۔۔

تم فکر مت کرو ڈیڈ اب خود ہی موم کو سمجھا دیں گے وہ اب کبھی بھی تمہیں کچھ بھی نہیں کہیں گی اور چلو شاباش اب چپ ہو جاؤ ویسے تھپڑ مجھے پڑا ہے اور رو تم رہی ہو۔۔۔۔

عینی نے اپنے آنسو روکتے ہوئے شاہزین کو دیکھا جس کا ایک گال سرخ تھا

س۔۔ سوری میری وجہ سے آپ کو تھپڑ لگا۔۔۔۔

وہ اپنی آنسوؤں سے تر پلکوں کی جھالر کو اٹھاتے گراتے ہوئے معصومیت سے بولی تو شاہزین نے مسکراتے ہوئے بے اختیار اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اپنی جانب کیا اور اس کی آنکھوں کو جھک کر اپنے لبوں سے چھوا جب کے اس کا لمس محسوس کر کے عینی کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا

مجھے تمھاری ان آنکھوں میں آنسو بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔

وہ اب اس کے چہرے پر جھک کر اس کے دونوں سرخ گالوں کو چومنے لگا۔۔۔۔

مجھے تمھارے یہ سرخ گال بت حد پسند ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ بول کر اب اس کے ناک کو چوم کر ٹھوڑی کو چوما۔۔۔۔

تمھارے چہرے کی معصومیت میرے دل کی دھڑکنیں منتشر کر دیتیں ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جو اس کے چہرے کو اپنے لمس سے معتبر کر رہا تھا اس کا چہرہ شرم سے پورا سرخ ٹماٹر بن گیا تھا اس کی باتیں عینی کی دھڑکنیں بھی بڑھا رہیں تھی وہ شروع سے محبت اور توجہ کی عادی تھی جو اسے ہمیشہ اپنے والدین سے ملی مگر ان کے جانے کے بعد تو کبھی اس نے وہ محبت محسوس نہ کی۔۔۔۔۔

شاہزین نے اب اس کے چہرے پر جھک کر اس کے لبوں کو ہلکا سا چھوا۔۔۔۔

مجھے تمھاری مسکراہٹ سب چیزوں کے آگے ماند لگتی ہے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا اور اسے دوبارہ اپنے حصار میں لیا جو شرم وحیا سے سرخ پڑتی اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا رہی تھی جبکہ کچھ دیر پہلے کا واقعہ اس کو شاہزین نے بھلا دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف ہو کر اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا مگر پھر بھی اسے سکون نہیں ملا تھا وہ جھنجھلا کر اپنے بالوں میں انگلیاں پھساتے ہوئے کرسی سے اپنا کوٹ اٹھا کر اپنا لیپ ٹاپ بند کرتا کچھ سوچتا ہوا اٹھا اور اپنے آفس سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھ کر اپنے دوست احمر زمان سے ملنے چلا گیا حمنا کی وجہ سے ان کی دوستی ختم ہو گئی تھی بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ ہاشم نے اس سے دوستی ختم کر دی یہاں تک کہ اس کی کمپنی کو ڈبونے کی بھی کوشش کی تھی مگر پھر بھی وہ اسے اپنی دوستی کا احساس دلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اب وہ صرف اس کے پاس جا کر ہی اپنے دل کی ساری باتیں کرنا چاہتا تھا حور اور ہادی کا کچھ بھی پتا نہیں چل رہا تھا وہ ایک بار اس سے بھی پوچھنا چاہتا تھا کہ شاید اسے پتا ہو۔۔۔۔

اس نے احمر کے آفس کے سامنے گاڑی روکی اور اندر داخل ہوا تو اس کی سیکرٹری جو اس کے آفس کے باہر بیٹھی تھی اسے احمر کے آفس میں موجودگی کا پوچھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے آفس کا دروازہ ہلکا سا ناک کرتا اندر داخل ہوا جہاں احمر اپنی کرسی پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا کسی کے اندر آنے پر اس نے اپنی آنکھیں اٹھائی تو ہاشم کو بکھری حالت میں دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

ہاشم شرمندگی کے ساتھ اس کے قریب گیا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تو احمر بھی بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا جو کچھ بولنے کی بجائے مسلسل ٹیبل کو گھور رہا تھا جیسے اسی کام

کے لیے آیا ہو۔۔۔۔۔

و۔۔۔وہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔۔اس نے میرے بچے کو مار دیا۔۔۔میں نے حور اور ہادی کو کھو دیا حویلی میں کوئی میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا م۔۔مجھے بہت گھٹن ہو رہی احمر مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔۔۔۔

وہ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

تم نے حمنا کو چھوڑ دیا؟؟کب اور کیسے ہوا یہ سب؟؟اور ہادی اور حور کہاں ہیں؟؟

وہ حویلی والی بات جانتا تھا اسی وجہ سے باقی باتیں کچھ نا سمجھ آنے والے انداز میں پوچھیں۔۔۔۔۔

میں نے اسے کچھ دن پہلے طلاق دے دی وہ بھی یہی چاہتی تھی اس کے مطابق میں گاؤں کا جاہل گنوار ہوں جس کے ساتھ اب وہ مزید نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اور حور اور ہادی کو میں نے کچھ ماہ پہلے گھر سے نکال دیا حمنا نے چھوٹا گرنے کا ناٹک کیا اور میرے بچے کو مارنے کا جھوٹا الزام عینی پر لگایا تھا اور اسی کی وجہ سے میں نے انہیں

گھر سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔

وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔

تو تم نے اپنی رضامندی سے اسے طلاق دی تھی تو اب کیوں مجنو بنے پھر رہے ہو؟اور حور اور ہادی سے ہم حویلی جا کر مل آئیں گے اور میں ان دونوں کو تمھاری خاطر منا بھی لوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ اسے آخر میں حوصلہ دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

وہ حویلی میں موجود نہیں ہے وہ کہیں چلے گئے ہیں کسی کو نہیں پتا کہ وہ کہاں گئے ہیں میں نے جب انھیں نکالا تھا تو مجھے لگا کہ وہ حویلی چلے گئے ہوں گے اس وجہ سے میں نے کبھی ان کی خبر ہی نہ لی۔۔۔۔۔۔

وہ بولتا ہوا آخر میں اذیت سے مسکرایا۔۔۔۔۔

تم پاگل تھے وہ تمھارے بہن بھائی تھے تم ان کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو جانتے ہو نہ کہ حور اور ہادی ابھی خود چھوٹے ہیں وہ کہاں جائیں گے اگر ان کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توتم ہی ذمہ دار ہو گے مگر مجھے امید ہے وہ ٹھیک ہوں گے میں انھیں ڈھونڈنے میں تمھاری مدد کروں گا۔۔۔۔۔

وہ پہلے تو اس کی بات سن کر تھوڑا غصے سے بولا مگر پھر اس کی حالت دیکھتے ہوئے اسے حوصلہ دیتا ہوا بولا۔۔۔۔

تم اتنے اچھے کیوں ہو؟؟تم بھی باقی لوگوں کی طرح مجھ سے نفرت کیوں نہیں کر رہے ؟؟

کیونکہ میں کوئی اور نہیں تمھارا دوست ہوں اور میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں ہر مشکل وقت میں تمھارے ساتھ ہوں گا اس وجہ سے اب اپنی حالت درست کرو اور رات کو میرے گھر ڈنر پر آؤ۔۔۔۔

وہ اس کا موڈ درست کرنے کے لیے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا یقیناوہ ایک بہترین دوست تھا جو ہر مشکل وقت میں اس کے ساتھ تھا اور اب بھی وہ اس کے ساتھ تھا جب ہر کوئی اس سے دور تھا۔۔۔

شفق تیمور صاحب کی بات سن کر کمرے میں آئی اور فریش ہونے چلی گئی وہ اب تک

حیران تھی کہ عینی اتنی خوبصورت ہے اور شاہزین اسے پسند کرتا ہے بہر حال اسے عینی سے کوئی مسئلہ تھا اور شاہزین کی بیوی بننے کے بعد اس کا مقام بھی اس گھر میں بدل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

فریش ہو کر وہ واپس کمرے میں آئی تو اس کا فون بج رہا تھا اس نے نمبر دیکھا تو ارقم کا نام کالر آئی ڈی پر دیکھ کر اس نے کچھ سوچتے ہوئے فون اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو شفق؟؟

جی؟ کوئی کام تھا آپ کو؟؟؟

اس نے ارقم کی آواز سن کر پوچھا۔۔۔

ہاں وہ ایک کام تھا اگر تم بزی نہ ہو تو کیا تم وہ کام کر سکتی ہو؟؟

آپ کام بتائیں اگر کرنے والا ہوا تو ضرور کروں گی۔۔۔۔۔

علیشبہ کو بخار ہو گیا ہے وہ اب مزید دو دن یونیورسٹی نہیں آپائے گی تو کیا تم اس کے لیے نوٹس بنا دو گی؟؟! اور آج والے اگر ابھی بنا کر دے دو ورنہ کل بنا دینا کوئی پروبلم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ دراصل اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر پھر علیشبہ کی طبیعت کو بہانہ بناتے ہوئے اس نے اس سے بات کرنے کا سوچا اور جو منہ میں آتا گیا وہ اس سے بول گیا۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے میں آج رات کو بنا کر کل آپ کو دے دوں گی اور کوئی بات کرنی ہے آپ کو؟؟

میں علیشبہ کو بتا دوں گا اور تم کیا کر رہی تھی؟؟

وہ اس سے مزید بات کرنے کے لیے پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں بس فریش ہو کر تھوڑی دیر آرام کرنے لگی تھی اور آپ کیا کر رہے ہیں؟؟؟

وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

میں اس وقت بالکونی میں کھڑا چائے پی رہا ہوں پھر مجھے تمھاری یاد آئی تو تم سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔

وہ آخری بات بنا دھیان دیے بول گیا پتا اسے بعد میں چلا۔۔۔۔

اس کی بات پر شفق کے دل کی دھڑکن اچانک ہی تیز ہو گئی اور وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔۔

اگر آپ کو کوئی کام نہیں تو م۔۔۔میں آپ سے پھر بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔

کیا تمھیں میرا فون کرنا اچھا نہیں لگا تو مجھے بتادو آئندہ میں نہیں کروں گا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

ن۔۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں وہ تو میں بس ایسے ہی کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔

اچھاٹھیک ہے پھر تم آرام کرلو میں صبح بات کروں گا۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر جواب دیتا بولا۔۔۔۔

ج۔۔جی صحیح ہے مگر آپ نے برا تو نہیں مانا؟؟

نہیں کل بات کریں گے اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

وہ اس کو بول کر کال کاٹ گیا تو شفق نے اس کی بات سن کر پر سکون سانس خارج کرتے ہوئے اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت اپنے ماں باپ کے گھر موجود تھی حمنا نے خود کو مظلوم ظاہر کرتے یوئے

من گھڑت کہانی اپنے والدین کو سنائی جن پر یقین انھیں حمنا کے منہ پر تھپڑ مارنے کو وجہ سے سوجن دیکھ کر ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ ہاشم پر کیس کرنے لگے تھے مگر حمنا نے انھیں بڑی مشکل سے منا کر روک دیا ۔۔۔۔۔

اس کے والدین اپنی بیٹی کا گھر اجڑنے پر جہاں پریشان تھے وہاں حمنا کی بتائی گئی باتوں کو سوچ کر مطمئن ہو گئے تھے کیونکہ حمنا نے کہا تھا کہ اب وہ اسے آئے دن مارنا شروع ہو گیا تھا اس وجہ سے انہیں ہاشم کا اسے چھوڑنا زیادہ پریشان نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اب مجبورا اپنے گھر والوں کی وجہ سے عدت میں تھی مگر شاہزیب سے فون پر بات روزانہ کرتی تھی اور شاہزیب نے اسے عدت کے ختم ہوتے ہی شادی کا بولا تھا کہ وہ اس کی عدت ختم ہوتے ہی اس سے شادی کر لے گا۔۔۔ جس پر حمنا بھی خوش تھی

وہ صوفے پر بیٹھی شاہزین کا انتظار کر رہی تھی جو کھانا لینے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔۔

شاہزین آدھا کھانا شفق کو دے گیا اور آدھا اپنے کمرے میں لے گیا وہ باہر سے کھانا لایا تھا کیونکہ آج کوئی بنانے والا جو نہ تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں کھانے کی ٹرے لے کر داخل ہوا اور عینی کے سامنے میز ٹرے رکھتے وہ واپس کچن میں گیا اور پانی کا جگ لے کر واپس آیا تو عینی کو ویسے ہی بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور تم نے کھانا کیوں نہیں کھانا شروع کیا ابھی تک؟؟؟

وہ اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا تھا کہ عینی اپنی جگہ سے زرا بھی ہل نہیں سکتی تھی چونکہ وہ صوفے کے کونے میں بیٹھی تھی

و۔۔۔وہ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولا تو شاہزین کے لب مسکرا اٹھے۔۔۔۔

ایسی بات ہے تو پھر اب تم میرے ساتھ ہی میری پلیٹ میں کھاؤ گی۔۔۔۔۔

وہ پلیٹ میں چاول ڈالتا بولا اور اس میں دو چمچ رکھ کر عینی کی طرف دیکھا۔۔۔

جو اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر جھجھکتے ہوئے اس کے ساتھ کھانے لگی تھی

وہ کھانا کھانے کے بعد برتن اٹھا کر ٹرے میں رکھ کر باہر جانے لگا تو عینی اسے روکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آپ رہنے دیں میں برتن رکھ آتی ہوں۔۔۔۔۔

نہیں تم آرام کرو مجھے ایک کام بھی ہے۔۔۔

وہ جھک کر اس کا گال چوم کر بولا اور اس کے چہرے پر سرخی دیکھتے ہوئے مسکرا کر سیٹی بجاتے ہوئے ٹرے اٹھا کر باہر چلا گیا۔۔۔

علیشبہ بالکونی میں ایک کونے میں بیٹھی ہلکی ہلکی بارش ہوتے دیکھ رہی تھی بر شکے کچھ قطرے اس پر بھی گر رہے تھے وہ اس وقت اکیلی گھر پر تھی ساتھ اس کے ایک ملازمہ تھی جو اپنا کام کر رہی تھی ارقم یونیورسٹی گیا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ دو دن سے بخار سے نڈھال رہنے کے بعد وہ آج بیڈ سے اٹھی تھی اور تھوڑی دیر بارش میں اینجوائے کرنے کا سوچتے ہوئے بالکونی میں آ گئی۔۔۔۔

ہاشم کو پارٹی میں دیکھنے کے بعد سب پرانی یادیں تازہ ہو گئیں تھیں وہ جتنا اسے بھولا جانا چاہتی تھی وہ اتنی ہی اس کی سوچوں پر قابض ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی تک وہ اذیت بھرا واقعہ نہ بھول سکی تھی مگر دل کا کیا کرتی جو صرف اس کے لیے ہی دھڑکتا تھا اس کے خیال میں تو وہ اسے اسی دن چاہنا چھوڑ چکی تھی جس دن اس نے حمنا سے شادی کی مگر سوچنے سے کیا ہوتا ہے اس کے جزبات ہاشم کے لیے کبھی ختم نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اس کی بچپن کی خالص محبت تھا۔۔۔۔

ہاشم کی سوچوں کو جھٹلا کر اس نے کل رات کے بارے میں سوچا وہ پانی پینے اپنے کمرے سے نکلی تھی جب ارقم کے کمرے کا دروازہ کھولا ہونے کی وجہ سے اسے ارقم کی کسی

سے باتیں کرنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی وہ بنا دھیان دیے گزرنے لگی کہ اس کے نے حور اور ہادی کا نام سنا تو دروازے کے باہر کھڑی ہوگئی۔۔۔

وہ بس ارقم کی باتوں سے اتنا ہی سمجھ پائی تھی کہ ہاشم نے انھیں گھر سے نکال دیا ہے اور اب وہ کہیں نہیں مل رہے۔۔۔۔

وہ اس کی باتیں سن کر خاموشی سے کچن میں آگئی اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ہاشم نے حور اور ہادی کو گھر سے نکال دیا۔۔۔۔

اسے پتا تھا کہ وہ سنگ دل ہے مگر اتنا کہ اپنے بہن بھائی کو ہی گھر سے نکال دے یہ نہیں پتا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی سوچوں کو جھٹک کر اپنے کمرے میں واپس آئی اب بس اسے حور اور ہادی کی فکر ہی تھی۔۔۔

وہ تھوڑی دیر بالکونی میں بیٹھنے کے بعد اٹھی اور کمرے میں جا کر شاور لینے کے بعد

فریش ہو کر کچن میں گئی جہاں نوری (ملازمہ) کھانا بنا رہی تھی وہ اس سے اپنے لیے چائے بنانے کا بول کر کچن میں ہی موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور نوری کے چائے بنا کر دینے پر وہ چائے لے کر واپس اپنے کمرے میں آ گئی اور دوبارہ بالکونی میں کھڑی ہو کر چائے پینے لگی۔۔۔۔۔

عینی شاہزین کا انتظار کرتے ہوئے رات کو کب سوئی اسے پتا ہی نہ چلا وہ خود پر کسی چیز کا وزن محسوس کر کے اٹھی تو شاہزین کا ایک بازو اپنے پیٹ پر پڑا دیکھا جب کہ اس کی ایک ٹانگ عینی کی ٹانگوں کے اوپر پڑی ہوئی تھی گویا شاہزین اسے اپنا سلیپنگ پیلو سمجھ کر سویا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے اس کا بازو ہٹانے کی ایک بار ناکام کوشش کی مگر شاہزین اس پر مزید پھیل گیا

۔۔۔۔۔

شاہزین۔۔۔۔۔

شاہزین چھوڑیں مجھے نماز پڑھنی ہیں ٹائم بہت کم رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اسے زور سے ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

شاہزین نے اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اسے گھورا تو عینی جلدی سے بولی۔۔۔

سوری پ۔۔۔ پلیز کیا آپ اپنا بازو اٹھائیں گے شاہزین۔۔۔

شاہزین نے منہ بگاڑتے ہوئے اس پر سے اپنا بازو اور ٹانگ ہٹائی اور دوسری طرف کروٹ لے کر دوبارہ سو گیا تو عینی جلدی سے اٹھ کر فریش ہو کر نماز پڑھنے لگی۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد اس نے اپنے کپڑے انیکسی سے لانے کا سوچا کیونکہ ابھی تک وہ کل والے کپڑوں میں ہی ملبوس تھی۔۔۔۔

وہ شاہزین کو ایک نظر دیکھ کر کمرے سے نکلی اور سڑھیاں اتر کر انیکسی کی طرف جانے لگی کہ کسی کو ہال میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ ڈر گئی۔۔۔

عینی بچے آپ کہیں جا رہے ہو؟؟؟

تیمور صاحب نماز پڑھ کر ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے کہ عینی کو ہال میں دیکھ کر پوچھا

ج۔۔جی وہ میں انیکسی سے اپنے کپڑے لینے جارہی تھی سر۔۔۔۔

عینی تم بھی اب مجھے شاہزین کی طرح ڈیڈ بلایا کرو اور آؤ تھوڑی دیر لان میں واک کرتے ہیں مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

ج۔۔جی ڈ۔۔ڈیڈ۔۔۔۔

وہ ہچکچاتے ہوئے بولی اور ان کے پیچھے لان میں چلی گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین کے بارے میں میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں عینی۔۔۔۔میں جانتا ہوں یقینا شاہزین نے تم سے زبردستی شادی کی ہے۔۔۔تم شاہزین کو برا مت سمجھنا وہ پہلے ایسا نہیں تھا یہ اسی سال اس کے کچھ نئے دوست بنے اور یہ آوارہ بن گیا میں نے اسے کئی بار سمجھایا کہ وہ اپنے نئے اور اچھے دوست بنائے مگر اس کے دماغ میں تو بھوسہ بھرا ہوا ہے زرا عقل نہیں اس لڑکے کو مگر اب وہ مجھے لگتا ہے تمھاری وجہ سے پہلے جیسا ہو جائے گا تمھیں بس میری تھوڑی مدد کرنی ہو گی۔۔۔۔

اور ایک تو اس کا غصہ وہ شروع سے ہی غصے کا تھوڑا تیز ہے اور غصے میں کیا کر جائے اسے خود نہیں پتا چلتا دوسری بات اسے اگنور کبھی مت کرنا پتا نہیں اسے کیا مسئلہ ہے جب بھی کوئی اسے اگنور کرتا ہے وہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے شفق کے پیدا ہونے کے بعد سحر بیگم نے اس پر توجہ دینا کم کر دی تو اس نے سارا گھر سر پر اٹھا لیا تھا عجیب ہی کوئی سائیکو بیٹا ہے میرا مجھے خود اس کی سمجھ نہیں آتی کبھی تو میرا حد سے زیادہ فرمانبردار بیٹا بن جاتا ہے تو کبھی حد سے زیادہ نافرمان۔۔۔۔۔

بس دو چیزیں کبھی مت کرنا ایک تو اسے اگنور کبھی مت کرنا اور دوسرا اسے غصہ کبھی مت دلانا۔۔۔۔

جی ڈ۔۔ڈیڈ میں آپ کی باتوں کو یاد رکھوں گی اور آپ کی م۔۔ مدد بھی ضرور کروں گی۔۔۔

عینی ان کی بات سن کر بولی وہ ویسے بھی اسے کبھی دوبارہ اگنور کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اس نے پہلے ہی دوبارا اسے اگنور کرنے پر سزا دے دی تھی اور غصے میں اس نے سحر بیگم سے اسے تھپڑ پڑوایا تھا واقعہ وہ ایک سائیکو ہی تھا

یہ تو اچھی بات ہے کہ تم میری مدد کرو گی پہلے تو اسے باقاعدہ میرے ساتھ آفس بھیجنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنا اور پھر اسے اس کے دوستوں کے ساتھ باہر کم ہی جانے دینا تا کہ اس کی بری عادتیں بھی ختم ہوں۔۔۔

اور عینی سحر تمہیں کچھ بھی کہے پہلے تم نے مجھے بتانا ہے اور اس کی باتوں پر زیادہ دھیان مت دینا اور تمھیں اب گھر کا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں میں نے سحر سے کہہ دیا ہے آج ہی نئی کام والی آجائے گی کیونکہ رزیہ نے ابھی واپس نہیں آنا۔۔۔۔

عینی بس یہ ہی باتیں میں نے تم سے کرنی تھیں اب تم جا کر اپنا کام کر سکتی ہو اور اگر کوئی بھی پریشانی اس گھر میں آپ کو ہو تو مجھے سب سے پہلے بتانا ٹھیک ہے؟

جی ڈیڈ ٹھیک ہے میں آپکو ہی بتاؤں گی۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر اور جواب دے کر تیمور صاحب سے اجازت لے کر انیکسی میں چلی گئی

وہ جلدی سے پہلے اپنے سارے جوڑے اٹھائے اور اپنے بیگ میں رکھتی کمرے میں آئی اور ایک سائیڈ پر بیگ رکھ کر شاہزین کو دیکھا جو ابھی تک سو رہا تھا وہ جلدی سے شاور لے کر کپڑے بدل کر کمرے میں آئی اور اپنے بال سکھا کر صوفے پر بیٹھ گئی پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھی اور شاہزین کو ایک نظر دیکھ کر کمرے سے نکل گئی

وہ چونکہ فری تھی اس وجہ سے اس نے سب کے لیے ناشتہ بنانے کا سوچا وہ نیچے آئی اور ناشتہ تیار کرنے لگی اس کی نظر اچانک کھڑکی سے باہر پڑی باہر بارش ہوتے دیکھ کر وہ اپنے ہاتھ جلدی جلدی چلانے لگی تاکہ تھوڑی دیر بارش انجوائے کر لے پہلے وہ ہادی کے ساتھ اپنے گھر میں کرتی تھی مگر جب سے ہاشم نے انھیں نکالا تھا وہ ایک بار بھی بارش میں نہیں نہائی تھی بلکہ یہ تو ان کے لیے عزاب بن گئی تھی کیونکہ وہ کس جگہ رہتے تھے وہاں بارش ہونے پر گٹروں کا سارا پانی باہر گلی میں جمع ہو جاتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب ناشتہ بناتے اس کی سوچوں کا رخ ہادی کی طرف گیا وہ کافی دنوں سے اس نہ تو مل سکی تھی اور نہ ہی فون پر بات کر سکی تھی اس نے شاہزین سے اجازت لے کر کل ہادی سے ملنے کا سوچا۔۔۔۔

وہ ناشتہ تیار کر چکی تھی اور ڈائننگ ٹیبل پر لگا رہی تھی جب شفق نے ڈائننگ ہال میں داخل ہو کر اسے سلام کیا۔۔۔

! اسلام و علیکم۔۔۔۔بھابھی

شفق نے مسکراتے ہوئے عینی کو دیکھا جو اس بھابھی کہنے پر آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی پھر خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے عینی نے شفق کو جواب دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

و علیکم السلام۔۔۔۔ام۔۔

شفق آپ مجھے میرے نام سے پکار سکتیں ہیں وہ اس کی ہچکچاہٹ محسوس کر کے بولی۔۔۔۔

اوکے شفق توک۔۔ کیا آپ ایک کام کرو گی م۔۔۔ میں شاہزین کو اٹھا کر لاتی ہوں آپ ڈیڈ اور سحر میم کو بلالو۔۔۔۔

بھابھی مجھ سے فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے 'تم' کہہ کر بھی بات کر سکتی ہیں۔۔۔اور آپ جائیں شاہزین بھائی کو بلا لائیں میں ڈیڈ اور موم کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ خالی تھا اس نے چاروں طرف نظر گھمائی تو واشروم کا بند دروازہ دیکھ کر اسے پتا چلا کہ وہ واشروم میں ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے واشروم کی طرف دیکھا تو شاہزین کو شرٹ لیس دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور چہرہ سرخ ہو گیا اس نے شاہزین کے چہرے کی طرف دیکھا تو وہ اسے خود کی طرف دیکھتا پا کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اپنی نظریں اس سے ہٹا کر اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

و۔۔۔وہ نیچے سب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں آپ جلدی سے تیار ہو کر آ جائیں

۔۔۔۔۔۔

وہیں رک جاؤ حور اور میرے تیار ہونے تک تم کمرے میں ہی موجود رہو گی۔۔۔۔

وہ اسے جاتے دیکھ کر سنجیدہ آواز میں بولا تو عینی اپنی جگہ رک گئی شاہزین اپنے بال تولیہ

سے صاف کرتا ہوا اس سے مزید بولا۔۔۔۔۔

حور مجھے الماری سے شرٹ نکال کر دو۔۔۔۔۔

حور اس کی بات سن کر ہچکچاتے ہوئے الماری کی طرف گئی اور اسے کھول کر کالے

رنگ کی ایک ٹی شرٹ اسے نکال کر اپنی نظریں جھکا کر اس کے قریب جا کر اس کی

طرف بڑھائی۔۔۔۔

عینی کیا تم نے ناشتہ بنایا ہے؟؟

وہ شرٹ پہن کر اس کی طرف مڑتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

ج۔۔۔جی میں نے ناشتہ بنایا ہے وہ م۔۔میں فارغ تھی تو سوچا سب کے لیے ناشتہ بنا دوں۔۔۔۔۔

اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔۔۔۔

تمہیں کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم صرف میرے کام کر سکتی ہو اس کے علاوہ کسی کے نہیں اور اب چلو یہاں سے ناشتہ ٹھنڈا بھی ہو گیا ہو گا۔۔۔۔

وہ اس کے سر کو چوم کر بولا اور بات ختم کر کے عینی کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے لے گیا۔۔۔۔

سحر بیگم کے علاوہ باقی سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔۔

خوشگوار ماحول میں ناشتہ کر کے تیمور صاحب اپنے آفس چلے گئے اور شفق اپنی یونیورسٹی۔۔۔۔

عینی جو ناشتے کے برتن دھونے کا سوچ رہی تھی مگر شاہزین اسے اپنے ساتھ کھینچ کر کمرے میں لے آیا۔۔۔۔

آج ہم باہر گھومنے پھرنے جائیں گے اور تمھارے بھائی سے بھی مل کر آئیں گے اگر تم کہو گی تو اسے بھی اپنے ساتھ لے جائیں گے اور آج کا دن بھرپور طریقے سے انجوائے کریں گے کیونکہ پھر تو میں نے اگلے ہفتے سے مصروف ہو جانا ہے۔۔۔۔

عینی کی آنکھیں اس کا پلان سن کر چمک اٹھی زیادہ چمک ہادی سے ملنے اور اس کے ساتھ گھومنے پھرنے کی تھی۔۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔ہم ہادی کو بھی پھر اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

ہاں اس لیے اب جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔

وہ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی مسکراتے ہوئے بولا تو عینی اس کی بات سن کر جلدی سے تیار ہونے لگی۔۔۔۔

وہ اپنے لیکچر لینے کے بعد کینٹین میں گئی تو ارقم کو کینٹین میں اکیلے بیٹھے دیکھ کر وہ اس کے پاس گئی۔۔۔

وہ شوراما کھا رہا تھا جبکہ اس کے سامنے چیپس پڑی ہوئی تھی اور سامنے کسی چیز کے نوٹس بھی پڑے ہوئے تھے وہ اس کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ارقم نے کسی کو اپنے ساتھ بیٹھتے دیکھ کر اپنی نظریں اٹھائیں تو شفق کو بیٹھا دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لیں عالی کے نوٹس یہ میں نے بنا دیے ہیں۔۔۔

وہ اپنے بیگ میں سے نوٹس نکالتی اسے پکڑا کر بولی۔۔۔۔

واہ اتنی مجھے امید نہیں تھی کہ تم بنا دو گی مجھے لگا تھا کہ شاید تم کل بنا کر دو۔۔۔۔

وہ نوٹس کو دیکھ کر بولا تو شفق اس کی چیپس کھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آپ کو تو ویسے بھی مجھ سے کسی چیز کی بھی امید نہیں ہوتی۔۔۔۔

نہیں میری بات کا یہ مطلب نہیں تھا غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔۔۔

آپ کی بات کا یہی مطلب تھا اب جا رہی ہوں میں آج کل دوبارہ نوٹس بنا کر دے دوں گی۔۔۔

وہ منہ بگاڑتے ہوئے اس کی چیپس کی پلیٹ اٹھا کر بولی اور چیپس کھاتے ہوئے اس سے دور چلی گئی۔۔۔۔

اف ایک تو یہ لڑکی بھی نہ کبھی جو میری بات کا غلط مطلب نہ نکالے۔۔۔۔۔

وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا اٹھا اور اسے اپنی چیپس لے جانے کا سوچ کر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین عینی کو اپنے ساتھ لے کر اس وقت ہادی کے سکول میں موجود تھا عینی ہادی کو لے کر آئی تو ہادی نے شاہزین کو دیکھ کر عینی کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

ہادی یہ م۔۔۔ میرے ہسبنڈ ہیں کچھ دن پہلے ہی ان سے میرا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں ہادی کے کان کے قریب بولی۔۔۔

لیکن مجھے تو آپ نے اپنی شادی پر بلایا نہیں عینی آپی میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر ناراضی سے اونچی آواز میں بولا۔۔۔۔

اس کی اونچی آواز سن کر عینی نے آنکھیں پھیلا کر شاہزین کو دیکھا جو ان کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

ہادی سادگی سے سب کچھ ہوا تھا اس وجہ سے نہیں بلایا اور دیکھو میں اور شاہزین تمہیں نہ بلانے کے بدلے گھمانے لے کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کار کے قریب لائی تو شاہزین نے پچھلا دروازہ ہادی کے لیے کھولا۔۔۔۔

ہادی عینی کی بات سن کر خاموشی سے کار میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

شاہزین نے عینی کے لیے اگلا دروازہ کھولا تو عینی آگے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

شاہزین ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور کار سٹارٹ کر کے پہلے ہادی کو لنچ کروانے کے لیے کسی ریسٹورنٹ کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔

آپ کا نام کیا ہے؟؟

کار کی خاموشی میں اچانک ہادی کی ناراض سی آواز گونجی۔۔۔۔۔۔

میرا نام شاہزین ہے اور تمھارا؟؟؟

میرا نام حیدر دورید ہے اور میں عینی اپی کا چھوٹا بھائی ہوں

وہ معصوم سی آواز میں بولا

اور میں تمھاری اپی کا ہسبینڈ ہوں ہادی۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا

اگر آپ نے عینی اپی کو کچھ بھی کہا تو میں آپ کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔

وہ شاہزین کو دھمکی دے کر بولا تو گاڑی کی فضا میں شاہزین کا قہقہہ کا گونجا جبکہ عینی بھی ہادی کی بات سن کر مسکرا رہی تھی

بلکل چھوٹے سالے صاحب میں عینی کو کچھ بھی کہنے کی کوشش نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا تو ہادی نے جہاں اس کے قہقہہ لگانے پر منہ بگاڑا تھا وہاں ہی شاہزین کی بات سن کر وہ بھی مسکرا اٹھا۔۔۔۔۔

وہ انھیں قریبی موجود ریسٹورنٹ میں لے کر آیا تھا شاہزین اور عینی نے تو پہلے ہی ناشتہ کیا ہوا تھا اس وجہ سے عینی نے صرف جوس پیا اور شاہزین نے کافی جبکہ ہادی بھرپور ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ کھانا کھانے کے بعد مال گئے تھے جہاں شاہزین نے عینی اور ہادی کو شاپنگ کروائی پہلے تو عینی شاہزین کو بار بار منع کرتی جا رہی تھی مگر شاہزین کی ایک غصے سے بھری گھوری سے عینی کا منہ فوراً بند ہو گیا اور وہ ہچکچاتے ہوئے شاہزین کے ساتھ شاپنگ کرنے لگی۔۔۔۔۔

شاہزین بس کریں میں اتنے ڈریسز کا کیا کروں گی؟؟؟

وہ شاہزین کے ہاتھ میں لاتعداد شاپنگ بیگز دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ کونسا صرف تمھارے ہیں ان میں ہادی کے بھی تو ہیں اور ویسے بھی میں چاہتا ہوں تم میرے آفس جانے سے پہلے ایک سوٹ پہنو اور جب میں گھر واپس آؤں تو بدل کر دوسرا سوٹ پہنو۔۔۔۔

تو آپ کیا چاہتے ہیں میں سارا دن کپڑے ہی بدلتی رہوں۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے بولی اور ہادی کا ہاتھ پکڑ کر شاہزین کو دوبارہ دوسری کپڑے والی دکان میں جاتے ہوئے آگے جانے لگی تو شاہزین جلدی سے بولا۔۔۔۔

رکو اب کپڑے نہیں خریدتے کم از کم جیولری تو خرید لو۔۔۔۔۔

اس کے معصومیت سے بولنے پر ہادی اور حور دونوں نے اپنی آنکھیں گھمائیں اور اس کے ساتھ جیولری شاپ میں چلے گئے۔۔۔۔۔

وہ سارا دن گھومنے پھرنے کے بعد اب واپس گھر جا رہے تھے چونکہ رات ہو چکی تھی

اس وجہ سے ہادی کو بھی شاہزین نے اپنے گھر لے جانے کا سوچا اور عینی سے ایک بار پوچھا تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا۔۔۔

تھکن کی وجہ سے ہادی نیند میں جھول رہا تھا جب وہ گھر میں داخل ہوئے ہادی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اپنی آنکھوں کو ہاتھوں سے مسلتا ہوا کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

شاہزین اسے اوپر اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں لے گیا اور وہاں اسے لیٹا دیا اس کے سونے کے بعد عینی کمرے میں آئی تو ملازم سارے شاپنگ بیگ کمرے میں رکھ کر جا چکا تھا اور واشروم سے پانی کی گرنے کی آواز سن کر اسے پتا چلا کہ شاہزین واشروم میں ہے تو وہ جوتے سے اپنے پاؤں آزاد کرتی بیڈ سے پاؤں نیچے لٹکا کر بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند گئی اور شاہزین کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

شاہزین شاور لے کر آیا اور عینی کو آواز دینے لگا تو اسے سوتا دیکھ کر اپنے بال صاف کر

کے اس کی ٹانگیں بیڈ پر کر کے اسے کمفرٹیبل طریقے سے بیڈ پر لیٹا دیا اور اس کا سر چوم کر خود بھی دوسری طرف سے آ کر بیڈ پر لیٹ گیا

چونکہ آج ہفتہ تھا تو ارقم اور علیشبہ کو یونیورسٹی سے چھوٹی تھی تو اس وجہ سے وہ آج حویلی آ گئے تھے اور اس وقت حویلی میں ہال میں رمنا بیگم اور حدید صاحب کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالی بیٹا تم کتنی کمزور ہو گئی ہوا گر تم بیمار ہو گئی تھی تو تمہیں حویلی آ جانا چاہیے تھا میں تمھارا اچھے سے خیال رکھتی وہاں تو کوئی خیال رکھنے والا بھی نہیں ہے۔۔۔

رمنا بیگم عالی کو دیکھتے ہوئے بولیں وہ پہلے سے کمزور لگ رہی تھی۔۔۔

امی بھائی نے میرا بہت خیال رکھا تھا اور کوئی کمزور نہیں ہوئی میں بلکل فٹ ہوں میں

آپ کو ویسے ہی فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔

امی کیا آپ کو لگتا ہے میں عالی کا خیال نہیں رکھتا یہ میری اکلوتی بہن ہے میں اس کا ہی تو سب سے زیادہ خیال رکھتا ہوں۔۔۔۔

ارقم پہلے رمنا بیگم اور پھر عالی کی بات سن کر بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم مجھے پتا ہے تم عالی کا اپنے سے بھی زیادہ خیال رکھتے ہو۔۔۔۔وہ تو کمزور لگ رہی تھی صرف اس لیے میں نے کہا اور اب تم دونوں یہاں آ گئے ہو تو دو دن میں میں نے تم لوگوں کو کھلا پلا کر صحت مند کر دینا ہے۔۔۔۔

اللہ امی آپ نے تو ہم دونوں کو موٹا کرنے کا پورا پلان بنایا ہوا ہے۔۔۔۔

ارقم ان کی آخری بات سن کر مسکرا کر بولا۔۔ جبکہ باوی سب بھی ارقم کی بات سن کر مسکرا اٹھے۔۔۔۔

ہاشم احمر کے ساتھ کار میں موجود تھا احمر کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ حویلی جا کر اب حدید صاحب سے معافی مانگنا چاہتا تھا چہرے سے تو وہ پر سکون ہی لگ رہا تھا مگر اندر سے ڈرا ہوا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حویلی کے آگے گاڑی رکی تو اس نے احمر کو ایک نظر دیکھا جو ہاشم کو حوصلہ دینے کے لیے بولا۔۔۔۔

ہاشم یار تم فکر مت کرو وہ چاچو ہیں تمھارے بس ایک بار دل سے معافی مانگ لو وہ تمھیں معاف کر دیں گے اور میں تمھارے ساتھ اندر نہیں جاؤں گا ورنہ وہ سمجھیں گے کہ میں تمھیں فورس کر کے لایا ہوں اور دوسری بات کہ یہ تمھاری فیملی کا مسئلہ

ہے تمھیں خود ہی حل کرنا ہو گا۔۔۔۔

وہ گاڑی حویلی سے باہر ہی کھڑی کر کے پیدل اندر داخل ہونے لگا کہ اسے ملازم نے روک دیا۔۔۔۔

سردار صاحب نے کہا تھا جب بھی آپ آئیں آپ کو دروازے سے ہی لوٹا دیا جائے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم شاید بھول رہے ہو کس سے بات کر رہے ہو اس وجہ سے مجھ سے زیادہ فضول بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ ملازم کی بات سن کر تھوڑا غصے سے بولا تو ملازم فورا پیچھے ہٹ گیا آخر کو دور دید بخت کا بیٹا تھا وہ۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا اندر داخل ہوا مگر ہال میں داخل ہونے سے پہلے وہ رک کر گہرا سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون کر کے اپنی ہمت بڑھانے لگا

اسے ہال سے قہقہوں اور باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔وہ ہمت کرتا اندر داخل ہوا اور اونچی آواز میں حدید صاحب سے سلام لے کر سب کو اپنی جانب متوجہ کر گیا

اسلام و علیکم چچا جان !

حدید صاحب ہاشم کی آواز سن کر اس کی جانب متوجہ ہوئے جبکہ باقی سب بھی اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے

تمھیں اندر کس نے داخل ہونے دیا ہاشم تم بھول گئے ہو تو میں یاد دلا دوں کہ حویلی

کے دروازے تم پر بند کر دیے گئے تھے اسی وجہ سے شرافت سے یہاں سے واپس چلے جاؤ اس سے پہلے کے کوئی بدمزگی ہو۔۔۔۔

حدید صاحب کرخت لہجے میں ہاشم سے بولے تو ہاشم اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مضطرب سا بولا۔۔۔۔

چچا جان بس کچھ دیر کے لیے میری بات سن لیں میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں میں بہت بے سکون ہوں گھر جانے کا سوچ کر ہی میرا دم گھٹنے لگتا ہے و۔۔وہ حمنا نے اس نے میرے بچے کو قتل کر دیا و۔۔۔وہ مجھے برباد کر چکی ہے اس نے مجھ سے طلاق لے لی اور حور اور ہادی کا کچھ پتا نہیں چل رہا میرا دل بند ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے میں اندھیرے کا مسافر بن جاؤ گا اگر میں نے آپ سے بات نہ کی خدارا میری مدد کریں چچا جان۔۔۔۔

اس کے درد بھرے لہجے میں کہی گئی بات پر حدید صاحب کا دل تھوڑا نرم ہوا وہ واقعی

قابل رحم لگ رہا تھا۔۔۔

ارقم نے اس کی بات سن کر صرف ہنکار بھرا اسے اس سے کوئی غرض نہیں تھا کہ وہ تکلیف میں ہے یا نہیں وہ جتنے لوگوں کے ساتھ غلط کر چکا تھا یہ سب اس کا مکافات عمل ہی تھا جو آج وہ بے سکون تھا رمنا بیگم کا دل بھی ہاشم کی ایسی حالت دیکھ کر نرم پڑ گیا تھا جبکہ علیشبہ کو ہاشم کی تکلیف اپنی تکلیف محسوس ہوئی وہ کمرے میں بھاگ جانا چاہتی تھی خود کو کہیں بند کر لینا چاہتی تھی تاکہ اس ستمگر کی یہ ٹوٹی بکھری حالت نہ دیکھ سکے مگر وہ لب کاٹتی پھر بھی ہال میں سب کے ساتھ کھڑی رہی۔۔۔

خود کو سنبھالو ہاشم اور یہاں آکر بیٹھو۔۔۔

حدید صاحب ہاشم کو اپنے پاس بلاتے ہوئے بولے۔۔۔

ہاشم ان کی بات سن کر تیزی سے ان کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے ان کے گلے لگ گیا

چچا جان پلیز مجھے معاف کر دیں میں بہت برا ہوں میں نے سب کے ساتھ غلط کیا اب یہ زندگی مجھ پر تنگ ہو رہی ہے مجھے آپ کی ضرورت ہے چچا جان مجھے معاف کر دیں پلیز چچا جان۔۔۔۔۔۔

ہاشم صبر سے کام لو سب ٹھیک ہو جائے گا اور جہاں تک بات معاف کرنی کی ہے تو میں صرف تم سے ناراض تھا کہ تم اپنی بیوی کا منہ بند نہ کروا سکے جب وہ ہمارے خاندان کی عزت کی دھجیاں اڑا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے تحمل سے بولے۔۔۔۔۔

وہ میری بیوی نہیں رہی چچا جان اس کے خیال میں میرے جیسے جاہل گنوار کے ساتھ وہ اب زندگی گزارنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر علیحدہ ہو کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

مگر وہ تو تم سے محبت کرتی تھی پھر اس نے ایسا کیوں کہا تم سے۔۔۔۔۔

رمنا بیگم نے ہاشم سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ اب اپنے کزن کو پسند کرنے لگ پڑی تھی اور مزید میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔

وہ رمنا بیگم کی طرف مڑ کر بولا۔۔۔۔

بیگم ہاشم کے لیے کچھ کھانے پینے کو منگواؤ ہم یہ باتیں بیٹھ کر تفصیل سے کرتے ہیں اور ہاشم تم بیٹھ جاؤ اور ساری باتیں تفصیل سے بتاؤ۔۔۔۔

حدید صاحب پہلے رمنا بیگم سے بولے اور پھر ہاشم سے کہا تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور انھیں ساری تفصیل بتانے لگا جبکہ ارقم اور عالی اس دوران خاموش ہی رہے تھے۔۔۔۔۔

ہاشم تھوڑی دیر حویلی رک کر حدید صاحب سے بات کر کے واپس آ چکا تھا اور کسی نے اس سے بات نہیں کی تھی رمنا بیگم نے بھی بس تھوڑی بہت بات ہی کی تھی۔۔۔۔۔

وہ واپس آکر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا لیکن اب اسے حدید صاحب کی وجہ سے تھوڑا سکون ہو گیا تھا۔۔۔۔

صبح عینی اپنے معمول کے مطابق اٹھی اور نماز پڑھ کر ہادی کے کمرے میں اسے ایک نظر دیکھنے گئی اسے سوتا دیکھ کر وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی اور شاہزین کو سوتا دیکھ شاپنگ بیگز اٹھا کر ان میں سے چیزیں نکال کر الماری میں رکھنے لگی ہادی کی چیزیں وہ پہلے ہی الگ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری چیزیں رکھنے کے بعد اس نے ایک اچھا سا ڈریس نکالا اور شاور لے کر چینج کر کے کانوں میں بالیاں پہن کر اور ہلکا سا میک اپ کر کے وہ تیار ہو کر اب شاہزین کو اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

شاہزین اٹھ جائیں نو بج گئے ہیں۔۔۔۔۔

افف۔۔۔حور یار تھوڑی دیر سونے دو بس آج کا دن ہی ہے پھر کل سے تو مجھے آفس جانا ہے اور پھر جلدی اٹھنا پڑنا ہے۔۔۔۔

وہ بنا اپنی آنکھیں کھولے حور سے بولا اور دوسری طرف کروٹ لے کر دوبارہ سونے لگا کہ اس کے کانوں میں دوبارہ حور کی آواز پڑی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ پ۔۔۔پلیز اٹھ جائیں نہ۔۔۔۔۔

اس کی منت بھری آواز سن کر آخر وہ اٹھ ہی گیا

وہ اٹھ کر بیٹھا اور آنکھیں کھول کر عینی کو گھورنے لگا تھا کہ اسے تیار ہوا دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے عینی کو اوپر سے نیچے تک دیکھا

وہ سفید شارٹ فراک اور پجامے میں ملبوس شاہزین کا صبح صبح ہی دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہزین ایسے مت دیکھیں ا۔۔۔اور جلدی تیار ہو جائیں۔۔۔۔

وہ شاہزین کو مسلسل خود کو دیکھتے پا کر سرخ ہوتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سویٹ ہارٹ تم تو بہت ہی شرمیلی ہو۔۔۔۔۔

تو شاہزین قہقہہ لگاتا ہوا بولا

و۔۔وہ آپ تیار ہو جائیں میں ہادی کو جگا کر آتی ہوں۔۔۔۔

وہ سرخ پڑتی جلدی سے کمرے سے جانے کے لیے پر تولتی بولی تو شاہزین نے جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر عینی کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا جو دروازے کی طرف رخ کیے باہر جانے لگی تھی۔۔۔۔

ارے یار اتنی پیاری تیار ہوئی اپنی تعریف سنے بغیر ہی چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کی گال چوم کر شرارت سے بولا۔۔۔۔

و۔۔۔وہ میں آ۔۔۔۔پ۔۔۔۔

وہ کنفیوز ہوتی اسے کوئی جواب نہیں دے پا رہی تھی

آج تم میرے لیے تیار ہوئی ہو نہ تو مجھے بے حد اچھا لگا ہے ایسے ہی روز اچھا سا تیار ہو کر مجھے اٹھایا کرو اور میں روز تمھاری ڈھیر ساری تعریف کیا کروں گا۔۔۔۔

وہ اس کا دوسرا گال چوم کر بولا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ش۔۔ شاہ آپ بہت بد تمیز ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا سرخ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر بولی تو شاہزین نے قہقہہ لگایا

لو اس میں کیا بد تمیزی والی بات ہے میں تو صرف اپنی خوبصورت بیوی کی تعریف کر رہا تھا تم ایویں مجھ معصوم پر الزام لگا رہی ہو۔۔۔۔۔۔

وہ اس کا رخ اپنی جانب کیے اس کے منہ پر رکھے ہاتھوں پر بوسہ دے کر بولا۔۔۔

ابھی عینی اسے کوئی جواب دیتی کہ کسی کہ دروازہ بجانے کی آواز پر اس نے جلدی سے اپنے منہ سے ہاتھ ہٹائے اور شاہزین سے تھوڑا سا فاصلے پر کھڑی ہو کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ہادی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

چھوٹے سالے صاحب سوئے تو ٹھیک تھے رات کو؟؟؟

شاہزین نے ہادی سے مسکراتے ہوئے واشروم کی طرف جاتے ہوئے پوچھا

بھائی مجھے بہت اچھی نیند آئی ورنہ ہوسٹل میں تو مجھ سے صبح سے سویا ہی نہیں جاتا۔۔۔۔

شاہزین اس کی بات سن کر اپنی جگہ پر رک گیا اور عینی کی طرف دیکھا جس کی مسکراہٹ ہادی کی آخری بات سن کر سمٹ گئی تھی۔۔۔۔

تم فکر مت کرو اب سے تم نے یہاں ہی عینی اور میرے ساتھ رہنا ہے کل ہم تمھارا ایڈمیشن کسی دوسرے سکول میں کروادیں گے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ہادی نے عینی کی طرف دیکھا جو خود حیرانی سے شاہزین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عینی اپی کیا شاہزین بھائی سچ بول رہے ہیں؟؟ کیا اب میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔۔۔۔۔

ہاں بلکل ابھی تو شاہزین نے تمھیں بتایا ہے۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر ہادی کا سر چوم کر بولی تو وہ خوش ہوتا ہوا اس کے گلے لگ گیا۔۔۔۔

عینی نے باس سے الگ ہو کر اسے صوفے پر پڑے اس کے شاپنگ بیگز میں سے اسے ایک سوٹ نکال کر دیا اور اسے جلدی سے فریش ہونے بھیجا جب ہادی چلا گیا تو عینی شاہزین کا انتظار کرنے کے لیے بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے شاور لے کر آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

شاہزین شاور لے کر آیا اور عینی کو ایک نظر بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر جلدی سے اپنے بال ڈرائے کر کے بال سیٹ کیے اور عینی کی طرف دیکھا جو اس سے کچھ پوچھنے کو پر تول رہی تھی وہ جانتا تھا یقینا جو اس نے ہادی سے کہا ہے وہ ہی عینی نے پوچھنا ہے۔۔۔۔۔

ک۔۔کیا واقعی ہادی اب ہمارے ساتھ رہے گا۔۔۔۔

عینی نے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ کیا تمھیں لگ رہا تھا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔وہ اب یہیں رہے گا رزیہ سے ساتھ والا کمرہ ہادی کے لیے سیٹ کروالینا بلکہ میں اسے خود کہہ دوں گا اور اب اٹھو ہادی کو کمرے سے لے کر نیچے ناشتہ کرنے چلتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ عینی سے بولا اور آخر میں عینی کے سامنے ہاتھ پھیلایا جسے عینی نے مسکراتے ہوئے تھام لیا تھا۔۔۔۔

وہ ہادی اور عینی کے ساتھ نیچے گیا جہاں آج سحر بیگم بھی تیمور صاحب اور شفق کے

ساتھ ہی موجود تھیں۔۔۔۔

انھیں ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے دیکھ سحر بیگم نے نخوت سے اپنا رخ موڑا

جبکہ تیمور صاحب اور شفق نے عینی کے سلام کا جواب دیا جس نے آتے ہی سلام لیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیڈ یہ عینی کا بھائی ہادی ہے اور اب ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔۔۔۔۔

شاہزین نے ہادی کو عینی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا کر تیمور صاحب سے خود بھی بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کوئی یتیم خانہ نہیں جو تم ہر کسی کو اٹھا کر میرے گھر لا رہے ہو نکالو اسے فوراً میرے گھر سے باہر۔۔۔۔

سحر بیگم کو تو شاہزین کی بات سن کر پتنگیں لگ گئی اور تیمور صاحب کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بول پڑیں جبکہ شفق جو ہادی سے بات کرنے لگی تھی سحر بیگم کی بات اسے سخت ناگوار گزری جبکہ شاہزین اور تیمور صاحب نے بھی سحر بیگم کی بات سن کر انھیں ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھا اور عینی تو خاموشی سے بیٹھی اپنے لب کاٹ رہی تھی اور ہادی سحر بیگم کی طرف دیکھ رہا تھا وہ اتنا بھی بچہ نہیں تھا کہ ان کی بات نہ سمجھ پاتا

۔۔۔۔۔

سحر یہ گھر تمھاری اکیلی کا نہیں ہے اور ابھی میں زندہ ہوں کہ فیصلہ کر سکوں کہ کون یہاں رہے گا اور کون نہیں اور مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔

تیمور صاحب سخت لہجے میں بولے۔۔۔۔۔

بلکل نہیں تیمور ایک کام والی کو تو آپ پہلے ہی شاہزین کی بیوی بنا رہے ہیں اب اس کا بھکاری بھائی یہاں میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

حور ہادی کو لے کر کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین نے سحر بیگم کی بات سن کر ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سے عینی سے کہا جو سحر بیگم کی بات سن کر اسے ساتھ لگائے بیٹھی تھی شاہزین کی بات سن کر وہ فوراً ہادی کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

اب تم حد سے بڑھ رہی ہو سحر۔۔۔۔۔

ایک منٹ ڈیڈ میں موم سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔آپ کیا چاہتی ہیں چلا جاؤ یہاں سے چھوڑ دو یہ گھر تاکہ آپ اپنے گھر میں سکون سے رہ سکیں۔۔۔۔۔

مجھے قطعی منظور نہیں کہ آپ حور کی اور ہادی کو ہر وقت بے عزت کرتی رہیں وہ اب یہی حور کے ساتھ اس گھر میں رہے گا اگر آپ کو مسئلہ ہے تو ابھی بتا دیں میں حور کو اپنے ساتھ یہاں سے لے جاؤں گا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین تیمور صاحب کو روکتا ہوا خود سحر بیگم سے بولا جن کا غصہ اس کے گھر چھوڑنے کی بات پر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

تمھیں یہاں سے جانے کی ضرورت نہیں ہے ایک ہی تو تم میرے بیٹے ہو اور اسے بھی میں کسی غیر کے پیچھے نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔

وہ بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی تو تیمور صاحب بھی اسے حوصلہ دیتے ہوئے باہر چلے گئے جبکہ شاہزین کے جانے کے بعد شفق بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

شاہزین رزیہ کو ناشتہ کمرے میں لانے کا بول کر اپنے کمرے میں چلا آیا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرے کا منظر دیکھ کر اس کا دل میں درد سا اٹھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی ہادی کو ساتھ لگائے رو رہی تھی جبکہ ہادی بھی رو رہا تھا۔۔۔۔

شاہزین نے عینی کے قریب جا کر ہادی کو عینی سے الگ کر کے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے اپنے ساتھ بیٹھا کر بولا۔۔۔

چھوٹے سالے صاحب مرد رویا نہیں کرتے ایسی باتوں کو نظر انداز کرتے ہیں بلکہ تمہیں تو اپنی آپی کو بھی رونے نہیں دینے چاہیے تھا۔۔۔

وہ ہادی کو سمجھا کر بولا جواب چپ کر گیا تھا جبکہ اس نے آخری بات پر عینی کی طرف دیکھا جو اپنے آنسو صاف کر کے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر دونوں کو سمجھانے کے بعد اس نے ہادی اور حور دونوں کو فریش ہونے بھیجا رزیہ ناشتہ بنا کر کمرے میں دے گئی تھی۔۔۔۔

حور اور ہادی کے آنے کے بعد انھوں نے ناشتہ کرنا شروع کیا۔۔۔۔

علیزے ہال میں بیٹھی بظاہر تو رمنا بیگم کی باتیں سن رہی تھی جبکہ وہ خود تو سوچوں میں گم تھی اس کے ذہن میں ہاشم کے جانے کے بعد کل سے صرف ایک خیال آرہا تھا کہ

کیا اب ہاشم حمنا کے چھوڑنے کے بعد کیا اس کے نصیب میں ہو گا۔۔۔۔۔

اسے لگتا تھا کہ ہاشم کبھی بھی اسے پسند نہیں کرے گا اور اگر وہ کر بھی لیں تو ارقم کبھی بھی اس کی ہاشم سے شادی نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔۔

عالی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ رمنا بیگم کے ہلانے سے اپنی سوچوں سے باہر آئی۔۔۔

تم میری بات سن بھی رہی تھی عالی یا نہیں؟؟؟

وہ سوری امی سن نہیں سکی آپ کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

علیشبہ نے جواب دیا تو رمنا بیگم نفی میں سر ہلاتی دوبارہ بولیں۔۔۔۔

میں کہہ رہی تھی کہ میں نے کچھ کھانے لا سامان بھی پیک کر دیا ہے وہ بھی ساتھ لے جانا اور ارقم کے کچھ نئے کپڑے میں نے سلوائے تھے وہ بھی یاد سے رکھ لینا ارقم تو پتا نہیں کہاں گم ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں رکھ لوں گی امی۔۔۔بھائی نے مجھے تین بجے تک تیار ہونے کا کہا تھا اور دو تیس بھی ہو گئے ہیں امی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا اتنا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔

اس کی اچانک گھڑی پر نظر پڑی تو جلدی سے اٹھتی رمنا بیگم سے بولی۔۔۔۔

تمھیں ہی ہوش نہیں تھا پتا نہیں کیا کیا سوچے جا رہی تھی ورنہ میں نے تو دو تین مرتبہ

تمھیں بتایا بھی تھا

وہ رمنا بیگم کی بات سن کر جلدی سے اپنے کمرے میں تیار ہونے بھاگی۔۔۔۔

شفق اپنے کمرے میں بور ہو رہی تھی ارقم سے اس کی دو دن سے بات نہیں ہوئی تھی تو اس نے ارقم کو کال کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔

ارقم اس وقت زمینوں پر موجود حدید صاحب کے کہنے پر حساب کتاب کرنے آیا تھا اور اب واپس جا رہا تھا جب اسے شفق کی کال آئی وہ چونکہ پیدل ہی آیا تھا اس وجہ سے وہ کال اٹھا کر حویلی کی طرف جاتا ہوا شفق سے بات کرنے لگا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔۔ارقم !

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ شفق خیریت جو کال کی؟؟؟

اسے تنگ کرنے کے لیے اس نے پوچھا تو شفق گڑبڑا گئی۔۔۔۔

و۔۔وہ میں و۔۔وہ آپ نے کہا تھا کہ عالی کے نوٹس تیار کر دو میں نے باقی بھی تیار کر دیے ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کا گھبرانا محسوس کر کے مسکرایا

ہمم۔۔۔مجھے لگا شاید تم مجھے یاد کر رہی تھی اسی وجہ سے تم نے کال کی تھی مگر تم نے یہ بات کر کے میری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔۔۔۔

توآپ نے بھی تو مجھے کال نہیں کی میں دو دن سے انتظار کر رہی تھی اب میں نے کی ہے توآپ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔

وہ روانی میں کیا بول گئی اسے پتا ہی نہیں چلا بات تو اسے تب سمجھ آئی جب اسے ارقم کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا اور اپنی بات پر غور کیا۔۔۔۔۔

و۔۔۔وہ میرا و۔۔۔وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔

توکیا مطلب تھا پھر مجھے بتا دو۔۔۔۔ویسے میں نے اس لیے کال نہیں کی تھی میں تھوڑا مصروف تھا اور اب نہیں تنگ کروں گا کیا تم نے واقعی میرے فون کا انتظار کیا؟؟

وہ واقع دو دن مصروف تھا حدید صاحب کے ساتھ اسی وجہ سے اسے کال نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

و۔۔۔وہ ہاں میں نے کیا تھا مگر آپ نے کال ہی نہیں کی۔۔۔۔۔

اس نے دو دن کافی دیر ارقم کی کال کا انتظار کیا تھا مگر ارقم کے کال نہ کرنے پر تنگ آکر اس نے خود ہی کال کر لی اس کا دل اب ارقم سے بات کرنے کو کرتا تھا اس کے ساتھ وقت گزارنے کو کرتا تھا مگر وہ اپنے دل کی حالت سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

اچھا تو کیا کر رہی تھی کیسے گزرے دو دن بتاؤ۔۔۔۔

وہ اس کا جواب سن کر مسکراتا ہوا بولا تو شفق بیڈ پر لیٹ کر اسے اپنے دو دن کی تفصیل بتانے لگی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا رات کے وقت گھر میں اکیلی تھی اس کے موم ڈیڈ ایک پارٹی میں گئے ہوئے تھے

وہ اپنے کمرے میں تھی جب نیچے سے اسے آوازیں سنائی دیں گھر میں بس ملازمہ تھی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ہال میں جانے لگی کہ دیکھ سکے کہیں ملازمہ نے تو کوئی چیز نہیں توڑ دی۔۔۔

وہ باہر آئی تو ہال میں ملازمہ ڈر کر ایک کونے میں دبکے کھڑی تھی جبکہ اس کے سامنے کوئی نقاب پوش گن لیے کھڑا تھے۔۔۔

حمنا کی اسے دیکھ کر چیخ نکل گئی تو دو اور نقاب پوش جو گھر کے کمرے چیک کرنے والے تھے ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر جلدی سے حمنا کو پکڑا جو بھاگنے کی کوشش میں

تھی۔۔۔۔

حمنا مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ نقاب پوش جس کے ہاتھ میں گن موجود تھی اسے پتا نہ چلا کہ کب گن کا ٹریگر دبا اور حمنا کے پیٹ میں گولی لگی۔۔۔۔۔

گولی کی آواز سن کر ملازمہ نے چیخ مار کر حمنا کی طرف دیکھا جس کے پیٹ سے خون نکل رہا تھا جبکہ تینوں نقاب پوش جو صرف چوری کرنے آئے تھے اور ان کا کسی کو مارنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا حمنا کے گولی لگتے ہی وہ گھر سے فرار ہو گئے۔۔۔۔۔

ملازمہ نے جلدی سے نقاب پوشوں کے جاتے ہی ایمبولنس کو کال کی اور ساتھ ہی حمنا کے والدین کو بھی کال کی۔۔۔۔

جبکہ حمنا فرش پر گری تکلیف سے دوہری ہو رہی تھی۔۔۔۔

حمنا کو ہاسپٹل لے جایا گیا جہاں پر اس کے والدین بھی پہنچ گئے تھے اور ملازمہ سے انھیں ساری بات پتا چل گئی تھی وہ پریشانی میں بیٹھے تھے جب ڈاکٹر باہر آئی انھیں پتا چلا تھا کہ اسے اس جگہ پیٹ میں گولی لگی تھی کہ اب وہ مشکل سے ہی کنسیو کر سکتی ہے جب کہ اب اس کی حالت بہتر تھی۔۔۔۔۔

اس کے والدین یہ سن کر ہی سکتے میں چلے گئے تھے لیکن اس کے ٹھیک ہونے کی خبر نے انھیں راحت بخشی تھی۔۔۔

شاہزین آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جب عینی ہادی کو تیار کروا کر کمرے میں داخل ہوئی شاہزین آفس جانے سے پہلے ہادی کا ایڈمیشن کروانے جا رہا تھا اس وجہ سے ہادی کو اپنے ساتھ لے جا رہا تھا جبکہ عینی ان کے ساتھ نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

حوریار ایک کام تو کرو میرا کوٹ تو مجھے پہنادو۔۔۔۔۔۔

اس نے عینی سے کہا تو عینی نے بیڈ پر پڑا کوٹ اٹھایا اور شاہزین کو کوٹ پہنانے میں مدد کی۔۔۔۔۔۔

میں ہادی کا ایڈمیشن کروا کر اسے واپس چھوڑ جاؤں گا فکر مت کرنا اور اگر موم کچھ کہیں تو ان کی باتوں کو نظر انداز کر دینا دل پر لینے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاں میرے آنے سے پہلے اچھا سا تیار ہو جانا۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولتا اس کا سر چوم کر ہادی کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔

****

حمنا کو جب ہوش آیا تو اس کے ماں باپ نے اس سے کینسیو نہ کرنے والی بات چھپالی ۔۔۔۔مگر آخر کب تک یہ بات چھپی رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی جب نرس اور اس کو اپنی موم کی آوازیں سنائی دیں جب اس نے نرس کو کہتے سنا کہ اب وہ کینسیو نہیں کر سکتی تو فوراً اس نے اپنی آنکھیں کھول کر اپنی ان لوگوں کی طرف دیکھا جبکہ اس کی موم نرس کو خاموش کروا رہی تھیں۔۔۔۔۔

م۔۔۔موم ک۔۔کیا یہ سچ کہہ رہی؟؟؟۔۔۔۔۔آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں ؟؟؟؟

حمنا میری جان ابھی تم آرام کرو ورنہ تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔

موم میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کیا یہ سچ کہہ رہی ہے؟؟؟ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں یہ سچ بول رہی ہے۔۔۔۔یہ سب ہماری غلطی ہے ہمیں تمہیں اکیلے گھر چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آخر روتے ہوئے سچ بول ہی پڑیں۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔۔جھوٹ بول رہی ہیں نہ آپ یہ کیسے ہو سکتا ہے ن۔۔۔۔نہیں بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔

وہ مسلسل سر نفی میں ہلاتی بول رہی تھی یہ اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا اس نے تو ایسا کبھی سوچا بھی نہ تھا اسے ایک دم خود سے وحشت سی محسوس ہوئی اس نے بھی تو اپنی پہلی

اولاد کو ناحق قتل کیا تھا یہ اس کا ہی مکافات عمل تھا کہ اب وہ دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی تھی اس نے تو حور اور ہادی کے ساتھ بھی تو برا کیا تھا پھر اس کے ساتھ کیسے برا نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔

آنسو اب اس کی آنکھوں سے روانی سے بہنے لگے تھے نرس نے اس کی حالت دیکھ کر جلدی سے اسے بے ہوشی کا انجیکشن لگا دیا تھا تاکہ وہ پر سکون ہو سکے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

••••••••••••••••••••

ہاشم کو صبح ہی احمر سے حمنا کے ساتھ ہوئے واقعہ کا پتا چلا تھا حمنا کے ماں باپ کا گھر چونکہ احمر کے گھر سے دو گھر آگے تھا تو وہاں کی ملازمہ سے تقریباً سب کو اس کے ساتھ ہوئے واقعہ کا پتا چلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے حمنا کے بارے میں سن کر دکھ بلکل نہ ہوا ہاں۔۔۔ مگر افسوس ضرور ہوا

تھا۔۔۔۔۔

اسے اپنے دوست سے پتا چلا تھا کہ آخری دفعہ ہادی اور حور کئی مہنے پہلے ایک پارک میں دیکھے گئے تھے اس کے بعد کہاں گئے کسی کو نہیں پتا تھا اس نے یہاں تک کہ ہر یتیم خانہ میں بھی چیک کروالیا تھا مگر ناکامی ہی اس کی قسمت میں تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہر روز بے سکونی کی نیند ہی سوتا تھا وہ جانتا تھا وہ سکون سے تب ہی جی سکے گا جب وہ ہادی اور حور کو ڈھونڈ لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے رہ رہ کر اپنا ہادی کو تھپڑ مارنا یاد آتا تھا وہ سوچتا تھا کہ کاش وہ وقت پیچھلے لے جا سکتا تو کبھی ہادی کو تھپڑ نہ مارتا اور نہ ہی ان دونوں کو گھر سے نکالتا۔۔۔۔۔۔

****

وقت اپنی پوری رفتار سے گزر رہا تھا شاہزین کو آفس جاتے ہوئے ایک ماہ ہو چکا تھا ہادی بھی باقاعدگی سے سکول جارہا تھا عینی بھی شاہزین کے کہنے پر اپنے امتحانات کی تیاری کر رہی تھی اس نے جو پرائیویٹ ایڈمیشن لیا تھا اب اس کے پیپر ہونے والے تھے سحر بیگم وقفے وقفے سے اسے باتیں سنا کر تکلیف پہنچانا نہ بھولتیں تھیں۔۔۔

شفق اور ارقم بھی ایک دوسرے کو چاہنے لگے تھے وہ دونوں اپنے احساسات کے بارے میں جانتے تھے مگر ایک دوسرے کو ابھی دونوں نے ہی نہیں بتایا تھا لیکن دونوں ہی ایک دوسرے کے احساسات اور جزبات سے بھی بخوبی واقف تھے علیشبہ تو پہلے ہی جان گئی تھی کہ ان دونوں میں ضرور کوئی کو نیکشن ہے اور ویسے بھی اسے ارقم کی پسند اور اپنی دوست سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت کے دوران کچھ لوگوں کی زندگی رک گئی تھی جیسے ہاشم صبح آفس جاتا تو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کو گھر آتا اسے تو اب اپنے ہی گھر سے وحشت ہوتی تھی اس گھر میں اکیلے رہنے سے اسے خاموشی کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی وہ چار پانچ دفعہ حویلی بھی ہو کر آ گیا تھا اس کی علیشبہ سے اس دوران صرف ایک بار ہی ملاقات ہوئی تھی لیکن اس کے بعد اس کی سوچوں میں اب علیشبہ بھی شامل ہو گئی تھی وہ جانتا تھا کہ حدید صاحب اور ارقم کبھی بھی اس کارشتہ علیشبہ سے طے نہیں کریں گے وہ جتنا اس کی سوچوں کو جھٹکتا اتنا ہی وہ اس کی سوچوں پر قابض تھی یہاں تک کہ وہ مجبور ہوتا ایک دن ارقم اور علیشبہ جس جگہ رہ رہے تھے اس علاقے میں گیا مگر گھر میں داخل ہونے کی بجائے وہ باہر ہی گاڑی میں بیٹھا رہا پھر تھوڑی دیر بعد اسے ارقم علیشبہ کو گیٹ کے باہر چھوڑتا دکھائی دیا اس وقت ارقم نہ پہچان لے اس لیے وہ فوری سیٹ میں نیچے کی طرف جھک گیا تھا جس کی وجہ سے وہ علیشبہ کا چہرہ صحیح سے دیکھ نہ سکا۔۔۔اس کے بعد اس نے دوبارہ علیشبہ کو دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی۔۔۔۔۔

علیشبہ کی زندگی بھی بے کیف گزر رہی تھی بس ایک بار اس ستمگر کو دوبارہ حویلی دیکھ لیا تھا اس کے بعد اس سے مل نہیں پائی تھی جس وجہ سے اس کا دل ہاشم سے دوبارہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملنے کو بے قرار تھا اسے پتا تھا کہ وہ یہ غلط کر رہی ہے مگر اس کے دل کو کون سمجھتا جو اسے دوبارہ دیکھنے پر بضد تھا۔۔۔۔۔۔

حمنا کی حالت بھی اب کافی بہتر تھی وہ ٹھیک ہو کر گھر آچکی تھی جبکہ شاہزیب تو اس کے دوبارہ ماں نہ بننے کی خبر سن کر اس سے رخ موڑ گیا تھا اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس میں اور ہاشم میں کیا فرق ہے اگر ہاشم کی موجودگی میں یہ سب ہوتا تو وہ اسے اپنے ہاتھوں کا چھالہ بنا کر رکھتا مگر اب وہ کیا کر سکتی تھی اس نے خود شاہزیب کے بہکاوے میں آکر ہی ہاشم سے طلاق لی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ دن بہ دن ڈیپریشن میں جا رہی تھی جس کی وجہ سے اس کے والدین اس کے لیے بے حد پریشان رہنے لگے تھے لیکن وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اور اب تو اس نے پروپر دوائی لینا شروع کر دی تھی جس کی وجہ سے اس کی حالت کافی بہتر ہو گئی تھی

آج اتوار کا دن تھا اور شاہزین، عینی، ہادی اور شفق ہال میں بیٹھے لڈو کھیل رہے تھے اور ساتھ باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

شفق آپی آپ چیٹنگ کر رہی ہیں میں نے ابھی خود دیکھا دو نمبر آئے اور آپ نے تین نمبر چلائے۔۔۔۔۔

ہادی نے شفق مس چیٹنگ کرتے دیکھا تو فوراً بول پڑا پہلے والی گیم بھی وہی جیتی تھی اس وجہ سے وہ اس پر خاص نظر رکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہادی جھوٹ مت بولو میں نے بھی دو ہی چلائے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اسے آنکھیں دکھاتی بولی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے اللہ آپی آپ مجھے ڈرانے کی کوشش بلکل مت کریں میں اتنا بھی ڈرپوک نہیں ہوں کہ آپ کو چپ چاپ چیٹنگ کرتے دیکھوں تو چپ رہوں۔۔۔۔۔

وہ سیانوں کی طرح بولا تو عینی اور شاہزین اس کی بات سن کر مسکرا اٹھے جبکہ شفق نے اس کی بات پر منہ بگاڑا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی وہ مزید ہادی سے لڑتی کہ تیمور صاحب ہال میں داخل ہوتے شاہزین سے بولے۔۔۔۔۔

شاہزین کل اسلام آباد ایک کلائنٹ سے میٹنگ ہے میں چلا جاتا مگر یہاں بھی ایک ضروری میٹنگ ہے جس میں میرا ہونا بہت ضروری ہے تو میری جگہ تم چلے جاؤ گے۔۔۔۔۔

جی ڈیڈ میں چلا جاؤں گا آپ فکر مت کریں میں وہاں سب کچھ سنبھال لوں گا۔۔۔۔

اگر تم چاہو تو عینی کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ جب سے تم دونوں کی شادی ہوئی ہے تم لوگ تو گھومنے بھی نہیں گئے۔۔۔۔

ڈیڈ میں اسے اپنے ساتھ ضرور لے جاتا مگر اس کا پرسوں پیپر ہے اس وجہ سے اس بار تو یہ میرے ساتھ نہیں جا پائے گی مگر حور کے پیپر ہوتے ہی ہم ضرور کہیں گھومنے جائیں گے۔۔۔۔۔

وہ تیمور صاحب کی بات ضرور مان لیتا مگر جانتا تھا کہ حور کا پرسوں پیپر ہے اسی وجہ سے فوراً انھیں انکار کر دیا جبکہ حور اس کے جانے کا سن کر اداس ہو گئی تھی اسے شاہزین کے ساتھ رہنے کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ اب تو اس کا شاہزین کو دوسرے شہر بھیجنے

کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••••

شاہزین کہ آج صبح آٹھ بجے کی فلائٹ تھی اور وہ اب تیار ہو چکا تھا عینی نے اس کی ساری پیکنگ رات کو ہی کر دی تھی اسی وجہ سے اسے کوئی پریشانی نہیں ہوئی اب وہ عینی کو اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا جو اس کے جانے پر اداس تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شا۔۔۔شاہ پتا نہیں کیوں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ پ۔۔پلیز اپنا دھیان رکھیے گا اور وہاں پہنچتے ہی کال کر دیجیے گا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں آج صبح سے ہی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے اس وجہ سے وہ کافی پریشان تھی

تم فکر مت کرو میں تمھیں وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے کال کروں گا اور اپنا دھیان رکھنا میں نے ویسے بھی دو دنوں تک واپس آ ہی جانا ہے۔۔۔۔

وہ اس کا سر چوم کر بولا تو عینی نے اپنا سر ہلایا۔۔۔۔

عینی اسے دروازے تک چھوڑنے گئی تھی جہاں ڈرائیور پہلے ہی شاہزین کو ائرپورٹ لے جانے کے لیے کھڑا تھا شاہزین آخری بار عینی کا سر چومتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا اور گھر سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ معمول کے مطابق سب کے ساتھ ناشتہ کر کے اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے پیپر کی تیاری کر رہی تھی تیمور صاحب اپنے آفس جا چکے تھے جبکہ شفق اپنی یونیورسٹی چلی گئی تھی اور ہادی اپنے سکول چلا گیا تھا۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب اسے ہادی کے سکول سے کال آئی ان کے مطابق ہادی سکول کی سڑھیوں سے گر گیا تھا جس کی وجہ سے اس کا سر بری طرح پھٹ چکا تھا سکول انتظامیہ اسے ہوسپٹل لے کر جارہی تھی اور اسے بھی فوراً پہنچنے کا کہا وہ دھڑکتے دل کے ساتھ جلدی سے اپنی رزیہ کو بتا کر اپنی چادر لے کر گھر سے نکلی جبکہ وہ ساتھ اپنا بیگ لینا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہاسپٹل پہنچ کر ہادی کے بارے میں ریسیپشن سے پوچھ کر آئی سیو کی طرف گئی جہاں اس کے سکول کی ٹیچر موجود تھیں اس نے عینی کو بتایا تھا کہ اس کے اتنی شدید چوٹ لگی ہے کہ وہ بار بار ہوش میں آ رہے ہوش ہو رہا ہے اس کے سر کے مخصوص حصے میں خون جمنے کا خطرہ ہے جس وجہ سے وہ لوگ اس کا سٹی سکین کر رہے ہیں۔۔۔۔

اس نے اپنا موبائل نکال کر شاہزین کو کال ملائی مگر اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا اس نے تیمور صاحب کو کال ملائی تو وہ بھی فون نہیں اٹھا رہے تھے کیونکہ آج ان کی سارے سٹاف کے ساتھ ایک بہت ضروری میٹنگ تھی اور اس کے بعد ان کی ایک کلائنٹ سے

میٹنگ تھی اس نے آخر مایوس ہو کر کال ملانا چھوڑ دی اور ہادی کے لیے دعا کرنے لگی بے شک اللہ کبھی بھی اپنے بندے کو مایوس نہیں کرتا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر تھوڑی دیر بعد باہر آیا اور عینی کو بتایا کہ ہادی کا آپریشن کرنا پڑے گا اس کے لیے پیسے جمع کروادے اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ دے سکتی شاہزین اور تیمور صاحب اس کا فون نہیں اٹھا رہے تھے اس نے پھر کچھ سوچتے ہوئے گھر فون کیا رزیہ نے فون اٹھایا تو اس نے رزیہ کو سحر بیگم کو فون دینے کا بولا۔۔۔۔

کیا بات ہے لڑکی کیوں فون کر رہی ہو۔۔۔۔

م۔۔۔ میم مجھے پیسو کی ضرورت ہے ہادی کے آپریشن ہونا ہے کوئی میرا فون نہیں اٹھا رہا پ۔۔۔ پلیز آپ دے دیں۔۔۔۔

وہ پہلے عینی کو انکار کرنے لگی تھیں کہ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

میں تمھیں پیسے ابھی بھجوادوں گی مگر میری ایک شرط ہے جو تمھیں ماننی پڑے گی

۔۔۔۔

ج۔۔۔جی جو بھی شرط ہے میں ماننے کو تیار ہوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں پیسے لے کر ہوسپٹل پہنچ رہی ہوں وہاں ہی بات ہو گی۔۔۔۔

عینی نے پیسے کو انتظام ہوتے ہی تھوڑا سکون کا سانس لیا اور دور شریف پڑھنے لگی۔۔۔۔

سحر بیگم تھوڑی دیر بعد ہوسپٹل پہنچ چکی تھیں اور انھوں نے پیسے بھی جمع کروا دیے تھے۔۔۔۔۔

اب چونکہ میں نے پیسے جمع کروا دیے ہیں تو تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی۔۔۔۔

ج۔۔۔جی کیا شرط ہے۔۔۔۔

وہ لب کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اب تم گھر میں واپس قدم رکھنے کی کوشش بھی مت کرنا میں چاہتی ہوں کہ تم آپریشن کے فورا بعد ہادی کو لے کر یہاں سے چلی جاؤ اور یہ رہے مزید پچاس ہزار روپے میں اب تمھیں اپنے گھر اور برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

اور نہ کرنے کی جرت بھی مت کرنا اگر تمھارے بھائی کا آپریشن کروا سکتی ہوں تو

اسے رکوانے میں بھی دیر نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔۔

عینی کو مجبوراان کی بات ماننے پڑی اور اس نے سحر بیگم سے ہادی کو یہاں سے لے جانے کا وعدہ کر دیا تو سحر بیگم واپس گھر چلی گئیں۔۔۔۔

تیمور صاحب نے شام کو میٹنگ اٹینڈ کر کے اپنا موبائل چیک کیا تو عینی کی مس کالز دیکھ کر اسے کال بیک کی مگر دوسری طرف سے عینی کا موبائل مسلسل بند جا رہا تھا انھوں نے گھر والے نمبر پر کال ملائی تو پھر بھی کسی نے کال اٹھائی وہ میٹنگ میں جانے سے پہلے اپنا موبائل سائلنٹ پر لگا کر اپنے آفس ہی چھوڑ گئے تھے جس وجہ سے انہیں عینی کی کالز کے بارے میں پتا نہیں چلا تھا۔۔۔۔۔

وہ پریشانی سے عینی کے بارے میں سوچ کر گھر کی طرف روانا ہوئے ابھی وہ واپس ہی جا رہے تھے کہ شاہزین کی کال ان کے موبائل پر آئی۔۔۔۔۔

ڈیڈا گر آپ گھر پر ہیں تو میری بات عینی سے کروادیں میرے موبائل کی چارجنگ ختم ہو گئی تھی اس وجہ سے حور کی کال اٹینڈ نہیں کر پایا مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہو گئی اسی وجہ سے اس نے اپنا فون بند کر دیا ہے۔۔۔۔۔

وہ پریشان سا بولتا ہوا تیمور صاحب کو مزید پریشان کر گیا۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو میں گھر پہنچتے ہی تمھاری بات کروادوں گا۔۔۔۔۔

وہ اسے مطمئن کرتے بولے تو شاہزین نے ان کی بات سن کر گہرا سانس لیا اور ان سے مزید دو چار باتیں میٹنگ کے متعلق کر کے کال بند کر دی۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئے تو معمول کے خلاف پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا ورنہ جب بھی وہ گھر میں داخل ہوتے تو انھیں ہادی لان میں کھیلتا ہوا ملتا یا پھر عینی کے ساتھ ہال میں موجود ہوتا۔۔۔۔

حور بچے۔۔۔۔۔

ہادی۔۔۔۔۔

حور اور ہادی تو ان کی بات سن کر نہ آئے مگر رزیہ ضرور کچن سے باہر آ گئی۔۔۔۔

رزیہ سب لوگ کہاں ہیں؟؟؟

سروہ سحر میم تو اپنی دوستوں کی طرف گئیں ہیں اور شفق میم آج اپنی دوست کے ساتھ لنچ پر گئی ہیں اس وجہ سے وہ تھوڑی دیر سے آئیں گی۔۔۔۔

رزیہ نے جلدی سے جواب دیا تو تیمور صاحب کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

ہادی اور حور کہاں ہیں؟؟؟ گھر میں دکھائی کیوں نہیں دے رہے؟؟؟

سروہ تو صبح ہی آپ سب لوگوں کے جاتے کہیں چلی گئیں تھیں پھر ابھی تک واپس نہیں آئیں اور ہادی بھی سکول سے واپس نہیں آیا ڈرائیور لینے گیا تھا مگر انھوں نے کہا کہ اس کی بہن پہلے ہی اسے لے گئی ہے۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو کہاں گئی ہے وہ اور یہ بات پہلے فون کر کے نہیں بتا سکتی پانچ بج چکے ہیں شام کے اور تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سرم۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتا اور میں تھوڑی دیر پہلے انیکسی گئی تھی اس وجہ سے کال نہیں اٹھا پائی۔۔۔۔

اب جاؤ یہاں سے منہ کیا میرا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔رکو ایک منٹ سحر کو فورا فون کر کے گھر بلاؤ۔۔۔۔

وہ بولتے ہوئے اپنی جیب سے فون نکال کر کسی کو ملانے لگے۔۔۔۔۔

عظیم مجھے تمھاری ہیلپ چاہیے میری بہو صبح سے مل نہیں رہی اور اس کا بھائی ہادی بھی سکول سے غائب ہے کیا تم پتا لگوا سکتے ہو وہ اس وقت کہاں ہیں کیونکہ ان کا فون بھی بند جا رہا ہے اور شاہزین بھی یہاں پر نہیں ہے اگر اسے پتا چل گیا تو وہ جانے کیا کرے گا۔۔۔۔

سر آپ فکر مت کریں میں ان کے نمبر سے ٹریس کرنے کی کوشش کرتا ہوں آپ مجھے ان کا نمبر سینڈ کریں۔۔۔۔۔

اچھاٹھیک ہے میں تمھیں ابھی سینڈ کرتا ہوں۔۔۔۔

انھوں نے اسے نمبر سینڈ کر کے دوبارہ عینی کو کال ملائی مگر مایوسی کے سوا انھیں کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا اب انہیں یہ ہی فکر تھی کہ کہیں ان کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو گیا ہو۔۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••

شفق آج علیشبہ اور ارقم کے ساتھ باہر لنچ کرنے آئی ہوئی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

میں واشروم سے ہو کر آئی آپ لوگ تب تک بات کریں۔۔۔۔۔۔۔

علیشبہ اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

شفق ایک بات بتاؤ تم اتنا کھاتی ہو موٹی کیوں نہیں ہوتی؟؟؟

ارقم نے اچانک شفق سے پوچھا تو وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

بس اب آپ نے نظر لگادی ہے تو میں جو تھوڑی موٹی ہونے والی تھی دوبارہ پتلی ہو جاؤ

گی آپ فکر مت کریں۔۔۔۔۔

اللہ اللہ لڑکی میں نے کب تمھارے کھانے کو نظر لگائی خدا کو مانو میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔کیا تمھیں لگتا ہے کہ میری نظر تمھیں کبھی لگ سکتی ہے۔۔۔۔۔

وہ آخری بات سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

نہیں مجھے یقین ہے آپ کبھی مجھے نظر نہیں لگا سکتے کیونکہ آپ تو نظر وٹو ہیں میرے ۔۔۔۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پہلے سنجیدگی سے اور پھر آخری بات شرارت سے بول کر ارقم کے تاثرات دیکھ کر ہنس پڑی۔۔۔۔

ارقم نے اپنی مسکراہٹ دبا کر اسے گھورا تو شفق کی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔۔۔لیکن دور بیٹھے کسی وجود نے ان دونوں کو ہنستے دیکھ نفرت سے اپنا رخ پھیرا۔۔۔۔

شفق میں نے تمھارے لیے کچھ خریدا ہے مجھے یقین ہے تمھیں یہ پسند آئے گا۔۔۔۔۔

وہ اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکال کر بولا اور شفق کی طرف بڑھادی۔۔۔۔

ل۔۔۔لیکن میں یہ کیسے رکھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں بولی تو ارقم کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

تم کیوں نہیں رکھ سکتی یہ گفٹ پہلے اسے کھولو کر تو دیکھ لو۔۔۔۔۔۔۔اگر تمہیں زیادہ مسئلہ ہے تو تم مجھے اس کے بدلے کچھ گفٹ کر دینا چلو اب اسے جلدی سے کھولو۔۔۔۔

شفق نے اس کی بات سن کر گفٹ باکس کھولا تو اس میں بریسلیٹ تھی جسے چھوٹے چھوٹے دلوں سے بنایا گیا تھا وہ ایک نفیس سی بریلیسٹ تھی جو شفق کو بے حد پسند آئی تھی۔۔۔۔

واؤ ارقم یہ بہت خوبصورت ہے تھینک یو سو مچ۔۔۔۔

وہ خوشی سے چہکتے بولی تو ارقم نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

اگر اجازت ہو تو میں پہنا دوں؟؟

شفق نے جھجھکتے ہوئے اپنی نازک کلائی اس کے آگے بڑھائی جسے ارقم نے تھامتے ہوئے محبت سے اس میں بریسلیٹ پہنائی۔۔۔۔۔۔

****

وہ واشروم سے نکل کر جانے لگی تھی جب کسی نے اس کا راستہ روکا اس نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو اس کے آگے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے سامنے اس ستمگر کو دیکھ کر اچانک ہی اس کے دل کی دھڑکن نے اپنی پوری رفتار پکڑی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاشم جو اسی ریسٹورنٹ میں اپنے ایک کلائنٹ سے مل کر جانے والا تھا اس کی نظر جب ایک ٹیبل سے اٹھتی علیشبہ پر پڑی تو وہ علیشبہ سے بات کرنے کے لیے اس کے پیچھے آیا اسے واشروم جاتا دیکھ وہ باہر کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

علیشبہ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

پ۔۔۔۔۔ پیچھے ہٹیے بھائی میرا ا۔۔۔انتظار کر رہے ہوں گے م۔۔۔۔۔مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔

وہ کانپتے لہجے کے ساتھ دھڑکتے دل سے بولی۔۔۔۔۔

تمھیں میری بات سننے پڑے گی۔۔۔۔۔اور تم سنو گی بھی۔۔۔۔

عج۔۔۔عجیب زبردستی ہے مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی راستہ چھوڑیے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا لہجہ مضبوط بناتے بولی۔۔۔۔۔

پلیز علیشبہ ایک بار میری بات سن لو مجھے پتا ہے میں نے تمھارا بہت دل دکھایا مگر مجھے ایک موقع دو میں تمھارے سارے گلے شکوے دور کر دوں گا۔۔۔۔۔

کیا آپ میرا مقام و عزت مجھے لوٹا سکتے ہیں جو آپ کی وجہ سے میں نے کھو دیا آپ کیا مجھے اس زلت سے بچا سکتے ہیں جو آپ کی وجہ سے مجھے سہنی پڑی یا پھر آپ مجھے وہ

وقت لوٹا سکتے ہیں جو میں نے دنیا سے خود کو چھپانے کے لیے ایک کمرے میں بند ہو کر گزار دیا۔۔۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراہٹ سے سرخ چہرے کے ساتھ ضبط سے بولی تو ہاشم نے اس کی بات سن کر اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔۔۔میں تمھارے ہر دکھ کا مداوا کر دوں گا۔۔۔۔۔

میں تو شاید آپ کو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر موقع دے ہی دو مگر بھائی اور بابا کبھی بھی آپ جیسے کانوں کے کچوں والے شخص کے ہاتھ میں میرا ہاتھ کبھی نہیں دیں گے۔۔۔۔۔

اس نے گہری سانس لیتے خود کو پر سکون کرتے ہاشم سے کہا۔۔۔۔۔

پہلے تم تو مجھے موقع دو میں انھیں خود ہی منا لوں گا۔۔۔۔۔

وہ اسکی بات سن کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مضطرب سا بولا۔۔۔۔۔

میں یہ آپ کو آخری موقع دے رہی ہوں اب اپ نے جو بات کرنی ہوئی وہ بابا اور بھائی سے ہی کریے گا دوبارہ میرا رستہ روکنے کی کوشش بھی مت کریے گا مجھے آپ کی یہ حرکت سخت ناگوار گزری ہے۔۔۔۔۔

وہ بولا کر ہاشم کے سائیڈ سے گزر کر چلی گئی۔۔۔۔۔ جبکہ ارقم اس کی بات سن کر مسکرا اٹھا اتنے عرصے بعد اب اسے تھوڑا سکون ملا تھا۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••

وہ مسلسل تیمور صاحب کو فون کر رہا تھا جو فون اٹھانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ان تو اسے عینی کے بارے میں سوچ کر پریشانی ہونے لگی تھی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ابھی واپس عینی کے پاس چلا جائے مگر اس کی فلائٹ کا ٹائم رات دو بجے کا تھا وہ مضطرب سا بے چین دل کے ساتھ بیڈ پر ڈھیر ہو گیا اور گھر جا کر اسے منانے کا سوچا۔۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر سونے کے بعد اٹھا اور فریش ہو کر اپنی پیکنگ کر کے ائیر پورٹ کے لیے

نکل گیا وہ خوشی سے پلین میں بیٹھا عینی کو سرپرائز کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

فلائٹ کے لینڈ ہوتے ہی وہ ائیر پورٹ سے باہر نکلا جہاں پہلے ہی اس نے کال کر کے ڈرائیور کو بلا لیا تھا وہ گاڑی میں داخل ہوا اور گھر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

وہ خوشی خوشی گھر میں داخل ہوا اور خاموشی سے سڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دروازہ کھولا تو کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اس نے لائٹ اون کر کے بیڈ کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھا مگر زیادہ دیر اس کی مسکراہٹ قائم نہ رہ سکی خالی بیڈ کو دیکھ کر اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا اسے لگا کہ وہ ہادی کے کمرے میں ہو گی اس وجہ سے وہ اپنے کمرے سے نکل کر ہادی کے کمرے میں گیا اور اس کمرے کی لائٹ جلائی تو خالی کمرے کو دیکھ کر نا جانے کیوں اسے کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے ارد گرد کے کمرے بھی چیک کیے کہ شاید اسے تنگ کرنے کے لیے حور ہادی کو لے کر کسی دوسرے کمرے میں نہ چلی گئی ہو مگر انہیں کہیں موجود نہ دیکھ کر وہ جلدی سے دو دو سڑھیاں پھلانگتا ہوا تیمور صاحب کے کمرے کے باہر پہنچ کر اس کا دروازہ زور زور سے بجانے لگا۔۔۔۔۔

تیمور صاحب جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی حور اور ہادی کو ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے سوئے ہی تھے کہ کل صبح وہ اسے دوبارہ ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے مگر اپنے کمرے کا دروازہ بجتا دیکھ کر وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھے انھیں جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا شاہزین جلدی واپس آگیا تھا انھوں نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی مضطرب سا شاہزین کھڑا دکھائی دیا سحر بیگم بھی شاہزین کے دروازے بجانے سے اٹھ گئیں تھیں اور اب اسے ہی دیکھ رہی تھیں جو تیمور صاحب سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ حور اور ہادی کہاں ہیں وہ اپنے کمرے میں موجود نہیں ہیں۔۔۔۔

شاہزین بیٹھ کر میری بات تحمل سے سنو۔۔۔۔۔

کیا بات کرنی ہے ڈیڈ مجھے کچھ نہیں سننا فلحال صرف آپ یہ بتائیں کہ حور کہاں ہے۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے بولا جبکہ اسے تیمور صاحب کی بات سے کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔۔۔

تیمور صاحب اس کا بازو پکڑ کر اسے ہال میں لے کر آئے اور صوفے پر بیٹھا کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اسے ساری بات بتا دی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپ کی زمہ داری تھی میں انھیں آپ کے حوالے کر کے گیا تھا ڈیڈ مگر آپ تو ان کی حفاظت بھی نہ کر سکے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اٹھ کر بولا اور قریب پڑے شو پیس کو اٹھا کر دیوار میں زور سے مارا۔۔۔۔۔۔

مجھے وہ ہر حال میں صبح تک چاہیے ڈیڈ وہ جہاں بھی چھپی ہوئی ہے میں اسے ڈھونڈ لوں گا

اور آپ اس میں میری مدد کریں گے۔۔۔۔۔۔

شاہزین اپنے غصے کو قابو کرو میں بھی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔وہ مل جائیں گے۔۔۔۔

شور کی آواز سن کر شفق بھی اپنے کمرے سے باہر آچکی تھی وہ جب واپس آئی تھی تب اسے حور اور ہادی کا پتا چلا تھا۔۔۔۔۔

شاہزین ان کی بات سن کر پاس پڑے شیشے کے ٹیبل کو زور سے ٹانگ مارتا ہوا باہر کی جانب چلا گیا اور باہر موجود ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لے کر گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔

عینی کو غائب ہوئے دو دن ہو گئے تھے اس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا شاہزین نے ہر اس جگہ عینی کو ڈھونڈ لیا تھا جہاں اس کے ہونے کا امکان تھا مگر ناکامی کے علاوہ اسے کچھ حاصل نہ ہوا۔۔۔۔۔

وہ تھکا ہارا بکھرے حولیہ میں رات کے بارہ بجے گھر واپس آیا تو تیمور صاحب اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ بکھری حالت میں ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ڈیڈ پلیز اسے ڈھونڈ کر لا دیں مجھے اس کے بغیر م۔۔۔۔میرا سانس بند ہو رہا ہے پلیز ڈیڈ وہ خود تو چلی گئی ہے ساتھ میرا سکون، چین اور خوشیاں سب کچھ لے گئی ہے

۔۔۔۔۔

میں ک۔۔کیا کروں اسے کہاں ڈھونڈوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔وہ بہت معصوم ہے ڈیڈ میں نے اس کے ساتھ بہت برا کیا و۔۔۔وہ پتا نہیں کس حال میں ہو گی مجھے اپنا موبائل چارج رکھنا چاہیے تھا پتا نہیں اس نے آخری بار مجھ سے کیا بات کرنی تھی یہ ساری میری غلطی ہے مجھے اسے چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔۔

شاہزین سنبھالو خود کو ہم انھیں جلد ہی ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔۔

اس کی درد بھری آواز سن کر انھوں نے ضبط سے شاہزین کو ٹوکا۔۔۔۔۔

م۔۔۔میں نے تو ابھی اسے یہ بھی نہیں بتایا تھا ڈیڈ کہ میں اس سے م۔۔۔۔۔محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ایسے کیسے وہ مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہے میں اسے ڈھونڈوں گا اور تب تک ڈھونڈتا رہوں گا جب تک وہ مجھے مل نہیں جاتی اور پھر میں اسے قید کر لوں گا کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو ہاتھوں میں جکڑتا ہوا نم آنکھوں کے ساتھ ضبط کی انتہا پر تھا۔۔۔۔۔وہ بول کر اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

جبکہ پیچھے سے تیمور صاحب اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے

•••••••••••••••••••••••••••

حمنا کو دن بدن ڈپریشن میں جاتے دیکھ کر اس کے والدین نے اس کے لیے شہر کا سب سے مشہور ماہر نفسیات حمزہ ابراہیم سے اسے ریگولر سیشن دلوانے کا سوچا۔۔۔۔

وہ آج ڈاکٹر حمزہ کے پاس موجود تھی وہ یہاں آنا نہیں چاہتی تھی مگر اپنے موم ڈیڈ کی

درخواست سن کر آہی گئی۔۔۔۔۔

وہ ویٹنگ ایریا میں بیٹھی اپنی باری کا انتظار کر رہی تھی جب اسے ایک پانچ سال کے قریب بچی اپنی طرف آتے دکھائی دی وہ کہیں سے بھاگتی ہوئی آرہی تھی وہ بچی آکر اس کے قریب بیٹھ گئی تھی حمنا نے حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا کاش وہ اپنے بچے کو نہ مارتی تو آج خود ایک بچے کی ماں ہوتی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنٹی میری مدد کریں چھپنے میں۔۔۔۔۔

وہ حمنا سے بولی تو حمنا نے اسے کو دیکھا

بیٹا آپ کی مما کہاں اور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟

میری مما تو اللہ جی کے پاس ہیں آنٹی۔۔۔۔

وہ اداسی سے بولی

تو پھر آپ یہاں کس کے ساتھ آئی ہو؟؟

حمنا کو اس کی اداسی پسند نہیں آئی اس وجہ سے بات بدل کر پوچھا۔۔۔۔

وہ میں اپنے بابا کے ساتھ آئی ہوں اور میرا نام عنایہ ہے اور آپ کا نام کیا ہے

آنٹی۔۔۔۔

وہ معصوم آواز میں بولی جبکہ اس کا چہرہ بھاگ کر آنے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا

حمنا نے بے ساختہ جھک کر اس کے چہرے کو چوما۔۔۔۔

واہ عنایہ آپ کا نام تو بہت پیارا ہے میرا نام حمنا ہے۔۔۔۔

آپ کا نام بھی بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ معصومیت سے بولی حمنا ابھی مزید اسے کچھ کہتی کہ پیچھے سے کسی کو عنایہ کو آواز دیتے

سنا تو اس نے رخ پھیر کر آنے والی کو دیکھا

عنایہ میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں اگر سر کو پتا چل گیا کہ آپ ایسے بھاگ رہی

ہیں تو وہ آپ کے ساتھ مجھے بھی ڈانٹیں گے۔۔۔۔

عنایہ کی کئیر ٹیکر بولی تو عنایہ براسامنہ بناتی حمنا کے گال پر بوسہ لے کر اٹھی اور دھیمی آواز میں اس سے بولی۔۔۔۔

آنٹی میں کل آپ سے ملوں گی۔۔۔۔۔

وہ بول کر اپنی کئیر ٹیکر کا ہاتھ تھام کر چلی گئی

عنایہ کے جانے کے تھوڑی دیر بعد نرس نے اسے اندر جانے کا کہا تو وہ خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی

اسلام وعلیکم مس حمنا تشریف رکھیے۔۔۔۔

وہ سر کے خم سے سلام کا جواب دے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اگر آپ سلام کا جواب اونچی آواز میں دیتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر حمزہ ابراہیم نے پر سکون لہجے میں کہا تو حمنا جو ان کی طرف دیکھے بغیر کرسی پر بیٹھ گئی تھی اپنی نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا۔۔۔اور دھیمی آواز میں انھیں جواب دیا

وعلیکم السلام !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں چاہتا ہوں آپ مجھے اپنا ایک اچھا دوست سمجھ کر اپنی باتیں مجھ سے شیئر کریں ایسی باتیں جو آپ دوسروں کو نہیں بتا سکتیں آپ بے فکر ہو کر مجھے کچھ بھی بتا سکتی ہیں آپ کے اور میرے درمیان ہونے والی باتیں اس کمرے سے باہر کسی کو نہیں پتا چلیں گیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر حمزہ نے شائستہ لہجے میں کہا تو حمنا اپنے انگلیوں سے کھیلتی ہوئی بولنے لگی۔۔۔۔

م۔۔میں جب بھی اپنی ماضی میں کی گئی غلطیوں کے بارے میں سوچتی ہوں تو میرا دم گھٹتا ہے م۔۔۔مجھے نیند نہیں آتی ساری ساری رات میں بس یہ ہی سوچتی رہتی کہ اگر میں سہی وقت پر سنبھل جاتی تو آج میں پر سکون زندگی جی رہی ہوتی۔۔۔اب میں اپنی زندگی سے بے زار ہو چکی ہوں مجھے بھوک نہیں لگتی کچھ کھانے کو دل نہیں کرتا میں کسی سے بات بھی نہیں کرتی مجھے خود سے عجیب بزاریت اور وحشت سی ہوتی ہے

کیا آپ نماز پڑھتی ہیں؟؟؟اللہ کا ذکر کرتی ہیں؟؟

ن۔۔نہیں۔۔۔۔

وہ شرمندگی سے بولی۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے اللہ کو یاد کرنے سے دل کو سکون ملتا ہے آپ کی سب پریشانیاں دور ہو جاتیں ہیں۔۔۔آپ باقاعدگی سے نماز پڑھنا شروع کریں قرآن پاک پڑھیں اللہ کا ذکر کثرت سے کریں اور فارغ مت رہا کریں کوئی نیا مشغلہ تلاش کریں جیسے کو کنگ ہو گئی سلائی وغیرہ کچھ بھی جو بھی آپ کو پسند ہو وہ کریں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں اور کم سے کم اپنے ماضی کو یاد کریں کیونکہ گزرا وقت واپس نہیں آسکتا مگر جو وقت اب آپ کے پاس موجود ہے آپ اسے بہترین طریقے سے استعمال کر سکتیں ہیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شائستگی سے بولے تو حمنا ان کے لہجے اور باتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

میں نے خود اپنے ب۔۔۔بچے کو مار دیا اور اب اللہ نے جب مجھ سے یہ نعمت ہمیشہ کے لیے چھین لی ہے تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے کتنا بڑا گناہ کر دیا ہے۔۔۔۔۔

میں بہت گناہگار ہوں میں نے بہت سے لوگوں کے ساتھ برا کیا اور سب سے زیادہ تو خود کے ساتھ برا کیا۔۔۔۔

اب اس نے اصل بات کھل کر بتائی تھی جو اسے جینے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

انسان خطا کا پتلا ہے ہر کسی سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے مگر آپ کو علم ہے کہ ہمارا رب کتنا عظیم ہے کتنا رحمان اور رحیم ہے وہ انسان کو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اگر آپ اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گی تو یہ جان لیں وہ اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہے انسان جلدی معاف نہیں کرتا مگر وہ رب بہت جلدی معاف کر دیتا ہے۔۔۔۔

آپ اپنا تعلق رب سے جوڑ لیں یقین مانیں آپ کی ساری بے سکونی دور ہو جائے گی اور اپ کو اپنی زندگی سے بھی پیار ہو جائے گا۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں دنیا میں معجزے ہوتے ہیں کیا پتا اللہ کو آپ کی کونسی نئی ادا پسند آ جائے اور وہ آپ کو دوبارہ اس نعمت سے نواز کر معجزہ کر دے۔۔۔۔۔

آپ اللہ سے مانگیں وہ آپ کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا اور نہ ہی کبھی مایوس کرے گا آپ اپنا ایمان مضبوط کریں اور اللہ سے تعلق جوڑیں۔۔۔۔

فلحال آپ کا ٹائم ختم ہوا اگلے ہفتے آپ سے دوبارہ ملاقات ہو گی میری باتوں پر غور کریں اور عمل بھی ضرور کریں پھر میں سے اگلے ہفتے کو پوچھوں گا۔۔۔۔

حمنا جو ابھی تک ڈاکٹر کی باتوں کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی ہلکا سا اپنا سر ہلایا اور اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

****

علیشبہ کل سے صرف ہاشم کی باتوں کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی اس کا دل کا ایک کونہ خوش تھا تو دوسرا کونے میں عجیب سا ڈر بیٹھا ہوا تھا جیسے اگر ارقم اور حدید صاحب نہ مانے تو۔۔۔۔۔

وہ اس سے آگے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ خود غرض ہونا چاہتی تھی اپنی محبت کو پا لینا چاہتی تھی مگر وہ یہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی کہ اس کے مشکل وقت میں ارقم اور حدید صاحب نے اس کا کتنا ساتھ دیا۔۔۔۔۔

اور صرف ان کی خاطر وہ دوبارہ اپنی محبت کو چھوڑ سکتی تھی ویسے بھی ہاشم سے زیادہ بڑا مقام اور مرتبہ اس کے دل میں حدید صاحب اور ارقم کا تھا۔۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ جو فیصلہ اس کے بابا کریں گے وہ خاموشی سے اس پر اپنا سر خم کر دے گی۔۔۔۔اور کبھی ان کے فیصلے کے خلاف نہیں جائے گی۔۔۔

اس نے آج پھر یونیورسٹی سے چھوٹی کی ہوئی تھی کیونکہ دوراتوں سے وہ سہی سے سو نہیں سکی تھی اس وجہ سے صبح اس کے سر میں شدید درد تھا۔۔۔

اپنے فون پر کسی کی کال آتے دیکھ اس نے کالر آئی ڈی چیک کی اور حویلی سے کال آتے دیکھ اس نے کال اٹھائی اور رمنا بیگم سے بات کرنے لگی۔۔۔

•••••••••••••••••••••••••••

ہاشم علیشبہ سے بات کر کے اور اس کا جواب سن کر کافی مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔

اب صرف ایک مسئلہ تھا اور وہ تھا ارقم کو پہلے منانا اور پھر حدید صاحب سے بات کرنا اس سلسلے میں اس نے کسی دن ارقم کے گھر جا کر اس سے ملنے کا سوچا۔۔۔

اندر سے وہ ڈر بھی رہا تھا مگر پھر بھی اس نے ہمت کر کے اس سے بات کرنے کا سوچا وہ جانتا تھا کہ علیشبہ اس کی زندگی کو خوبصورت بنا دے گی اور سب سے بڑی بات وہ علیشبہ کی محبت چاہتا تھا جو وہ اس سے کرتی تھی تا کہ اس کی محبت سے اس کے سلگتے دل کو راحت پہنچ سکے۔۔۔۔

****

شفق اپنی کلاس سے باہر نکلی تو ارقم باہر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

شفق اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی ارقم بھی سیدھا ہوتا مسکرایا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق لائبریری کی طرف جا رہی تھی ارقم بھی اس کے ساتھ ہی لائبریری میں آگیا
شفق نے اپنی اسائنمنٹ کے لیے کچھ کتابیں یہاں سے ڈھونڈ کر اس کا میٹریل کاپی کرنا تھا وہ جیسے جیسے کتابیں اٹھا رہی تھی ارقم ویسے ویسے اس سے کتابیں لے کر خود پکڑ رہا تھا۔۔۔

شفق نے مسکراتے ہوئے جلدی سے باقی مطلوبہ کتابیں ڈھونڈ کر ارقم کو پکڑائیں اور لائبریری کے کونے میں موجود ٹیبل پر ارقم کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اس نے اپنا کام شروع کیا تو ارقم نے بور ہوتے ہوئے اسے دیکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے

اپنے بیگ سے پین اور رجسٹر نکال کر اس پر عجیب وغریب چہرے بنانے لگا اور شفق مو

دکھانے لگا جسے دیکھ کر شفق نے مشکل سے اپنی ہنسی روکتے ہوئے اسے آنکھیں

دکھائیں کہ اسے اس کا کام کرنے دے مگر ارقم بھی خاصا ڈھیٹ ثابت ہوا اور ایک مرچ

بنا کر اس پر شفق کا نام لکھا تو شفق نے تلملاتے ہوئے وہ کاغذ رجسٹر سے پھاڑ کر اس کی

طرف پھینکا اور ٹیبل کے نیچے سے زور سے اپنا پاؤں اس کو مارا تو ارقم نے بمشکل اپنی چیخ

روک کر اسے گھورا۔۔۔

شفق نے اپنا کام چھوڑ کر کاغذ پر بینگن بنایا اور اس پر ارقم کا نام لکھا تو ارقم نے اسے

گھورتے ہوئے کاغذ کو پھاڑ دیا۔۔۔

اب وہ دونوں سبزیاں بنا کر ایک دوسرے کا نام لکھ رہے تھے اور کاغذ پھاڑ رہے تھے کہ

لائبریرین جو کب سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی آخر تنگ آکر انھیں لائبریری سے نکال دیا۔۔۔۔۔

تم دونوں فورا لائبریری سے باہر نکلو۔۔۔۔۔

وہ دونوں لائبریرین کی آواز سن کر جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھے اور لائبریری سے باہر آ گئے۔۔۔۔

لائبریری سے باہر آکر دونوں ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

وہ آج ایک ہفتے بعد سب کے ساتھ ناشتہ کر رہا تھا ورنہ تو منہ اندھیرے آفس کے لیے نکل جاتا اور رات کو واپس آتا جب سب سو جاتے تھے۔۔۔۔۔

شاہزین اب تو وہ چلی گئی ہے چھوڑ دو اس کی جان اپنی حالت دیکھو تم نے کیا بنالی ہے وہ بھی کس کی خاطر ایک معمولی سی کام والی کی خاطر جو پتا نہیں اب کہا گل کھلا رہی ہو گی۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔ موم وہ میری بیوی ہے وہ جہاں بھی ہے میں اسے ڈھونڈ لوں گا آپ کو میری خاطر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ کو میری اتنی ہی فکر ہوتی تو حور کو میری بیوی ہونے کی خاطر کم از کم عزت ہی دے دیتیں۔۔۔۔

سحر بیگم کے حور کے خلاف بات کرنے پر بھڑک ہی اٹھا۔۔۔

مجھے تمھاری فکر ہے اسی لیے تو میں چاہتی ہوں کہ تم عشا سے شادی کر لو خوش ہو جاو گے اور بھول جاؤ اسے۔۔۔۔

وہ شیریں لہجے میں بولیں۔۔۔۔

میں پہلے سے ہی شادی کر چکا ہوں اور اب میری زندگی میں مزید کسی اور کی گنجائش نہیں ہے یہ آپ جتنی جلدی سمجھ جائیں اتنا اچھا ہے۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر طنزیہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔۔۔

سحر اب اس پر مزید کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔

تیمور صاحب کرخت لہجے میں بولے تو سحر بیگم نے غصے سے اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر آپ کو اس پر بات نہیں کرنی تو پھر مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل مجھے مسز حاشر کی کال آئی تھی وہ اپنے بیٹے حزیفہ کے لیے شفق کا رشتہ لانا چاہتی ہیں مجھے ان کا بیٹا بھی کافی اچھا لگا تھا میں ملی تھی ان سے شفق کی برتھ ڈے پارٹی پر اس وجہ سے میں نے انہیں ہاں کر دیا ہے وہ اتوار کو رشتہ لے کر آئیں گی۔۔۔۔۔۔

سحر بیگم بولیں تو ان کے ساتھ بیٹھی شفق کا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

سحر تمہیں پہلے مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا اور سب سے بڑی بات تمھیں شفق سے بھی رائے لینی چاہیے تھا۔۔۔۔۔

وہ شفق کا اڑا رنگ دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولے۔۔۔۔

ڈیڈ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں موم اگر آپ شفق سے پوچھ لیتی تو اچھا ہوتا۔۔۔۔۔

وہ شفق کو خاموشی سے اٹھ کر کمرے کی طرف جاتا دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

بلکل نہیں تم نے تو اپنی مرضی کرلی ہے لیکن شفق کا رشتہ میں اپنی مرضی سے کروں گی۔۔۔۔۔

موم جہاں میری بہن کہے گی اس کی وہیں شادی ہوگی میں بلکل برداشت نہیں کروں گا کہ شفی کو زبردستی کسی رشتے سے باندھا جائے۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا اٹھا اور شفق سے بعد سے بات کرنے کا سوچ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ میری بیٹی ہے اس کی شادی میں اپنی پسند سے ہی کروں گی۔۔۔۔۔

وہ نخوت سے بولیں۔۔۔۔

میں تمھاری ضد کی وجہ سے اپنی بیٹی کی زندگی نہیں خراب کر سکتا اس لیے انھیں فورا

فون کر کے منع کر دو ویسے بھی ان کا بیٹا مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے اور جو چیز مجھے نہیں پسند وہ میری بیٹی کو کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

تیمور صاحب کرخت لہجے میں بولتے ہوئے اٹھ کر اندر چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

****

ہاشم آج ہمت کر کے ارقم سے بات کرنے اس کے گھر آیا تھا وہ تقریبا ایک گھنٹے سے باہر کھڑا اندر جا کر کیا کہنا ہے وہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر آخر ہمت کر کے اس نے دروازے کی بیل بجائی تو گارڈ نے دروازہ کھولا وہ گارڈ اسے جانتا تھا جب وہ شہر آیا تھا تب اسی گھر میں رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

گارڈ نے اسے اندر آنے دیا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھنے لگا وہ ہال میں داخل ہوا تو اسے کام والی دکھائی دی اس نے اسے ارقم کو بلانے کہا اور خود ہال میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ارقم جو ابھی اپنی اسائنمنٹ بنا کر فارغ ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ ناک کر کام والی اندر

داخل ہوئی اور اسے نیچے ہاشم کے آنے کا بتایا تو وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھا وہ تنی ہوئی رگوں کے ساتھ نیچے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ فورا نکلو یہاں سے بابا نے صرف تمہیں معاف کیا ہے مگر ہم نے نہیں اس سے پہلے کے میں تمھارا منہ توڑ دوں فورا نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

وہ ہال میں داخل ہوتا غصے سے دھاڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

ارقم مجھے تم سے بات کرنی پہلے میری بات تحمل سے سن لو۔۔۔۔۔۔

وہ اطمینان سے بولا تھا اسے ایسے ہی رد عمل کی امید تھی۔۔۔۔۔

مجھے تمھاری کوئی بکواس نہیں سننی تم جیسے مطلب پرست انسان کو میں اچھے سے جانتا ہوں جو صرف اپنے سکون کی خاطر بابا سے معافی مانگنے آیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے مطمئن انداز پر تپ ہی تو گیا تھا۔۔۔۔

انسان اپنی غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے اور میں نے سیکھ لیا کے اسی وجہ سے چچا جان سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔۔

ہاشم نے کہا تو ارقم نے صرف ہنکار بھرا۔۔۔۔۔

ارقم دیکھو میری بات سنو۔۔۔وہ علیشبہ مجھے پسند ہے میں اس سے۔۔۔

اس کے منہ سے علیشبہ کا نام سن کر ارقم نے غصے سے اس کا گریبان پکڑا۔۔۔

اپنی گندی زبان سے میری بہن کا نام بھی مت لو سنا تم نے اب تمھاری بیوی چھوڑ گئی تو تمہیں میری بہن یاد آگئی وہ کوئی گری پڑی چیز نہیں ہے جو تمھیں پسند آگئی ہے تو ہم تمہیں دے دیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری وجہ سے ہی اس کے کردار پر الزام لگا تھا اب میں ہی وہ مٹانا چاہتا ہوں اور تم ابھی غصے میں ہو اس وجہ سے تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔

وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے گریبان سے جھٹک کر بولا

علیشبہ جو ہال سے آوازیں سن کر باہر آئی تو ارقم اور ہاشم کو ایک دوسرے کے روبرو دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر ہی جم گئی وہ اچھے سے جانتی تھی کہ ہاشم یہاں کس وجہ سے موجود ہے۔۔۔۔

میں اس کی کسی بھی شخص سے شادی کروادوں گا مگر تم سے نہیں۔۔۔۔

ارقم غصے سے بولا۔۔۔۔

تم دوبارہ اپنی بہن کی زندگی برباد کررہے ہو ایک بار اس سے تو پوچھ لو یقین مانو وہ میرے لیے کبھی بھی انکار نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔

ہاشم علیشبہ کو ارقم کے پیچھے کھڑا دیکھ کر بولا۔۔۔۔

میں اچھے سے جانتا ہوں کہ میری بہن کے لیے کیا بہتر ہے اس لیے فورا یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔

میں دوبارہ آؤں گا جب تمھارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔

ارقم کا جواب سن کر وہ نفی میں سر ہلاتا بولا اور چلا گیا۔۔۔۔۔

ارقم نے غصے سے اس کی پیٹھ کو گھورا اور پیچھے مڑا تو علیشبہ کو دیکھ کر اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا جو پرامید نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ لیکن وہ اس کی نظروں کے معنی کو نظرانداز کرکے کمرے میں چلا گیا فلحال وہ سکون سے

سوچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

•••••••••••••••••••••••••

وہ کمرے میں آئی تو سحر بیگم کی بات یاد کر کے آنسو اس کی آنکھوں سے روانی سے بہنے لگے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے خیال میں اس نے مزید پڑھنا تھا پھر شادی کے بارے میں سوچنا تھا مگر جان تو اس کی اس وجہ سے جارہی تھی کہ ارقم کو جب پتا چلا تو وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

اس کے دل میں عجیب سا درد اٹھ رہا تھا یہ سوچ کر وہ جانتی تھی کہ تیمور صاحب اس کی رائے ضرور ایک بار پوچھیں گے مگر پھر بھی اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے آنسو صاف کر کے ارقم کو فون کرنے کا سوچا

اس نے فون کیا تو ارقم نے پہلے تو فون اٹھایا ہی نہیں لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنی فون پر فون کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف ارقم جو ہاشم کے جانے کے بعد اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ فون بجنے پر پہلے تو اس نے اگنور کیا لیکن پھر مسلسل کال آنے پر اس نے چڑتے ہوئے بنا کالر آئی ڈی دیکھے کال اٹھا ہی لی۔۔۔۔

کون بات کر رہا ہے ؟؟؟

اس نے تھوڑا غصے میں پوچھا کہ دوسری طرف سے شفق اس کی غصے سے بھری آواز سن کر سہم گئی اور جلدی سے بنا کچھ کہے کال کاٹ دی اور فون بند کر کے دوبارہ بیڈ پر لیٹ کر اپنی آنکھیں موندلی جبکہ آنسو اس کی آنکھوں سے دوبارہ بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

ارقم نے کال اچانک کٹ جانے پر کالر آئی ڈی دیکھی تو شفق کا نام دیکھ کر اس کا سارا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور اس نے ایک پر سکون سانس خارج کرتے ہوئے شفق کو دوبارہ کال ملائی جواب کال اٹھا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

ارقم جس کا غصہ ابھی ختم ہی ہوا تھا شفق کے فون دوبارہ نہ اٹھانے پر اس نے فون غصے سے بیڈ پر پھینکا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔۔

....

حمنا نے ڈاکٹر حمزہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مصروف رہنا شروع کیا اور اپنی فیملی کے ساتھ وقت گزارنے لگی اور نماز بھی باقاعدگی سے ادا کرنے لگی تھی جس کی وجہ سے اب وہ پہلے سے تھوڑی پر سکون تھی مگر نیند اور کھانے پینے کا مسئلہ اسے اب بھی تھا۔۔۔۔۔۔

وہ آج پھر سیشن لینے ڈاکٹر حمزہ کے پاس آئی تھی لیکن اپنے ٹائم سے ایک گھنٹہ پہلے ہی آگئی تھی تاکہ وہ عنایہ سے دوبارہ مل سکے مگر اسے عنایہ کہیں دکھ نہیں رہی تھی پھر آخر مایوس ہو کر وہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ عنایہ اسے بھاگ کر اپنی طرف آتے یوئے دکھائی دی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنا آنٹی۔۔۔۔ میں نے آپ کا پورا ہفتہ انتظار کیا مگر آپ آئی نہیں۔۔۔۔

وہ پھولی سانسو کے ساتھ اپنے موٹے موٹے گالوں کو پھولاتی ناراض سی بولی کہ حمنا اسے دیکھ کر مسکرا اٹھی اور جھک کر اس کے دونوں گالوں کو چوم کر بولی۔۔۔۔

اگر مجھے پتا ہوتا کہ میرا یہ چھوٹا سا بے بی فرینڈ میرا انتظار کر رہی ہے تو میں روز پ سے

ملنے آتی اب آپ نے بتادیا ہے تو میں روز اپ سے ملنے آیا کروں گی۔۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔میں آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔۔

وہ خوش ہوتی اس کی طرف جھکی ہوئی حمنا کے گردن میں باہیں ڈال کر بولی تو حمنا نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر اپنا سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایہ کی کیئر ٹیکر بھی اس کے ساتھ ہی حمنا کے قریب بیٹھ کر مسکراتے ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

حمنا اسے کیئر ٹیکر کے ساتھ ہاسپٹل کے گارڈن میں لے آئی تھی جہاں اس نے عنایہ کے ساتھ ہنستے مسکراتے ہوئے ایک اچھا وقت گزارا اور پھر اپنا سیشن لے کر عنایہ سے آخری بار مل کر گھر چلی گئی۔۔۔۔۔

لیکن عنایہ کے ساتھ وقت گزار کے اس کے دل کو سکون میں مل گیا تھا یا یہ کہا جائے

کہ اس کی پیاسی ممتا کو راحت مل گئی

••••••••••••••••••••••••••••••

شاہزین شام کو اپنے کمرے سے گاڑی کی چابی لے کر نکلا تو راستے میں اسے سحر بیگم

نے اسے روک لیا۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو اس وقت ؟؟؟

جہاں پہلے جاتا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا ہوں اور رات ان کے ساتھ ہی

گزاروں گا ویسے بھی اپ ہی چاہتی تھی کہ حور چلی جائے اب وہ چلی گئی ہے تو میرا گھر

میں روکنے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ سحر بیگم کو جواب دیتا اپنی گاڑی لے کر نکل گیا۔۔۔۔

ایک گھنٹے بعد وہ ایک اپارٹمنٹ کے باہر موجود تھا اس نے آہستہ سے اپنی جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی اس لزیز کھانوں کی خوشبو سے اس کے منہ میں پانی آگیا

۔۔۔۔۔

شاہزین آہستہ آہستہ اپنے قدم اٹھاتا کیچن کی طرف گیا جہاں ایک وجود دوپٹے سے بے نیاز کھانا بنانے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب جا کر اسے ڈرانے ہی لگا تھا کہ اسی وقت وہ وجود اس کی طرف

مڑا۔۔۔۔

شاہزین آپ آج پھر مجھے ڈرانے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

حوراس کی طرف مڑتی خفگی سے بولی تو شاہزین قہقہہ لگاتا اس کے قریب آیا اور پیچھے سے اسے اپنی باہوں میں بھرتے اس کے گال کو شدت سے چوما۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ تمھیں ڈرانے میں مجھے بہت مزا آتا ہے۔۔۔۔

وہ حور کا دوسرا گال بھی چوم کر بولا۔۔۔۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا بلکل بچے ہیں آپ۔۔۔

وہ میٹھی مسکان لبوں پر سجائے گلنار چہرے کے ساتھ نفی میں سر ہلاتی بولی۔۔۔۔

اور یہ بچا اس سویٹ ہارٹ کا دیوانہ ہے۔۔۔ ویسے ہادی کہاں ہے دکھائی نہیں دے رہا؟

وہ سو رہا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسے دوائی دی ہے اس کے سر میں ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے شاہزین کو جواب دیا۔۔۔

سویٹ ہارٹ پریشان نہ ہو کل اس کو ڈاکٹر کے پاس دوبارہ لے کر جائیں گے وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا بلکہ اب تو وہ کافی زیادہ ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی پریشان آواز سن کر اس کا رخ اپنی جانب موڑتا اس کے سر کو عقیدت سے چوم کر بولا تو حور نے بھی سکون کا سانس لیا وہ جانتی تھی جب تک شاہزین اس کے ساتھ ہے اسے کوئی مشکل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔

شاہزین اور حور ڈنر کرنے کے بعد ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے جب عینی کو کچھ دن پہلے کا واقعہ یاد آیا۔۔۔۔

کچھ دن پہلے:

وہ پریشانی کی حالت میں ہاسپٹل میں تھی جب اسے ہاشم کا دوست احمر زمان اپنی بیوی کے ساتھ ملا وہ اپنی بیوی کا چیک اپ کروا کر واپس جانے لگا تھا جب اسے عینی ملی تھی

عینی جب اس سے ملی تو احمر نے اس سے پوچھا کہ وہ ہاسپٹل کیوں ہے تو اس نے ساری بات احمر کو بتادی جس نے اس کا ساتھ دیتے ہوئے اسے اور ہادی کو اپنے ساتھ گھر لے گیا تھا۔۔۔۔

عینی نے اسے سختی سے ہاشم کو اپنے بارے میں بتانے سے منا کیا تھا ورنہ اس نے احمر کو دھمکی دی تھی کہ وہ یہاں سے چلی جائے گی اسی وجہ سے احمر نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔۔

شاہزین نے دو دن بعد خود سکون سے اور تفصیل سے عینی کو ڈھونڈنے کا سوچا اور سب سے پہلے ہادی کے سکول گیا جہاں سے اس نے اس دن کے کیمرے کی ویڈیو نکلوائی

اس نے ویڈیو میں ہادی کے سر سے خون نکلتے دیکھا تھا پھر جو اس نے ہاسپٹل انتظامیہ کی جھوٹ بولنے پر بے عزتی کی وہ تو الگ مگر اس ٹیچر کو بھی اچھا خاصا سنایا جس نے اس سے جھوٹ بولا تھا پھر اسے پتا چلا تھا کہ سحر بیگم نے انہیں جھوٹ بولنے کا کہا تھا اور اس ٹیچر سے ہی اسے ہادی کے ہاسپٹل کا پتا چلا تھا۔۔۔

اس نے گھر میں اس بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا پھر اس نے ہاسپٹل کے کیمرے وغیرہ چیک کروائے اور ہادی کی ساری ڈیٹیل لی اس نے جب عینی کو احمر کے ساتھ جاتے دیکھا تو وہ احمر کو پہچان گیا تھا اس کی احمر سے ملاقات چند روز پہلے ہی ہوئی تھی۔۔۔

پھر شاہزین نے احمر کے گھر جا کر عینی کے بارے میں احمر سے پوچھا تو صاف مکر گیا مگر جب اس نے احمر کو ساری بات بتائی تو پھر احمر نے عینی کو اس سے ملنے دیا تھا۔۔۔۔

عینی کو دیکھتے ہی اس نے عینی کو خود میں بھینچا تھا جبکہ عینی کو اس کی بکھری حالت دیکھ کر

بہت برا لگا لیکن شاہزین تو بے حد خوش تھا کہ عینی اسے دوبارہ واپس مل گئی تھی عینی سے اسے سب کچھ پتا چل گیا تھا اور عینی نے ہی اسے سحر بیگم کو کچھ بھی کہنے سے منع کرتے ہوئے اس نے اس کے ساتھ واپس گھر جانے پر بھی منع کر دیا تھا پھر شاہزین نے اسے اپارٹمنٹ میں رہنے کا بتایا تو وہ مان گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اس نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا وہ صبح جلدی گھر سے نکل کر عینی پاس آتا تھا اور ناشتہ کر کے آفس چلا جاتا تھا اسی طرح ہی وہ رات کو آتا تھا اور عینی کے پاس تھوڑی دیر رک کر چلا جاتا تھا۔۔۔۔۔

حال :

حور کیا سوچ رہی ہو تم ؟؟؟

شاہزین اس کی کنپٹی کو اپنے لبوں سے چھو کر بولا۔۔۔۔۔

میں یہ سوچ رہی تھی اگر میں آپ کو نہ ملتی تو آپ کیا کرتے؟؟؟؟

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔۔۔

میں تمھیں تب تک ڈھونڈتا جب تک تم مجھے مل نہیں جاتی وہ دو دن میری زندگی کے سب سے برے دن تھے تمھارے بغیر مجھے لگ رہا تھا کہ میری سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔۔۔

وہ اس کے سر کو عقیدت سے چوم کر بولا۔۔۔۔۔

کیا آپ اتنی محبت مجھ سے کرتے ہیں؟؟؟

وہ اس کی طرف دیکھتی ٹرانس کی کیفیت میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

مجھے تم سے جتنی محبت ہے اس کا اندازہ تم کبھی نہیں لگا سکتی ہاں مگر میری سانسوں کی ضمانت اب تمھاری سانسوں کے ساتھ چلنے پر ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے بالوں کی ایک لٹ کو پکڑ کر زراسا کھینچتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔

عینی نے ایک ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کر مسکرا کر شاہزین کو دیکھا یہ وہ شخص تھا جس نے کبھی اس کی راتوں کی نیندوں اور دن کے سکون وچین سب برباد کر دیا تھا مگر اب وہی شخص اس کے سکھ و چین کا مرکز بن گیا تھا اگر شاہزین نے کچھ دن اس کے بغیر بے آرامی سے گزارے تھے تو اس کے دن بھی شاہزین کے بغیر اداس ہی گزرے

تھے۔۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں نہ ؟؟ مجھے کبھی چھوڑیے گا مت آپ میرے ساتھ ہیں تو مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا آپ کے ساتھ مجھے میری زندگی بہت خوبصورت لگتی ہے مجھے لگتا ہے اللہ نے میرے صبر کا انعام مجھے آپ کی محبت کی صورت میں عطا کیا ہے۔۔۔۔

وہ اس کے ماتھے سے بالوں کو پیچھے کرتی جھک کر اس کا ماتھا محبت، عقیدت اور احترام سے چھو کر بولی تو شاہزین کو اپنے اندر ڈھیروں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

یہ سوچنا بھی مت کہ میں کبھی تمھیں خود سے دور جانے دوں گا یا تمہیں چھوڑ دوں گا تم میری زندگی کا وہ سکون ہو جسے میں نے دوسری چیزوں میں ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے حصار میں لیتا اس کے بالوں پر لب رکھتا بولا تو عینی نے سکون سے اپنا سر اس کے سینے کر رکھتے ہوئے آنکھیں موندلیں۔۔۔۔

****

ارقم نے ہاشم کے جانے کے بعد علیشبہ سے اب تک کوئی بات نہیں کی تھی وہ اب یونیورسٹی جانے سے پہلے علیشبہ سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ علیشبہ کے کمرے میں داخل ہوا جو یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر اپنا بیگ اٹھا رہی تھی۔۔۔

علیشبہ نے ارقم کو اپنے کمرے میں دیکھا تو اس کی جانب اپنا رخ کیے پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام و علیکم! بھائی کوئی کام تھا آپ کو؟؟؟

ہاں مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

وہ علیشبہ کے پاس جا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا تو علیشبہ نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جبکہ اس کے دل کی دھڑکن معمول سے تیز رفتار پر چل رہی تھیں اسے کچھ کچھ اندازہ تھا کہ ارقم ہاشم کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے اسی وجہ سے وہ تھوڑا ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو علیشبہ مجھے پتا ہے کہ تم ہاشم سے پہلے محبت کرتی تھی مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم اب بھی اس سے محبت کرتی ہو؟؟ جھوٹ مت بولنا سچ سچ بتا دینا میں نے پوری رات اس بارے میں سوچا ہے یہ تمھاری زندگی ہے اور اس کا فیصلہ بھی تمھیں ہی کرنا اگر تمھارا جواب ہاشم کے لیے مثبت ہوا تو میں خود بابا سے بات کروں گا تمھیں ڈرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

ارقم نے سنجیدگی سے پوچھا تو علیشبہ نے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

جو آپ کا فیصلہ ہوگا وہی مجھے منظور ہے بھائی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل نہیں زندگی تمھیں گزارنی ہے مجھے نہیں یہ فیصلہ تم کرو گی یہ تم پر منحصر کرتا ہے کہ تم اپنے حق میں فیصلہ کرتی ہو یا نہیں اور یہ فیصلہ تمھیں ابھی کرنا ہوگا ابھی نہیں تو پھر کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔

ارقم اس کی بات سن کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

ب۔۔۔بھائی میں و۔۔۔وہ ہاشم نے مجھ سے بات کی تھی اور م۔۔۔مجھے ان سے شادی کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں بابا اور آپ کی رضامندی سے کرنا چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں میری زندگی کے سب سے بڑے فیصلے میں آپ لوگ کی بھی خوشی شامل ہو۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم سب کو تمھاری خوشیاں بہت عزیز ہے عالی تم نے جو مشکل وقت گزارا ہے اب اس سب کے بعد تمھیں بھی خوش رہنے کا حق ہے میں ایک بار دوبارہ ہاشم سے بات کر کے بابا سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔

وہ محبت سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا جس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

****

شفق رات دیر سے سونے کی وجہ سے صبح لیٹ اٹھی تھی تو اس وجہ سے وہ اپنی یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی جلدی تیار ہو کر یونیورسٹی روانہ ہو گئی تھی گاڑی میں اس نے اپنے موبائل سے ایک بار اپنی آنکھوں کو دیکھا جو رات کافی دیر رونے کی وجہ سے ہلکی ہلکی سوجی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یونیورسٹی پہنچ کر چونکہ وہ اپنے پہلے لیکچر کے لیے لیٹ ہو گئی تھی اس وجہ سے اس نے لیکچر نہ لینے کا سوچتے ہوئے کینٹین جانے کا سوچا کیونکہ وہ جلدی میں ناشتہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

ارقم جو کب سے شفق کے آنے کا انتظار کر رہا تھا تا کہ اس سے پوچھ سکے کہ وہ کل کیوں نہیں آئی اب اس کے ڈپارٹمنٹ سے اپنے ڈپارٹمنٹ میں جا رہا تھا مگر جب اس نے شفق کو کینٹین کی طرف جاتے دیکھا تو فوراً اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

شفق۔۔۔۔

شفق۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔

ارقم نے اس کے قریب جا کر اسے پکارا جو نظریں جھکائے اپنی سوچوں میں غلطاں چل رہی تھی۔۔۔۔

شفق نے اچانک اپنے ساتھ کسی کو چلتے محسوس کر کے نظریں اٹھا کر دیکھا تو ارقم کو اپنی جانب ہی دیکھتے پایا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی؟؟؟اور یہ تمھاری آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں؟؟؟

وہ اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر پریشان سا بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ میں ٹھیک ہو یا نہیں بہتر ہے کہ اپنے کام سے کام رکھیں۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں غراتی بولی تو ارقم کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں اور زبردستی شفق کا ہاتھ پکڑ کر کینٹین سے دوسری طرف تھوڑی سنسان جگہ پر لے گیا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے فورا میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں اس سے بولی تاکہ ارد گرد موجود لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوں

ارقم نے اس کا ہاتھ ایک جگہ جا کر چھوڑا جہاں ارد گرد بس دو تین ہی لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔

شفق کیا بات ہے تم ایسے بات کیوں کر رہی ہو؟؟ اگر رات کو میرے غصے سے فون پر بولنے کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو تو میں تمھیں بتا دوں کہ میں نے کالر آئی ڈی نہیں دیکھی تھی اس وجہ سے غصے میں بول گیا تھا۔۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے شفق سے کہا جو مسلسل زمین کو گھور رہی تھی

مجھے فلحال آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اس لیے مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

جب تک تم بتاؤ گی نہیں کہ کیا بات ہے جو تم ایسے کر رہی ہو تب تک میں تمھیں یہاں سے ملنے بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھتے بولا۔۔۔۔

کیا جاننا چاہتے ہیں آپ؟؟ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اتوار کو میرے لیے رشتہ آرہا ہے اور جلد ہی میری شادی کر دی جائے گی اور آپ صرف مجھ پر غصہ ہی نکالتے رہ جائیں گے۔۔۔پتا ہے آپ جیسے مردوں کا یہی کام ہوتا ہے غصے کسی اور پر اور اتارتے کسی اور پر ہیں آپ اپنے غصے کا شغل فرمائیں میں تب تک آپ کو اپنی شادی کا کارڈ بھیج دوں گی پھر اسے دیکھتے ہوئے غصے کرتے رہیے گا۔۔۔۔

غصے سے بولنا شروع ہوئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔۔

میرے ساتھ یہ فضول گوئی کرنے کی ضرورت نہیں ہے شفق اور تم خود جانتی ہو کہ تم نے پہلے کبھی اپنی شادی کی بات نہیں کی اور مجھے بھی لگ رہا تھا کہ کم از کم تم اپنی پڑھائی مکمل کر لو تو پھر میں اپنے والدین سے تمھارے لیے بات کروں گا مگر اب تم نے بتادیا ہے تو جمعہ کو امی بابا تمھارے گھر ہوں گے اور اب یہ رونے دھونے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بتاؤ کیا تم نے صبح ناشتہ کیا ہے؟؟؟

وہ سنجیدگی سے شفق سے بولا جو اس کی بات سن کر تھوڑی پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں وہ میں لیٹ ہو گئی تھی اس وجہ سے ناشتہ نہیں کر پائی۔۔۔۔

شفق دھیمی آواز میں بولی تو ارقم اسے اپنے ساتھ کینٹین میں لے گیا۔۔۔۔

****

وہ تیمور صاحب کے ساتھ مجبوراآج جلدی گھر آ گیا تھا اوران کے ساتھ ان کے کمرے میں جارہا تھا کیونکہ تیمور صاحب نے اسے کوئی فائل دینی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی تیمور صاحب دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے لگے تھے کہ سحر بیگم کی اندر سے آتی آواز نے انھیں دروازے میں ہی منجمد کر دیا۔۔۔

افف۔۔۔میں کیا کروشمائلا (سحر بیگم کی بہن) میں نے تو اس لڑکی کو گھر سے بھی نکال دیا ہے پھر بھی شاہزین اس کے پیچھے مجنوں بنا پھر رہا ہے کہتا ہے اب شادی نہیں کروں گا اس سے اچھا تھا کہ وہ کسی حادثے میں ہی مر جاتی پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جو

میں نے اسے اپنے گھر کام کے لیے رکھ لیا۔۔۔

ہاں ہاں اس کے بھائی کے ہی چوٹ لگی تھی اور اسے پیسوں کی ضرورت نہیں تھی اسی وجہ سے میں نے اسے پیسے دے کر موقعے سے فائدہ اٹھایا اور اسے شاہزین کی زندگی سے دودھ میں مکھی کی طرح نکال دیا۔۔۔۔

سحر بیگم ابھی مزید بولتیں کہ تیمور صاحب نے غصے سے کمرے میں داخل ہو کر ایک زوردار تھپڑ سحر بیگم کو مارا جو اس افتاد پر بوکھلا گئیں تھیں۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

تمہیں زرا بھی احساس نہیں ہوا کہ وہ معصوم کہاں گئی ہو گی مجھے پتا ہوتا کہ تمھاری سوچ اتنی دقیانوسی اور پست ہے تو میں ایک پل کو بھی اس دن عینی کو یہاں اکیلا نہ چھوڑتا

تمھیں کوئی فکر بھی ہے کہ تمھارے بیٹے کی کیا حالت ہے لیکن نہیں تمھیں تو صرف اپنی پرواہ ہے اور اپنے سٹیٹس کی مگر یہ مت بھولو جس سٹیٹس پر تم اتنا اترا رہی ہو یہ صرف میری وجہ سے ہے ایک منٹ بھی نہیں لگے گا مجھے تمھیں آسمان سے زمین پر پٹھکنے کے لیے۔۔۔۔

تیمور صاحب دھاڑتے ہوئے بولے جبکہ شاہزین خاموش سا ان کے پیچھے کھڑا تھا وہ چپ چاپ ان کے کمرے سے تو کیا گھر سے ہی نکل کر عینی کے پاس اپارٹمنٹ میں چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا تو دل ہی بند ہونے کو تھا عینی کے بارے میں سحر بیگم کی باتیں سن کر اسے یہ تو پتا تھا کہ وہ عینی کو پسند نہیں کرتیں مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس سے اتنی نفرت کرتی ہیں کہ اس کے مرنے کی دعائیں مانگتی ہیں۔۔۔۔۔۔

اس نے اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے عینی کو خود میں زور سے بھینچا جبکہ مختلف احساس اور جزبات کی وجہ سے وہ ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔۔۔۔

شاہزین آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔۔۔

وہ پریشان سی اس کی کمر پر ہاتھ پھیر کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں اور آج رات میں یہاں ہی رکوں گا اور ہادی کہاں ہے؟؟؟

وہ تھوڑی دیر بعد خود پر قابو پاتے ہوئے اس کے سر کو چوم کر بولا۔۔۔۔۔

ہادی کیچن میں بیٹھا کھانا کھا رہا ہے صبح سے اپ کا ہی پوچھ رہا تھا کہہ رہا تھا کہ بور ہو رہا

ہوں بھائی کے ساتھ گیم کھیلنی ہے۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اسے بتاتی اپنے ساتھ کیچن میں لے گئی جہاں ہادی کھانا کھا رہا تھا وہ شاہزین کو دیکھ کر خوش ہوتا اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے گلے لگا۔۔۔۔

بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا آج میں آپ کے ساتھ ڈھیر ساری گیمز کھیلوں گا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے معصومیت سے کہا تو شاہزین اور عینی دونوں ہی ہنس پڑے اور پھر شاہزین نے باقی کا وقت ہادی کے ساتھ واقع گیم کھیلتے ہوئے گزارا جبکہ عینی دونوں کو بیچ بیچ میں لڑتے دیکھ کر خوب لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ارقم آج اپنے اور علیشبہ کے بارے میں حدید صاحب سے رمنا بیگم سے بات کرنے آیا تھا اس نے ہاشم سے ایک بار حدید صاحب سے بات کرنے کے بعد بات کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ان دونوں کے کمرے میں خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ رمنا بیگم اور حدید صاحب اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم بچے کوئی بات کرنی ہے؟؟؟

رمنا بیگم نے پوچھا۔۔۔۔

جی امی مجھے آپ سے اور بابا سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

وہ نظریں جھکا کر بولا

ہاں تو بولو ہچکچا کیوں رہے ہو؟؟؟،

حدید صاحب سنجیدگی سے بولے۔۔۔

بابا میری بات تحمل سے سنیے گا۔۔۔۔کچھ دن پہلے ہاشم مجھ سے ملنے آیا تھا وہ علیشبہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔میں پہلے تو راضی نہیں تھا پھر میں نے سکون سے سوچا بابا وہ عالی کی محبت ہے میری عالی کو اس پر کوئی اعتراض نہیں مجھے امید ہے آپ بھی عالی کی خوشی کو دیکھتے ہوئے ہاشم سے اس کی شادی پر راضی ہو جائیں گے

۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ مجھے پتا ہے ہاشم شرمندہ ہے اور اب کافی سدھر بھی گیا لیکن میں کیو اس کی شادی اپنی بیٹی سے کراؤں؟؟؟

بابا وہ عالی کی محبت ہے اور اگر اس نے عالی کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں اسے چھوڑوں گا نہیں اس کی حالت بگاڑ دوں گا۔۔۔۔

وہ حیدید صاحب کی بات سن کر بولا۔۔۔۔

بے شک وہ محبت کرتی ہے مگر وہ اپنی یک طرفہ محبت کے سہارے تو ساری زندگی نہیں سکتی کم از کم ان میں اعتماد کا رشتہ بھی ہونا چاہیے اور ہاشم تو ویسے بھی کانوں کا کچا ہے بقول تمھارے۔۔۔۔۔

وہ آخری والی اسی کی بات اس کو یاد دلاتے بولے جو اس نے پہلی دفعہ کہی تھی جب ہاشم ان سے معافی مانگنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

بابا عالی اسے خود ہی سنبھال لے گی اور ابھی آپ نے ہی تو کہا ہے کہ وہ سدھر گیا ہے پھر آپ ہی یہ بات کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

!!! برخودار تم سمجھ نہیں رہے انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی

بابا وہ بھی آپ کے ہی بھائی کا خون ہے وہ بس راہ بھٹک گئے تھے اب انھیں سہی راہ دکھی ہے مجھے یقین ہے عالی ہاشم کے ساتھ خوش رہے گی۔۔۔۔۔

وہ ان کو یقین دلانے والے انداز میں بولا تو حدید صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

ہاشم مجھ سے اور رمنا سے پہلے ہی بات کر چکا تھا اور میں نے ہی اسے کہا تھا کہ وہ تم سے ایک بار بات کر لے اگر تم نے مجھے راضی کر لیا تو میں مان جاؤ گا اور دیکھو تم نے مجھے ہاشم کے لیے منا ہی لیا مگر میں ایک بات تم سے کہنا چاہتا ہوں اب عالی کی تو شادی ہم اس سے کر دیں گے۔۔۔۔۔۔

اب تم بھی اپنا غصہ ہاشم سے ختم کر دو اور وہ تم سے بڑا ہے اس کو تمیز سے بلایا کرو غلطیاں ہر انسان سے ہوتی ہے اس نے اپنی غلطیوں کو سدھارا ہے اور ابھی تک حور اور ہادی کو بھی ڈھونڈ رہا ہے اگر اللہ نے چاہا تو وہ دونوں بھی جلد ہی مل جائیں گے۔۔۔۔۔۔

رمنا بیگم بھی بولیں

جی ماما میں ہاشم بھائی سے بات کرلوں گا۔۔۔۔۔

وہ بات کم اور اسے دھمکانے وغیرہ کا زیادہ سوچ رہا تھا

ہمم۔۔۔۔۔بہت اچھے۔۔۔۔۔۔کیا تم نے کچھ اور بھی کہنا ہے۔۔۔؟؟؟؟

حدید صاحب نے اس سے پوچھا جو بار بار کچھ بولنے کے لیے منہ کھولتا اور بند کر رہا تھا۔۔۔۔۔

امی بابا وہ مجھے ایک اور بات کرنی تھی۔۔۔۔۔وہ نروس سا مسکرا کر بولا عالی کی بات تو اس نے آرام سے کرلی تھی مگر اپنی بات کرتے ہوئے وہ ڈر رہا تھا

ہاں بولو ہم سن رہے ہیں۔۔۔۔۔رمنا بیگم نے اس سے کہا

مجھے ایک لڑکی پسند ہے وہ عالی کی دوست ہے اور میں چاہتا ہوں آپ لوگ پلیز اس کے گھر میرا رشتہ لے کر جائیں۔۔۔۔۔۔

وہ پہلے تو جلدی سے بولا پھر آخر میں منت کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ؟؟ کہیں تم وہ کیا نام ہے۔۔۔۔۔ہاں شفق کی بات کر رہے ہو نہ۔۔۔۔

رمنا بیگم سوچتے ہوئے بولیں علیشبہ نے ایک بار ان کی بات شفق سے کروائی تھی

جی امی وہ ہی ہے۔۔۔۔مجھے پسند ہے آپ لوگ پلیز اس جمعہ کو میرا رشتہ لے کر

جائیں۔۔۔۔۔

وہ مضبوط لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے تم اپنے بابا سے پوچھ لو۔۔۔۔۔

رمنا بیگم مسکرا کر اپنے بیٹے کی آدھی پریشانی دور کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

بابا آپ؟؟؟

اگر وہ اچھے لوگ ہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

حدید صاحب نے اب کی بار اس کی ساری پریشانی ختم کر دی تھی۔۔۔۔۔

شکریہ امی اور بابا۔۔۔

وہ خوشی سے اٹھ کر ان کے پاس جاتا ہوا بولا اور پہلے حدید صاحب کے گلے لگا پھر رمنا بیگم سے پیار لیا وہ بے حد خوش تھا کیونکہ اس کے دونوں کام ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

تیمور صاحب نے آج شاہزین کو آفس سے جانے سے پہلے ہی روک لیا۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو شاہزین ؟؟؟

ڈیڈ میں اپنے دوستوں کے ساتھ باہر جا رہا ہوں۔۔۔۔

وہ صفائی سے جھوٹ بولا

آہاں۔۔۔مجھے دراصل فلیٹ کی تم سے چابی چاہیے تھی میرے ایک دوست کو اپارٹمنٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

بابا وہ اپارٹمنٹ تو میں نے پہلے سے ہی اپنے ایک دوست جو دیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر پہلے تو گڑبڑا گیا مگر پھر سنبھل کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔مجھے بھی پتا چلا ہے کہ تمھارے دو دوست اتنے اچھے ہیں کہ تم روز صبح وہاں سے ناشتہ کرتے ہو اور پھر ڈنر بھی وہاں سے ہی کر کے آتے ہو۔۔۔واہ ایسے دوست اللہ سب کو دے۔۔۔۔۔

تیمور صاحب نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا تو شاہزین شرمندگی سے نظریں جھکا کر بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیڈ وہ واپس نہیں آنا چاہتی گھر میں اور نہ ہی موم سے ملنے چاہتی تھی اسی وجہ سے آپ کو بھی نہیں بتایا۔۔۔۔

تم کم از کم مجھے تو بتا ہی سکتے تھے نہ پتا ہے میں کتنا پریشان تھا تمھارے لیے

تیمور صاحب سنجیدگی سے بولے انھیں کبھی بھی حور اور ہادی کے بارے میں پتا نہیں

چلتا اگر وہ اپنے ایک بندے کو اس کے پیچھے نہ لگاتے۔۔۔۔۔

سوری ڈیڈ۔۔۔۔۔۔

وہ شرمندگی سے بولا۔۔۔۔۔

اب جاؤ صبح آفس میں ہی تم سے تفصیل سے بات کروں گا۔۔۔۔۔

وہ اسے جانے کا بولا کر خود بھی اس کے آفس سے چلے گئے۔۔۔۔

شاہزین ان کی بات سن کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا یوا باہر چلا گیا تھا اب اس کی صبح تیمور صاحب نے سہی معنوں میں بینڈ بجانی تھی۔۔۔۔۔

آج اس کا ارادہ حور اور ہادی کو باہر ڈنر کروانے کا تھا اس لیے وہ جلدی جلدی آفس سے نکل رہا تھا ہادی اب تقریبا کافی ٹھیک ہو چکا تھا جس سے حور اور شاہزین دونوں ہی پر سکون ہو گئے تھے ورنہ ان کو ڈر تھا کہ کوئی میجر پروبلم نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیمور صاحب گھر آئے تو سحر بیگم ان کا انتظار کر رہی تھیں وہ چار دنوں سے ان سے بلکل بھی بات نہیں کر رہے تھے بلکہ سحر بیگم اگر بات کرتی بھی تو تیمور صاحب صرف ہوں ہاں میں ہی جواب دیے رہے تھے

تیمور میں نے آپ سے معافی مانگ تو لی ہے اب غصہ ختم کر کے مجھ سے بات کر لیں

۔۔۔۔۔

وہ منت بھرے انداز میں بولیں۔۔۔۔

میں نے تو صرف تم سے دو دن بات نہیں کی تو تمھارا یہ حال کیا تم نے سوچا ہے کہ شاہزین اور حور کی کیا حلات ہوئی ہو گی جب تم نے اپنی خود غرضی کے لیے انھیں الگ کیا اور میں نے خود عشا سے بات کی ہے وہ شاہزین سے شادی نہیں کرنا چاہتی وہ کسی اور کو چاہتی ہے لیکن تمھاری بہن اسے مجبور کر رہی ہے اس لیے بہتر ہے کہ اگر تم چاہتی ہو کہ میں تم سے بات کروں تو سب سے پہلے تو تم اپنی بہن کو کال کر کے صاف انکار کرو کہ شاہزین کا رشتہ ہم کبھی نہیں کریں گے پھر میرے پاس آنا۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بول کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔

جبکہ سحر بیگم صرف غصے سے اپنے لب ہی بھینچ سکیں انھیں بلکل امید نہیں تھی کہ عشا

تیمور صاحب کو صاف انکار کرے گی حالانکہ وہ جب بھی عشا سے بات کرتی تو وہ خوشی

سے اس سے بات کرتی اب انہیں لگ رہا تھا عشا جوان سے خوشی سے بات کرتی تھی تو

وہ بھی صرف شمائلا کی وجہ سے۔۔۔۔۔

عینی پیچ رنگ کے چھوٹے فراک کے ساتھ پجامہ پہنے ہادی کو اپنے ساتھ ٹی وی لاؤنج

میں بیٹھائے شاہزین کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولنے پر عینی ہادی کے ساتھ اٹھی اور شاہزین کو دیکھ کر

مسکرائی۔۔۔۔۔

شاہزین نے ان کے قریب آکر پہلے جھک کر ہادی کا سر چوما اور پھر عینی کا سر

چوما۔۔۔۔۔

چلیں؟؟؟

اس نے عینی سے پوچھا تو اس نے جلدی سے سر ہلا کر اپنے سر پر دوپٹہ لیا اور ہادی کا ہاتھ پکڑے شاہزین کے ساتھ چل دی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین انھیں ایک خوبصورت ریسٹورنٹ میں لے کر آیا تھا اس نے ایک پرائیویٹ کیبن بک کروایا تھا کیونکہ وہ عینی کے ساتھ پبلک میں نہیں بیٹھنا چاہتا تھا وہ بلکل بھی نہیں چاہتا تھا کہ کسی کی گندی نظر عینی پر پڑے۔۔۔۔۔

ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہوئے انھوں نے ہلکی پھلکی گفتگو کی تھی اور ہادی کو دوبارہ کسی سکول میں ایڈمیشن کے بارے میں بھی انھوں نے بات کی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ بہترین ٹائم گزار کر واپس آ چکے تھے عینی ہادی کو دوسرے کمرے میں دوائی دے کر سلا چکی تھی اور اب اپنے کمرے میں آئی تھی جہاں شاہزین بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھا عینی کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔

عینی کے کمرے میں آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا جو شاہزین کو مسکرا کر دیکھتی اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی بالیاں اتار رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین نے اسے پیچھے سے اپنی باہوں میں بڑھتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے اس کی کنپٹی کو ہلکا سا چھوا اور شیشے میں اپنے اور عینی کے عکس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ ایک دوسرے کے ساتھ بلکل مکمل لگ رہے تھے جیسے چاند اور سورج کی جوڑی ہو

شاہزین نے آہستہ سے اپنے ایک ہاتھ سے اس کے بالوں کو اس کی گردن سے پیچھے کیا اور اس پر پھونک ماری تو عینی کانپ کر رہ گئی جسے محسوس کر کے شاہزین کے چہرے پر مسکراہٹ مزید پھیل گئی۔۔۔۔

پھر شاہزین نے جھک کر اس کی گردن پر ہلکا سا بوسہ لیا اور اس کا رخ اپنی جانب کر کے اس کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ش۔۔۔۔شاہزین۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔حور آج میں تمھیں محسوس کرنا چاہتا ہوں پلیز۔۔۔۔۔

وہ جزبات سے بوجھل لہجے میں بولا اور آخر میں جان بوجھ کر پلیز بولا تو عینی صرف اپنے لب کاٹ کر ہی رہ گئی۔۔۔۔۔

شاہزین نے اس کے کندھے سے دوپٹہ سرکایا اور وہاں پر اپنا دہکتا لمس چھوڑا اور پھر عینی کی مزحمت نہ دیکھ کر اس نے عینی کو اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا مگر عینی کا ہلکا ہلکا کانپنا وہ اچھی طرح محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے حور کیا تمہیں لگتا ہے میں اپنی جان کو تکلیف پہنچا سکتا ہوں۔۔۔۔

وہ اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر جھکتے ہوئے بولا تو عینی نے اپنی کانپتی پلکوں کی اوٹ سے شاہزین کو دیکھ کر اپنا سر ہاں میں ہلا کر اپنی رضامندی دی۔۔۔۔

شاہزین نے جھکتے ہوئے اس کے سر کو دوبارہ چوما اور پھر آہستہ اس کے ایک ایک نقوش کو چھو کر اسے محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

****

ارقم آج یونیورسٹی لیٹ جانے کا سوچ کر ہاشم سے ملنے اس کے آفس آیا تھا وہ گاڑی پارک کر کے گاڑی سے اترا اور ہاشم کے آفس کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاشم کی سیکرٹری سے اس کے آفس میں موجودگی کے بارے میں پوچھا اور دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا جہاں ہاشم اپنے مینجر سے کچھ ڈسکس کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم کو اپنے آفس میں دیکھ کر ہاشم نے اپنے مینجر کو بعد میں آنے کا بولا کر جانے کا کہا تو وہ خاموشی سے چلا گیا۔۔۔۔

آؤ ارقم بیٹھو۔۔۔۔کیسے آنا ہوا۔۔۔۔۔

ہاشم ارقم کو اپنے سامنے موجود کرسی پر بیٹھنے کا شارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

ارقم خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہاشم۔۔۔۔بھائی میں نے بابا سے بات کرلی ہے وہ راضی ہیں مگر یہ یاد رکھیے گا کہ میں

نے صرف اس وجہ سے بابا کو منایا ہے کیونکہ مجھے اپنی بہن کی خوشی بہت عزیز ہے اگر آپ نے اسے کچھ بھی کہا یا اس کے ساتھ برا سلوک کیا تو میں آپ کا حشر بگاڑ دوں گا۔۔۔۔۔

وہ تمیز کے دائرے میں رہتا ہوا ہاشم کو دھمکا رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔۔۔۔۔۔

ہاشم نے پیپر ویٹ گھماتے ہوئے طنزیہ مسکراہٹ سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں پھر عالی کی شادی اپنے دوست سے کروا دوں اس نے بھی کل مجھ سے بات کی ہے اور وہ تو کنوارا بھی ہے اور اسے عالی کے ماضی سے کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ طنزیہ ہنستے ہوئے ہاشم کا سکون برباد کر گیا۔۔۔۔۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا تم نے چچا جان سے بات کر لی ہے۔۔۔۔

کبھی بھی ایسا مت سمجھیے گا کہ بابا نے ایک بار کہہ دیا ہے تو وہ منع نہیں کر سکتے میں اگر

آپ کے لیے منا سکتا ہو تو آپ کے لیے انکار کروانا میرا لیے بلکل بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے ہاشم کی طرف دیکھ کر بولا

علیشبہ کو میں کچھ نہیں کہوں گا اور نہ ہی اس کے ساتھ برا سلوک کروں گا میں جاہل نہیں ہوں جو اسے مارتا پیٹتا پھروں۔۔۔۔۔

وہ بھی اب کی بار سنجیدگی سے بولا

مجھے امید ہے کہ آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے اور۔۔۔۔۔اس دن کی بتمیزی کے لیے میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ معافی مانگتے ہوئے بلکل بھی شرمندہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

آہاں ویسے میری بھی غلطی ہے مجھے تم لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

ہاشم سنجیدگی سے بولا۔۔۔تو ارقم نے اس کی طرف دیکھا

آپ نے اچھا نہیں کیا تھا جب تایا تائی کی ڈیتھ ہوئی تھی تو بابا بھی بے حد پریشان اور بیمار ہو گئے تھے مگر جب بابا کو آپ کی ضرورت تھی تو آپ اپنی خود غرضی کے لیے ہمیں چھوڑ کر شہر چلے آئے اور اسی خود غرضی کے لیے آپ نے حور اور ہادی کا بچپن بھی برباد کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ارقم سنجیدگی سے بولتا اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔۔

ارقم وہ وقت میرے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مضطرب سا بولا تو ارقم اس کی بات سن کر خاموشی سے آفس سے نکل گیا ارقم کو جاتے دیکھ ہاشم صرف گہری سانس بھر کر ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

****

شفق رات سے ہی بے حد خوش تھی ارقم نے اسے کال کر کے بتا دیا تھا کہ اس کے پیرنٹس جمعہ کو آئیں گے جس وجہ سے اب وہ پر سکون سی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بنے ایک درخت کے نیچے بیٹھی عالی سے بات کر رہی تھی علیشبہ بھی بے حد خوش تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب وہ جلد ہی اپنی محبت کو پا لے گی۔۔۔۔۔۔

عالی کسی دن شاپنگ کا پلان بنائیں؟؟

شفق عالی سے بولتی ہوئی اپنے موبائل کو دیکھنے لگی تو کسی نے پیچھے سے آکر اس کا ہاتھ پکڑ لیا شفق نے جلدی سے اپنا ہاتھ پکڑنے والے کی طرف دیکھا تو اسے وہ لڑکا دکھا جس نے اس کی برتھڈے پارٹی پر اس سے بدتمیزی کی تھی۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا ورنہ ابھی چیخ چیخ کر سب کو اکٹھا کرلوں گی۔۔۔۔

شفق کھڑی ہوتی ہوئی غصے سے بولی اور مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تمھارے ساتھ اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ لڑکا شفق کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میری دوست تمھارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی ہاتھ چھوڑو اس کا ابھی ورنہ تمھارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

شفق کی بجائے عالی نے غصے سے کہا

بکواس بند کرو اپنی تم سے کسی نے بات نہیں کی اور تم فوراً چلو میرے ساتھ ورنہ گھسیٹ

کر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ لڑکا غصے سے بولا۔۔۔۔

تمہیں جو بات کرنی ہے یہاں ہی کرو اور میرا ہاتھ چھوڑو تم نے منہ سے بات کرنی ہے یا ہاتھ سے۔۔۔۔۔

شفق سنجیدگی سے بولی تو اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔

میرے موم ڈیڈ کل تمھارے لیے رشتہ لے کر آئیں گے اور تم ہاں میں جواب دو گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم ہو کون اور میں کیوں تم جیسے گھٹیا شخص سے شادی کروں گی۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی جانتی ہو تم مجھے حزیفہ نام ہے میرا تمھاری موم سے میری موم نے بات کی تھی رشتے کی اور شادی تو تمھاری مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

ابھی وہ مزید بولتا کہ ارقم جو ابھی یونیورسٹی آیا ہی تھا اور عالی نے اسے میسج کیا تھا جسے پڑھ کر وہ فوراً اس طرف آیا تھا مگر اس کی بات سن کر غصے میں ارقم نے ایک زوردار مکا اس

کے منہ پر جڑ دیا۔۔۔۔۔

اور پھر یکے بعد دیگر کئی مکے اس کے منہ پر مارے۔۔۔۔

وہ صرف میری محبت ہے اور میں ہی اس سے شادی کروں گا تم جیسے لوفر اور آوارہ شخص اس کے نزدیک بھی آئے گا تو میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔

وہ مسلسل اسے مارتا بول رہا تھا اسے مارتے دیکھ ارد گرد سٹوڈنٹ بھی ان کی جانب متوجہ ہو گئے تھے شفق اور علیشبہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر ارقم کو حزیفہ سے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ تو اسے چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ارقم پلیز اسے چھوڑ دیں وہ مر جائے گا۔۔۔۔

شفق نے کانپتی آواز میں ارقم سے کہا تو اس نے گہرا سانس لے کر اپنا غصہ قابو کرتے ہوئے حزیفہ کے ایک زوردار ٹانگ ماری اور وہاں سے شفق اور عالی کے ساتھ وہاں سے چلا گیا بلکہ ان دونوں کو وہ یونیورسٹی سے ہی لے آیا تھا۔۔۔۔۔

پورے راستے ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی ارقم خاموشی سے شفق کو اس

کے گھر چھوڑ کر عالی کے ساتھ اپنے گھر آ گیا تھا اور خاموشی سے اپنے کمرے میں اپنا غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

****

عینی صبح اٹھی تو خود کو شاہزین کے حصار میں پا کر رات کے سارے واقعات یاد کرتی سرخ چہرے کے ساتھ جلدی سے شاہزین کے پاس اٹھی اور الماری سے اپنا سوٹ نکال کر شاور لینے چلی گئی۔۔۔۔

وہ شاور لے کر آئی تو شاہزین کو بیڈ سے ٹیک لگائے دیکھ کر وہ سرخ چہرے کے ساتھ جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر اپنے بالوں کو تولیے سے آزاد کر کے انھیں کنگی کرنے لگی۔۔۔۔۔

جبکہ اسے دیکھ کر شاہزین کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر عینی کی طرف آنے لگا تو وہ جلدی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی مگر شاہزین نے جلدی سے اسے پکڑ کر اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کے گال پر اپنے لب رکھتا بولا تو عینی سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔۔۔

و۔۔وہ ہادی کو اٹھانا ہے۔۔۔۔۔

آہاں مجھ سے بھاگ رہی ہو؟؟؟

وہ اس کی دوسری گال پر لب رکھتا بولا

ش۔۔۔شاہزین پلیز جانے دیں۔۔۔

وہ ہلکی آواز میں منمنائی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

تو شاہزین نے اس کا سر چوم کر اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا تو عینی بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل گئی جبکہ پیچھے سے شاہزین کا قہقہہ اسے ضرور سنائی دیا تھا۔۔۔۔

حدید صاحب رمنا بیگم اور علیشبہ کے ساتھ اس وقت شفق کے گھر موجود تھے وہ اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے ہی سحر بیگم بیٹھی ہوئیں تھی اور

ساتھ تیمور صاحب بیٹھے ہوئے تھے شاہزین اس وقت گھر نہیں تھے مگر تیمور صاحب نے اسے کال کر دی تھی جس وجہ سے اس نے بھی تھوڑی دیر میں آجانا تھا۔۔۔۔

آج ہم ایک اہم کام کی وجہ سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔۔

رمنا بیگم نے سحر بیگم سے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی ان کی جانب متوجہ ہوئیں

ہم اپنے بیٹے ارقم کے لیے آپ کی بیٹی شفق کا رشتہ لے کر آئے ہیں ہمیں امید ہے آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے۔۔۔۔

رمنا بیگم نے شائستہ لہجے میں بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔

ہمیں تھوڑا وقت چاہیے سوچنے کے لیے پھر ہم آپ کو جواب دیں گے۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے تیمور صاحب کو ایک نظر دیکھ کر رمنا بیگم سے کہا۔۔۔۔

جی جی آپ نے جتنا وقت لینا ہے لے لیں۔۔۔۔۔۔اور اگر آپ شفق کو ایک بار بلا دیں میں اسے ایک بار ملنا چاہتی ہوں

رمنا بیگم نے کہا۔۔۔۔۔

بلکل ابھی میں بلاتی ہوں اسے۔۔۔۔۔

سحر بیگم اٹھتے ہوئے بولی اور باہر جا کر رزیہ سے شفق کو ڈرائنگ روم میں بھیجنے کا کہا۔۔۔۔

شفق جو بے چینی سے اپنے کمرے میں چکر لگا رہی تھی کہ رزیہ دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی تو اس نے لب کاٹتے ہوئے رزیہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

میم نے آپ کو ڈرائنگ روم میں بلوایا ہے۔۔۔۔۔

رزیہ کی بات سن کر وہ سر ہلاتی ہوئی باہر نکلی اور روم کی طرف جانے لگی کہ راستے میں ہی اسے شاہزین مل گیا جو خود ڈرائنگ روم کی طرف جا رہا ہے۔۔۔۔۔

کون آیا ہوا ہے شفی؟؟

شاہزین نے شفق کو تنگ کرنے کے لیے پوچھا تو وہ جواب دینے کی بجائے بس منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔۔

ارے شفی تم نے جواب نہیں دیا؟؟

اللہ بھائی جب ہم اندر داخل ہوں گے تو آپ کو پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بولی کہ شاہزین کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

وہ دونوں ڈرائنگ روم میں اکٹھے داخل ہوئے تو سب ان کی جانب متوجہ ہو گئے

۔۔۔۔۔

اسلام وعلیکم!

شاہزین اور شفق نے یک زبان سلام کیا۔۔۔۔

یہ میرا بڑا بیٹا شاہزین ہے اور یہ میری بیٹی شفق ہے۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے ان دونوں کا تعارف کروایا تو شاہزین حدید صاحب سے گلے مل کر ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا جبکہ شفق مسکراتی ہوئی رمنا بیگم اور علیشبہ سے ملنے لگی۔۔۔۔۔

ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو شفق۔۔۔۔۔

علیشبہ نے شفق سے کہا تو وہ صرف مسکرا ہی سکی۔۔۔۔

وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر شفق اور باقی سب سے بات کر کے حدید صاحب رمنا بیگم اور علیشبہ واپس چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

اب تیمور صاحب شاہزین اور سحر بیگم کے ساتھ ہال میں بیٹھے تھے جبکہ شفق اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔۔

شاہزین میں چاہتا ہوں کہ تم ان کے بارے میں ساری معلومات نکالو ان کے بیٹے کے بارے میں بھی سب کچھ پتا کرواؤ اور اپنی ماں سے کہو کہ شفق سے ایک بار پوچھ لے اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض تو نہیں پھر ہی ہم بات آگے بڑھائیں گے ویسے مجھے وہ لوگ کافی پسند آئے ہیں۔۔۔۔

تیمور صاحب پہلے شاہزین سے بولے اور پھر سحر بیگم کو بلانے کی بجائے شاہزین کو ہی سحر بیگم سے بولنے کا کہا وہ اب تک سحر بیگم سے سہی سے بات نہیں کر رہے تھے

حالانکہ وہ ان سے دو تین بار معافی مانگ چکی تھیں۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے برہمی سے تیمور صاحب کی طرف دیکھا جو ان کی طرف بلکل متوجہ نہیں تھے۔۔۔۔۔

ڈیڈ میں ان کے بارے میں آپ کو پتا کروا دوں گا آپ فکر مت کریں۔۔۔۔۔

شاہزین نے جواب دیا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا فلحال وہ خود بھی سحر بیگم سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

تیمور میں آپ سے کتنی بار معافی مانگ چکی ہوں اب آپ ناراضگی ختم کر دیں اور آپ کہ کہے کے مطابق میں نے شمائلا کو بھی رشتے کے لیے منع کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ منت بھرے انداز میں بولیں تو تیمور صاحب نے انہیں دیکھ کر ایک گہرا سانس خارج کیا اور پھر بولے۔۔۔۔۔

سحر بات معافی کی نہیں بات تمھیں اپنے کیے پر شرمندگی کی ہے تم نے جو کیا اس پر تم زرا سی بھی پشیماں نظر نہیں آ رہی ہو۔۔۔۔۔۔

تیمور میں واقع پچھتا رہی ہو آپ پلیز ایسا مت کہیں۔۔۔۔۔

سحر بیگم نے کہا تو تیمور صاحب ہنکار بھرتے ہوئے بولے۔۔۔۔

ٹھیک ہے مان لیا تو شرمندہ ہو اور پچھتا رہی ہو لیکن جب بھی حور اور ہادی ملیں گے تمھیں ان سے بھی معافی مانگنی ہو گی۔۔۔۔۔

تیمور صاحب کی بات سن کر وہ کشمکش کا شکار ہو گئیں وہ تو ان سے مشکل سے معافی مانگ رہی تھی کجا کہ حور سے معافی مانگنا۔۔۔۔ پھر اچانک سحر بیگم کہ ذہن میں خیال آیا کہ حور کونسا ابھی ملی ہے جب ملے گی تب وہ سوچیں گی اس بارے میں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے تیمور آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی بس اب آپ ناراضگی ختم کریں۔۔۔۔

وہ تیمور صاحب سے بولیں تو تیمور صاحب نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔۔۔۔

****

شاہزین نے ان کے بارے میں سب کچھ پتا کروالیا تھا اور ایک بار وہ سحر بیگم اور تیمور صاحب کے ساتھ حویلی بھی ہو آئے تھے اور ارقم سے بھی مل آئے تھے انھیں یہ رشتہ پسند آیا تھا اور سب سے بڑی بات شفق اس کے لیے راضی تھی تو اس وجہ سے انھوں نے رشتے کے لیے ہامی بھر لی تھی۔۔۔

حدید صاحب نے انھیں بتایا تھا کہ وہ علیشبہ کا نکاح اگلے مہینے کر رہے ہیں اور اس سے اگلے دن وہ لوگ ارقم کا نکاح بھی کرنا چاہتے ہیں جس پر پہلے تو تیمور صاحب اتنی جلدی شادی کے لیے تیار نہیں تھے مگر صرف نکاح کا سوچ کر وہ بھی راضی ہو گئے تھے۔۔۔۔

ایک مہینہ کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا آج علیشبہ کا نکاح تھا اور اس وقت علیشبہ کو پالر والی لڑکی تیار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سفید شارٹ کرتی کے ساتھ سفید ہی شرارہ پہنا ہوا تھا اور ساتھ سرخ دوپٹہ تھا جو فلحال ابھی پالر والی اس کا میک اپ اور بال بنانے کے بعد سیٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس نے خود ہی ڈارک میک اپ نہیں کروایا تھا کیونکہ اسے پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

علیشبہ کی بڑی خواہش تھی کہ شفق بھی آج کے دن اس کے ساتھ ہوتی مگر شفق کا چونکہ کل نکاح تھا اس وجہ سے وہ نہیں آئی تھی مگر اس کے گھر سے باقی سب لوگ آئے تھے۔۔۔۔

وہ مکمل تیار ہو چکی تھی جب رمنا بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ میری بیٹی کتنی خوبصورت لگ رہی ہے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔۔۔

رمنا بیگم علیشبہ کو ساتھ لگاتی اس کا سر چوم کر بولیں تو علیشبہ نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

رمنا بیگم نے اپنی بیٹی کے چہرے پر زندگی سے بڑپور مسکراہٹ دیکھ کر دل میں اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اس کی بیٹی کی زندگی میں دوبارہ خوشیاں شامل کر دیں تھیں۔۔۔۔۔

امی آپ بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔۔

علیشبہ رمنا بیگم کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بات بدلنے کے لیے بولی تو رمنا بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

رمنا بیگم علیشبہ سے تھوڑی دیر بات کر کے دوبارہ باہر مہمانوں کے پاس چلی گئیں۔۔۔۔۔

ہاشم اس وقت حویلی باہر موجود لان میں بیٹھا تھا جہاں سارے انتظامات کیے گئے تھے اس کے ساتھ احمر بھی موجود تھا مگر پتا نہیں کیوں ہاشم کو بڑی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

یار تم اتنا گھبرا کیوں رہے ہو فکر مت کرو ار قم تمھارا کم از کم نکاح والے دن منہ نہیں توڑے گا۔۔۔۔۔

احمر نے ہاشم کو تسلی دی تو ہاشم اس کے الفاظ سن کر صرف اسے گھور ہی سکا۔۔۔۔۔

تجھ جیسا کمینہ دوست اللہ کسی کو نہ دے۔۔۔۔

ہاشم کے غصے بھری آواز سن کر اس نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے مزید کہا۔۔۔۔

لو بھئی بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں ہے ایک تو تم لڑکی کی طرح گھبرا رہے ہو میں نے تو تمھیں تسلی دی مگر نہیں تم تو مجھ پر ہی غصہ کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

بکواس نہ کرو احمر میں نے تمھارے دانت توڑ دینے ہیں۔۔۔۔

اچھا اچھا اپنا منہ بند کر لے ارقم اس طرف ہی آرہا تھا۔۔۔۔۔

احمر ارقم کو اپنی طرف آتا دیکھ کر بولا تو ہاشم نے منہ بندھ کر کے اسے گھورا۔۔۔۔

احمر بھائی کیا آپ دو منٹ ہمیں اکیلا وقت دے سکتے ہیں مجھے ہاشم بھائی سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں ضرور۔۔۔۔

ارقم کی بات سن کر احمر فورا بولا اور ان سے تھوڑی دور چلا گیا۔۔۔۔۔

ہاشم بھائی نکاح بس شروع ہونے والا ہے میں بس آپ کو یاد دلانے آیا تھا کہ اگر آپ نے عالی کے ساتھ کچھ بھی غلط کیا تو آپ جانتے ہیں نہ میں آپ کیا کروں گا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا کہ ارد گرد موجود لوگوں کو لگے کہ وہ کوئی اچھی بات ہی کر رہا ہے۔۔۔۔۔

بلکل میرے ہونے والے سالے صاحب مجھے یاد ہے اور اب میرا بی پی لو کرنے کی بجائے جا کر نکاح شروع کرواؤ اس کے بعد مجھے دھمکیاں دیتے رہنا۔۔۔۔

ہاشم بھی مسکرا کر بولا تو ارقم صرف ہنکار بھرتا مولوی صاحب کو لینے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی ہاشم اور علیشبہ کا نکاح ہو چکا تھا نکاح نامے پر سائین کرتے ہوئے علیشبہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر پھر اپنے سر پر حدید صاحب کا شفقت بھرا ہاتھ محسوس کر کے اس نے سائین کیے تھے وہ اتنا جانتی تھی کہ اس کے گھر والے کبھی بھی اس کے مشکل وقت میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔

شاہزین تیمور صاحب کے ساتھ ابھی ہاشم اور ارقم کو مبارک باد دے کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اس کے فون پر عینی کی کال آئی جسے دیکھ کر وہ فوراً ایک سائیڈ پر جا کر کال سننے

لگا۔۔۔۔

فون کے دوسری جانب سے ہادی کی روتی ہوئے آواز سن کر اس کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔آ۔۔۔آپی کوپ۔۔پتا نہیں کیا ہوا ہے وہ اٹھ نہیں رہیں۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے ہادی ٹھیک سے بتاؤ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپی کی صبح سے طبیعت نہ ٹھیک تھی ابھی میں تھوڑی دیر پہلے ان کے کمرے میں آیا ہوں تو وہ زمین پر بے ہوش پڑی ہیں اٹھ نہیں رہیں۔۔۔۔۔

ہادی نے اسے ساری بات بتائی تو شاہزین نے پریشانی سے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے جکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ہادی حور کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارو جلدی سے۔۔۔۔۔

ہادی شاہزین کی بات سن کر جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور بیڈ کے پاس پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر اس میں سے تھوڑا پانی عینی کے چہرے پر گرایا تو عینی کو ہلکا ہلکا ہوش آنے لگا ہادی نے جلدی سے پانی کے اور چھینٹے عینی کے چہرے پر مارے تو وہ ہوش میں آچکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہ۔۔۔ہادی مجھے پانی لا کر دو۔۔۔۔۔۔

عینی نے آنکھیں بمشکل کھول کر ہادی سے کہا تو ہادی فون عینی کے پاس رکھتا فوراً کچن میں پانی لینے بھاگا۔۔۔۔۔

حور۔۔۔حور تم ٹھیک تو ہو؟؟؟

عینی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے موبائل کو پکڑا کر اپنے کان سے لگایا اور نقاہت بھری آواز میں بولی۔۔۔۔

ج۔۔جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔

تم نے مجھے صبح کیوں نہیں بتایا کہ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کا جواب تو میں بعد میں تم سے لوں گا فلحال تم پانی پی کر اور کچھ کھا کر ریسٹ کرو میں ایک گھنٹے تک تمھارے پاس پہنچ جاؤں گا اور فون بند مت کرنا۔۔۔۔

ہادی عینی کے لیے پانی لے کر آیا تو عینی نے پانی پی کر شاہزین کو جواب دیا۔۔۔۔

آپ ابھی رہنے دیں میں اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔

بلکل نہیں حور مجھے ابھی کوئی فضول بحث نہیں کرنی میں جلد ہی تمھارے پاس پہنچ رہا ہوں۔۔۔

عینی نے اس کی بات سن کر صرف ہوں میں ہی جواب دیا اور ہادی کو اپنے ساتھ لگا کر اس کے چہرے سے آنسو صاف کیے اور اپنی آنکھیں موند لیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین تیمور صاحب سے بات کر کے انھیں سب کچھ بتا کر جلدی سے یہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔وہ بس جلد از جلد عینی کے پاس پہنچنا چاہت تھا۔۔۔۔۔

****

ہاشم نکاح کے بعد سب لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا وہ ایک بار علیشبہ سے ملنا چاہتا تھا

مگر ارقم کسی ناگ کی طرح اس کے راستے میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اسے پہلے ہی ارقم سے صلح کر لینی چاہیے تھی چونکہ رخصتی ایک مہینے بعد علیشبہ کے امتحانات کے بعد تھی اس وجہ سے وہ صرف ایک بار اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ارقم کے جگہ رمنا بیگم سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔

اب تقریبا بہت سے مہمان جا چکے تھے صرف قریبی لوگ ہی موجود تھے وہ ایکسکیوز کر کے سب کے درمیان سے اٹھ کر حویلی کے اندر داخل ہوا تو پیچھے ہی ارقم بھی اس کے ساتھ ہی حویلی میں داخل ہوا۔۔۔

خیریت بھائی۔۔۔کہیں جانا ہے آپ کو۔۔۔۔

ارقم نے ہاشم سے طنزیہ مسکراہٹ سے پوچھا۔۔۔۔

مجھے چچی جان سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ ارقم سے بولا۔۔۔۔۔

ہم آپ تو بڑے چالاک ہیں امی سے بات کر کے عالی سے ملنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو بتادوں امی کبھی بھی آپ کو ملنے نہیں دے گیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم ہاشم کی چالاکی سمجھ کر بولا۔۔۔۔

تمھارا ابھی کل نکاح ہے نہ۔۔۔۔اگر تم نے مجھے آج علیشبہ سے ملنے نہ دیا تو یاد رکھنا کل تمہیں میں کسی بھی حال میں شفق سے ملنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

ہاشم کی بات سن کر اس نے منہ بسورا۔۔۔۔۔

ہم ایک ڈیل کرتے ہیں آپ کو میں علیشبہ سے آج ملنے دوں گا مگر کل کو آپ میری ملاقات شفق سے کروائیں گے۔۔۔۔۔۔

ارقم کی بات سن کر ہاشم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرور۔۔۔۔۔اب چلو جلدی سے مجھے علیشبہ سے ملوادو مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

ہاشم کی بے چین آواز سن کر ارقم نے اپنی آنکھیں گھمائیں اور علیشبہ کے کمرے میں جا کر وہاں موجود دو تین لڑکیوں کو پہلے تو باتوں میں الجھا کر باہر نکالا اور پھر عالی کے قریب جا کر بولا۔۔۔۔۔

ہاشم تم سے بات کرنا چاہتا ہے عالی وہ بس ابھی میرے جاتے ہی تم سے بات کرنے آئے گا گھبرانا مت میں کمرے کے باہر ہی موجود ہوں۔۔۔۔۔

وہ عالی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے سر ہلانے پر باہر چلا گیا اور ہاشم کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالی نے ایک نظر سفید شلوار قمیض اور براؤن شال میں ملبوس ہاشم کو دیکھا لیکن اسے اپنی جانب متوجہ پا کر فوراً اپنی نظریں جھکا لی۔۔۔۔۔

ہاشم دھیمی چال چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔

میں نے ماضی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں جنہیں میں ٹھیک کرنے کی ابھی تک کوشش

کر رہا ہوں لیکن کبھی یہ مت سمجھنا کہ میں نے کسی پچھتاوے میں آکر تم سے شادی کی ہے یا اپنے کسی مطلب کے لیے تم سے شادی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تم اچھی لگتی ہو اسی وجہ سے میں نے تم سے شادی کی ہے مجھے ابھی تم سے محبت نہیں ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ تم آہستہ آہستہ مجھے تم سے محبت کرنے پر مجبور کر دو گی۔۔۔۔۔

اور میں تمھیں خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا بس تم میرا ساتھ ضرور دینا

۔۔۔۔۔۔

ہاشم نے اپنی بات مکمل کر کے علیشبہ کے قریب آکر جھک کر عقیدت سے اس کے سر کو چوما۔۔۔۔۔۔

توعلیشبہ نے اپنی آنکھیں بند کر کے اس ستمگر کا پہلا عقیدت بھرا لمس محسوس کیا تھا

اسے یقین تھا کہ وہ ہاشم کو خود سے محبت کروادے گی بس اسے تھوڑا صبر سے کام لینا

تھا۔۔۔۔۔

ہاشم کا سر چوم کر ایک نظر اس پر ڈال کر کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔۔

شاہزین اس وقت عینی کے ساتھ ہوسپٹل میں موجود تھا عینی کا چیک اپ ہورہا تھا جبکہ

شاہزین ہادی کے ساتھ بے چین سا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جب گھر پہنچا تو عینی سے نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے اٹھا بھی نہیں جارہا تھا عینی کا

زرد چہرہ دیکھ کر تو اسے ویسے ہی گھبراہٹ اور پریشانی ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

کیسی ہے میری وائف؟؟

ڈاکٹر کے باہر آتے ہی شاہزین نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔

ابھی ہم نے کچھ ٹیسٹ کیے ہیں اس کے رزلٹ آتے ہیں تو پھر آپ کو بتائیں گے وہ ابھی ریسٹ کر رہی ہیں آپ مل لیں۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر شاہزین نے اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا اور ہادی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا جہاں عینی کمزوری کے باعث آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ !!

شاہزین نے قریب جا کر عینی کو پکارا اور اس کے سر کو ہلکا سا چوما۔۔۔۔

عینی نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولیں۔۔۔۔۔ شاہزین اور ہادی کو دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔۔

آپی اب آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟

ہادی نے عینی سے پوچھا

ہاں میں اب بلکل ٹھیک ہوں ہادی۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی اور تھوڑی سی جگہ بنا کر ہادی کو اپنے ساتھ بیٹھایا جبکہ شاہزین ان کے قریب ہی کھڑا تھا عینی کو ٹھیک دیکھ کر وہ اب کافی پر سکون تھا

عینی نے مسکرا کر ایک نظر شاہزین کو دیکھا جو خشمگی نظروں سے اسے دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔

عینی نے ہلکی آواز میں کہا تو شاہزین سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

آئندہ اگر تمھاری طبیعت خراب ہوگی تو تم مجھے فوراً بتاؤ گی حور مجھے قطعاً منظور نہیں کہ

تم مجھے خود سے بے خبر رکھو۔۔۔۔۔

عینی نے معصوم شکل بناتے ہوئے اپنا سر ہلایا تو شاہزین کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ

نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہادی حور سے باتیں کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی سو گیا تھا جب ڈاکٹر

ناک کر کے کمرے میں داخل ہوئی

اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟؟

شاہزین نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا جو مسکرا کر عینی کی طرف دیکھ رہی تھی

اب کافی بہتر ہوں۔۔۔

عینی نے دھیمی آواز میں جواب دیا اب وہ پہلے سے کافی اچھا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے ڈاکٹر ؟؟؟؟

شاہزین نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں بلکہ خوشخبری ہے آپ کی وائف ٹو ویکس پریگننٹ ہیں مبارک ہو آپ دونوں کو ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا تو شاہزین نے پہلے آنکھیں پھیلا کر ڈاکٹر کو دیکھا پھر عینی کو دیکھا جو مسکرا کر نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

شاہزین کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے جھک کر عقیدت سے عینی کا سر چوما۔۔۔۔۔

انھیں کچھ ویکنس ہے میں آپ کو کچھ ویٹامنز لکھ دوں گی اور کچھ میڈ سنز جس سے یہ کافی بہتر محسوس کریں گی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے شاہزین کو بتایا اور کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک خوشی کا آنسو تھا جو ٹوٹ کر شاہزین کی آنکھ سے گرا تھا جسے عینی نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا

حور میں تمھیں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں۔۔۔۔

وہ مسکرا کر حور کا سر دوبارہ چوم کر بولا۔۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں شاہزین۔۔۔۔۔

عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

****

شفق نروس سی ہال کے برائیڈل روم میں تیار بیٹھی تھی آج اس کا اور ارقم کا نکاح تھا اس کی خوشی کی انتہا تھی کہ اس کا نکاح اس شخص سے ہو رہا تھا جسے اس نے چاہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ سرخ جوڑے میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی کہ دیکھنے والا ایک بار دیکھ لے تو نظر نہیں ہٹا پائے گا۔۔۔۔

گھبراہٹ سے اسے ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دروازے

کی جانب دیکھا تو سحر بیگم نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

سحر بیگم نے قریب آکر اس کا سر چوما۔۔۔۔

مجھے پتا ہی نہ چلا کہ میری شفی اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ آج اس کا نکاح بھی ہونے والا ہے۔۔۔۔

وہ نم لہجے میں بولیں۔۔۔۔ تو شفق کو اپنی آنکھوں میں نمی تیرتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

موم ابھی تو میں یہاں ہی ہوں آج تو صرف نکاح ہی ہے۔۔۔۔

ہاں بلکل میری جان۔۔۔۔۔

وہ اس کے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتی بولیں۔۔۔۔

****

اور سالے صاحب کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

ہاشم ارقم کے پاس جا کر مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت اچھا جیجا جی۔۔۔۔۔

وہ بھی مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔

میری بیگم نظر نہیں آرہی کہیں سالے صاحب۔۔۔۔۔

ہاشم نے نے اپنی نظریں ہر جگہ گھماتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

جیجا جی وہ اس وقت میری بیگم کے پاس موجود ہے۔۔۔اور آپ نے میرا کام کر دیا جو میں نے آپ سے کہا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے تو وہ بھی مسکراتے بولا لیکن آخری بات سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔۔ تھوڑے دنوں پہلے مجھے پتا چلا تھا کہ دو لڑکیوں کو وہ ہراس کر رہا تھا پھر میں نے اس کے خلاف ثبوت اکٹھے کروا کر اسے جیل بھجوادیا ہے اب چکی پیس رہا ہو گا۔۔۔ تم فکر مت کرو وہ اب کافی عرصہ جیل میں ہی گزارے گا۔۔۔۔۔

ہاشم نے ارقم کو مسکراتے ہوئے بتایا تو اس نے سکون کا سانس لیا ارقم نے اسے کچھ دن پہلے حزیفہ کے بارے میں بتا کر اس کا کچھ کرنے کا بولا تھا وہ جانتا تھا کہ اس جیسے لڑکے جلد ہی کسی لڑکی کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے۔۔۔۔۔

****

تھوڑی دیر میں سب کی موجودگی میں شفق اور ارقم کا نکاح ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

شفی تم خوش ہو نہ؟؟؟

شاہزین نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے شفقت سے پوچھا

جی بھائی میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر شاہزین سے بولی۔۔۔۔۔

اگر تمہیں کبھی بھی کوئی بھی مشکل ہو تو تم نے سب سے پہلے اپنے بھائی کو بتانا ہے۔۔۔۔میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں یہ مت سمجھنا کہ تمھارا نکاح ہو گیا ہے تو تم پرائی ہو گئی ہو۔۔۔۔

وہ مسکرا کر شفق سے بولا اور اپنی فون پر میسج کی بل سن کر اسے دیکھا

بھائی ابھی میں یہاں ہی ہو اور جب بھی مجھے کوئی مشکل ہوئی میں آپ کو ضرور بتاؤں گی۔۔۔۔

اچھا شفی مجھے ایک ضروری کام ہے تم تب تک اپنی دوست سے بات کرو۔۔۔۔

وہ بولتا ہوا روم سے چلا گیا۔۔۔۔۔

نکاح مبارک ہو بھابھی جی۔۔۔۔

علیشبہ نے مسکراتے ہوئے شفق کو چھیڑا جس نے سرخ چہرے کے ساتھ اسے گھورا۔۔۔۔

شفی یار اپنی ان قاتل آنکھوں کا جادو مجھ پر مت چلاؤ بھائی پر چلانا۔۔۔۔۔

علیشبہ نے اسے مزید چھیڑا۔۔۔

تم بہت بد تمیز ہو عالی۔۔۔۔

شفق منہ بناتی بولی تو علیشبہ نے قہقہہ لگایا۔۔۔

اچھا اچھا سوری۔۔۔۔۔

وہ شفق کو گلے لگاتے بولی۔۔۔ تو شفق بھی مسکرا اٹھی۔۔۔۔

****

سحر بیگم کے کہنے پر عالی شفق کو باہر لے آئی تھی جہاں سٹیج پر اسے ارقم کے ساتھ بیٹھایا

گیا تھا۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو شفق۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں شفق سے بولا جس نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا کیونکہ ان کی توجہ اب تیمور صاحب کی طرف تھی جو مائک میں کچھ بول رہے تھے۔۔۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین آج صرف میری بیٹی کا نکاح ہی نہیں بلکہ میرے بیٹے کا ریسپشن بھی ہے۔۔۔۔ میرے بیٹے کا نکاح کچھ عرصے پہلے ہوا تھا مگر کچھ وجوہات کی بنا پر فنکشن ارینج نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔۔۔

ایوری ون ویلکم مائی سن شاہزین اینڈ مائی ڈاٹر ان لاحورالعین۔۔۔۔۔

تیمور صاحب کے بولتے ہی سپوٹ لائٹ اینٹریس کی طرف سب متوجہ ہوئے جہاں حورالعین گولڈن میکسی پہنے شاہزین کے بازو میں اپنا بازو ڈالے کھڑی تھی جبکہ شاہزین ڈارک بلیو پینٹ کوٹ پہنے اپنے دوسری طرف ہادی کو لیے کھڑا تھا جس نے

شاہزین کے جیسا ہی سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔۔

سب کی توجہ اپنی جانب پا کر حور ہلکا ہلکا کانپنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

حور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ تمھارے ساتھ۔۔۔بس تم گہرا سانس لو اور میرے ساتھ چلنا شروع کرو۔۔۔۔

شاہزین نے دھیمی آواز میں مسکراتے ہوئے حور سے کہا جو اس کے کہے پر عمل کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری طرف سٹیج پر بیٹھے ارقم نے حیرت سے حور اور ہادی کو شاہزین کے ساتھ دیکھا جبکہ ہاشم بھی حور اور ہادی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

رمنا بیگم، علیشبہ اور حدید صاحب بھی حیرت سے حور اور ہادی کو شاہزین کے ساتھ دیکھ رہے تھے مگر وہ یہ سوچ کر تھوڑا پر سکون ہو گئے تھے کہ دونوں ٹھیک ہیں۔۔۔

حور نے گہرا سانس لے کر سامنے سٹیج کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہاشم ارقم علیشبہ اور رمنا بیگم کو دیکھ کر اسکے چہرے پر ایک سایہ لہرایا تھا مگر اس نے جلد ہی اپنے چہرے کے تاثرات ایسے کر لیے جیسے انھیں جانتی ہی نہ ہو بلکہ اس نے ایک نظر

شاہزین کو دیکھا جس نے ہلکا سا اس کا ہاتھ دبا کر اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔

اس نے پہلے ہی اپنے ماضی کے بارے میں سب کچھ شاہزین کو بتا دیا تھا اور شاہزین بھی ان سب کے بارے میں جانتا تھا۔۔۔۔۔

عینی نے ایک گہرا سانس خارج کر کے اپنے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ قائم کر کے سامنے کی طرف دیکھا جہاں سب اس کی طرف ہی متوجہ تھے اور پھر اس نے ہادی کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے آنکھوں سے ہادی کو تسلی دی جو مسکراتے ہوئے ہی شاہزین کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔

سحر بیگم اور شفق بھی حیران تھیں کہ شاہزین کو عینی کب ملی اور اس نے انھیں کیوں نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔

حور کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر وہاں موجود سب لوگوں کو پتا چل گیا تھا کہ اس کی مسکراہٹ کیا کہہ رہی ہے وہ انھیں بتا رہی تھی کہ دیکھ لیں آپ لوگوں کے چھوڑنے کے بعد بھی میں الحمداللہ بہتر حالت میں ہوں۔۔۔۔۔

شفق اور ارقم کے ساتھ ہی سٹیج پر ایک سائیڈ پر ان کے لیے سیٹ اپ کیا گیا تھا جو پہلے

انہیں نہیں پتا تھا کہ کس لیے ہے لیکن اب سب کو پتا چل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہزین نے پہلے ہادی کو سٹیج پر بھیج کر پھر خود چڑھ کر عینی کو ہاتھ دے کر اوپر سٹیج پر چڑھایا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اسے اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔۔۔۔

ان کے بیٹھتے ہی بہت سے لوگ ان کو مبارک باد دینے آنے لگے جسے حور اور شاہزین مسکراتے ہوئے وصول کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جب سٹیج پر تھوڑا رش کم ہوا تو رمنا بیگم عینی کے قریب آئیں اور اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا سر چومنے لگیں کہ عینی نے فوراً اپنا رخ موڑ لیا۔۔۔۔۔

حور چندا کیسی ہو تم؟؟؟ ہم تمھارے لیے بہت فکر مند تھے

رمنا بیگم نے آہستہ سے عینی سے پوچھا۔۔۔۔

معذرت کے ساتھ آنٹی کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟؟؟؟

عینی نے انجان بن کر پوچھا تو رمنا بیگم کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا۔۔۔۔۔ عینی اب تک بھولی نہیں تھی کہ کیسے ان لوگوں نے اسے اور ہادی کو ہاشم کے ساتھ ہمیشہ کے لیے حویلی سے نکال دیا تھا۔۔۔۔

آنٹی کیا کوئی مسئلہ ہے؟؟

شاہزین نے رمنا بیگم سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلاتی بولی

نہیں بیٹا آپ لوگوں کو بہت مبارک ہو اللہ آپ لوگوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔

وہ دعا دیتی اداسی سے عینی کے پاس سے اٹھ گئی جس نے ایک نگاہ غلط بھی ان میں سے کسی پر دوبارہ نہیں ڈالی تھی۔۔۔

ہاشم حور اور ہادی کے پاس جا کر ان سے بات کرنا چاہتا تھا مگر رمنا بیگم نے آکر اسے منع کر دیا اور اسے گھر جا کر بات کرنے کا کہا تو وہ بس گہری سانس ہی بھر کر رہ گیا رمنا بیگم کے چہرے سے اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔

حور تم ٹھیک ہو؟؟ اگر ویکنس ہو رہی ہے تو میں ڈیڈ سے بات کرتا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔۔

شاہزین نے حور سے کہا جو تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں شاہزین۔۔۔۔

وہ مسکرا کر شاہزین سے بولی تو شاہزین نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم دو منٹ انتظار کرو میں تمھارے اور ہادی کے لیے کھانا ٹیبل پر لگواتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ حور کا ہاتھ دبا کر اپنی جگہ سے اٹھا تو حور بس سر ہی ہلا سکی۔۔۔۔۔

وہ اور ہادی اکیلے بیٹھے تھے کیونکہ کھانا کھل چکا تھا تو اس وقت سب کھانے میں مصروف تھے۔۔۔۔

علیشبہ حور کو اکیلا دیکھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔۔۔۔

عینی کیسی ہو تم؟؟ ماشااللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو تم۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔

ایک لفظ میں جواب دیا گیا۔۔۔۔

اور ہادی تم کیسے ہو چھوٹو۔۔۔۔

وہ جیسا بھی آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

حور نے سنجیدگی سے علیشبہ کو جواب دیا جو اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔۔

حور تم ایسا کیوں کر رہی ہو یار ہم سب تمھارے لیے بہت پریشان تھے۔۔۔۔۔۔

علیشبہ کی بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا شاہزین کے واپس آتے ہی علیشبہ مایوسی سے حور کے قریب سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد رمنا بیگم نے سحر بیگم سے بات کی کہ وہ لوگ ان کے گھر جانا چاہتے ہیں کیونکہ انھیں ضروری بات کرنی ہے سحر بیگم ان کی بات سن کر اپنی رضامندی دی اور سٹیج پر پہلی بار حور کے قریب گئیں ورنہ وہ تب کی بس ادھر ادھر ہی مصروف تھیں۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب بیٹھی تو حور نے ایک نظر انھیں دیکھ کر دوبارہ اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

شاہزین تم نے مجھے بتایا نہیں کہ حور تمہیں کب ملی؟؟؟

سحر بیگم نے دھیمی آواز میں شاہزین سے پوچھا۔۔۔۔۔

آپ فکر مت کریں موم حور میرے ساتھ اپارٹمنٹ میں جائے گی آپ کے گھر نہیں۔۔۔۔

شاہزین نے سحر بیگم کو جواب دیا۔۔۔۔

شاہزین میرا یہ مطلب نہیں تھا اور اب حور اور ہادی ہمارے ساتھ گھر جائیں گے بس اب مزید کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔۔۔۔

سحر بیگم کی بات سن کر شاہزین نے ان کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہی تھیں۔۔۔۔

شاہزین نے سر جھٹک کر حور کو دیکھا جو خاموش بیٹھی تھی وہ اس کی خاموشی کی وجہ اچھے سے جانتا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ ایک بار وہ اپنے گھر والوں سے مل لے۔۔۔۔

****

سب لوگ اس وقت گھر کے لاؤنج میں بیٹھے تھے عینی نے شاہزین سے کہہ کر ہادی کو کمرے میں بھجوا دیا تھا کیونکہ وہ تھک گیا تھا اور اسے نیند آ رہی تھی۔۔۔۔

اس وقت لاؤنج میں سب لوگ موجود تھے سوائے ہادی کے۔۔۔۔۔

حورالعین بچے ہمیں تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

اچانک حدید صاحب نے عینی سے کہا تو سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے جبکہ سحر بیگم، شفق اور تیمور صاحب نے سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔۔

یہ میری بہن کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔اور حدید کے بھائی کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔

رمنا بیگم نے ان کی سوالیہ نظروں کا جواب دیا تو سحر بیگم، شفق اور تیمور صاحب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔اور میں آپ کو نہیں جانتی؟؟؟ کون ہیں آپ کوگ؟؟؟

عینی نے مضبوط آواز میں ان سے پوچھا جبکہ شاہزین اس کا ہاتھ پکڑے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔

حور ہماری بات تو سن لو ایک بار۔۔۔۔۔

ہاشم نے اس بار حور سے کہا۔۔۔۔۔۔

کونسی بات؟؟ مجھے آپ لوگوں کی کوئی بات نہیں سننی؟؟

عینی نے کہا۔۔۔۔۔سب لوگ اس کی طرف ہی متوجہ تھے جو اپنے لبوں کو بھینچے انھیں جواب دے رہی تھی۔۔۔۔

میں مانتا ہوں حور میری غلطی ہے تم میری غلطی کی سزا چاچا چچی کو مت دو۔۔۔۔۔

ہاشم نے حور سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

کونسے چچا چچی؟؟ وہ جنہوں نے مجھے اور ہادی کو آپ کی بیوی کی غلطی کی وجہ سے حویلی

سے بے دخل کر دیا یا وہ میرا چچازاد بھائی جسے میں نے مشکل وقت میں مدد کے لیے پکارا تو مجھے صاف انکار کر گیا۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی بولی پہلے تو سب نے نظریں جھکائی پھر سب کی نگاہیں ارقم کی جانب اٹھیں۔۔۔۔۔

ارقم کیا حور کا تمھیں فون آیا تھا؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رمنا بیگم نے ارقم سے پوچھا

امی میری بات سنیں۔۔۔۔۔

ہاں یا نہ میں جواب دو۔۔۔۔

رمنا بیگم نے ارقم سے پوچھا جو مضطرب سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

مجھے بلکل امید نہیں تھی کہ تم بھی ہاشم جیسے ہو گے آخر کیسی بھول گئی تم دونوں تو ایک دوسرے کا عکس ہو بدلہ ضرور لیتے ہو۔۔۔۔

رمنا بیگم نے اسے غصے سے کہا جواب شرمندگی سے لب بھینچے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔جبکہ سب انھیں کی جانب متوجہ تھے

حور چندا ہمیں اس بارے میں بلکل نہیں پتا تھا ورنہ میں کبھی تمھیں ایسے بھٹکنے نہ دیتی ۔۔۔۔بس ہمیں ایک موقع دو ہم تمھیں اور ہادیکو کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گے۔۔۔

رمنا بیگم نے کہا

حور بچے پلیز مجھے بھی ایک موقع دو میں تمھاری اور ہادی کی ہر تکلیف کا مداوا کر دوں گا۔۔۔۔

ہاشم نے عینی سے کہا جو خاموشی سے انھیں دیکھ رہی تھی مگر ہاشم کی بات سن کر وہ تیزی سے اس کی جانب آئی اور چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیا آپ دربدر کی ٹھوکریں کھا سکتے ہیں؟؟ جب آپ لوگ اپنے گھروں مزے سے آرام کر رہے تھے تب میں نے لوگوں کے گھروں میں کام کیا ان کی مار کھائی ہے کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ میری جگہ یہ سب کریں گے ؟؟؟ کیا آپ میری جگہ رہ سکتے ہیں جہاں مسلسل میں اپنی عزت کے خطرے میں رہتی تھی ؟؟ کیا آپ سوکھی روٹی کھا سکتے ہیں ؟؟ کیا آپ ہماری جگہ بھوکے رہ سکتے ہیں ؟؟؟ کیا آپ ہادی کی جگہ سڑھیوں سے گر سکتے ہیں ؟؟ جب آپ اپنی دوسری شادی کی تیاری میں تھے تب میں ہوسپٹل میں ہادی کے ساتھ تھی جانتے ہیں کیسا لگتا ہے جب اپنا کوئی مر رہا ہو اور آپ کے پاس کوئی مدد کا وسیلہ نہ ہو اور آپ کے جان سے پیارے بھائی کی سانسیں لمحہ بہ لمحہ ختم ہو رہی ہوں کہاں تھے آپ جب مجھے اور ہادی کو آپ کی ضرورت تھی جواب دیں۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی سحر بیگم، شاہزین اور وہاں موجود ہر شخص کو شرمندہ کر گئی تھی

میں آپ کو بتاتی ہوں جب میں اور ہادی گرم تپتی ہوا میں دن رات گزارتے تھے تب آپ اے سی والے کمرے میں ہوتے تھے۔۔۔۔ جب ہم مشکل میں تھے تب آپ اپنی پارٹیوں میں مصروف تھے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگ پڑی تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں اس وقت مجھ سے آپ ایک موقع کیوں چاہتے ہیں؟؟؟ چلیں میں آپ کو بتاتی ہوں آپ بے سکون ہیں آپ کو سکون نہیں ملتا راتوں کو جاگتے ہوں گیں کیونکہ آپ کا ضمیر آپ کو سونے نہیں دیتا ہو گا لیکن یہ جو آپ میرے سامنے کھڑے میری فضول باتوں کو سن رہے ہیں یہ بھی اپنے مطلب کے لیے۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی اب ہانپنے لگی تھی شاہزین نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے تھاما اور جلدی سے ملازمہ سے پانی کا گلاس منگوایا۔۔۔۔

اس نے عینی کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگایا۔۔۔۔

ششش۔۔۔خود کو سنبھالو حور۔۔۔۔۔

عینی نے تھوڑا سا پانی پینے کے بعد اپنا چہرہ شاہزین کے سینے میں چھپا لیا اور زور و شور سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

ہاشم نے پشیمانی اور دکھ سے حور کو دیکھا جبکہ اسے روتے دیکھ سب کی آنکھیں ہی نم

ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہزین یہ س۔۔۔سب اپنے م۔۔۔مطلب کے لیے آئے ہیں انھیں مجھ سے اور ہادی سے کوئی واسطہ ن۔۔۔نہیں ہے ی۔۔۔یہ سب مطلب پ۔۔۔پرست ہیں۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے شاہزین کو بتا رہی تھی جس نے مضبوطی سے اسے خود میں بھینچا ہوا تھا جبکہ ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا عینی کے آنسو دیکھ کر اسے شدت اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک عینی شاہزین کے باہوں میں بے ہوش ہو کر جھول گئی تھی۔۔۔۔

حور۔۔۔۔حور۔۔۔۔

شاہزین نے اس کا گال تھپتھپا کر اسے اٹھانا چاہا۔۔۔

کسی لیڈی ڈاکٹر کو بلائیں ڈیڈ۔۔۔۔

وہ پریشانی سے حور کو اٹھاتا چیختے ہوئے بولا جبکہ سب حور کو بے ہوش دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

****

میری بیوی اب کیسی ہے ڈاکٹر؟؟

ڈاکٹر چیک کر کے باہر آئی تو شاہزین نے فوراً پوچھا

آپ کو پتا ہے ان کو ایسی کنڈیشن میں سٹریس لینا ان کے اور بے بی کے لیے کتنا خطرناک ہے میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ ان کو کافی ویکنس ہے اس لیے انھیں کسی بھی طرح کی پریشانی سے دور رکھیے گا۔۔۔

ڈاکٹر برہمی سے بولی۔۔۔۔

آپ پلیز یہ بتائیں اب وہ کیسی ہے؟؟

شاہزین نے پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پوچھا جبکہ سب حیرانی سے

شاہزین کو دیکھ رہے تھے۔۔۔کیونکہ اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

میں نے انھیں انجیکشن لگا دیا ہے وہ اب کافی بہتر ہیں تھوڑی دیر انھیں آرام کرنے دیں اور انہیں ہر طرح کی پریشانی سے دور رکھیں اور یہ کچھ میڈ سنز میں نے لکھ دی ہیں یہ انھیں ٹائم پر دے دیجیے گا۔۔۔

ڈاکٹر نے بتایا تو شاہزین نے جلدی سے ملازمہ کو گارڈ سے بول کر دوائیاں منگوانے کا کہا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

عینی کے قریب جا کر اس نے محبت سے اس کا ماتھا چوما اس کی آنکھوں پر آنسوؤں کے میٹے میٹے نشان دیکھ کر اس نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور اس کی آنکھوں کو چوما۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا اور عینی کے اوپر کمفرٹر صحیح کر کے باہر چلا گیا جہاں سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

شاہزین تم بتانا پسند کرو گے ڈاکٹر کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

تیمور صاحب نے شاہزین کے باہر آتے ہی اس سے پوچھا۔۔

ڈیڈ مجھے خود کل پتا چلا تھا میں آپ کو صحیح وقت پر بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور آپ لوگ پلیز اب حور سے مت ملیے گا جب اس کا دل کرے گا میں آپ لوگوں کو اس سے ملنے کے لیے بلا لوں گا ابھی اسے تھوڑا وقت دیں وہ ٹھیک ہو جائے گی ابھی وہ غصے میں ہے اس کا غصہ ٹھنڈا ہونے دیں اس نے بہت مشکلات برداشت کی ہیں۔۔۔۔۔

شاہزین پہلے تیمور صاحب سے پھر خاموش کھڑے ہاشم اور دوسرے لوگوں سے بولا جو پشیمانی سے نظریں جھکائے کھڑے تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں دوبارہ ملنے آئیں گے۔۔۔۔

رمنا بیگم بولی اور پھر سب سے مل کر وہ لوگ واپس چلے گئے۔۔۔

شاہزین اتنی بڑی خوشی کی خبر تم نے ہم سے کیوں چھپائی۔۔۔۔

سحر بیگم نے خوشی سے شاہزین کی طرف دیکھ کر پوچھا

اگر بتا دیتا تو کیا آپ میری بیوی کو قبول کر لیتی موم؟؟ یا پھر اسے تھپڑ مار تیں؟؟ یا پھر اسے زلیل کر تیں؟؟؟

اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو سحر بیگم شر مندہ سی ہو گئی۔۔۔۔

شاہزین میں اسے کبھی نہیں کروں گی مجھے لگتا تھا کہ وہ تمھیں مجھ سے چھین رہی ہے اسی وجہ سے میں اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتی تھی۔۔۔۔۔

موم آپ کو وہ شروع سے ہی پسند نہیں تھی جبکہ اس نے کبھی آپ کو کچھ نہیں کہا تھا آپ نے ایک مظلوم پر ظلم کیا ہے۔۔۔۔۔

موم فلحال ابھی میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ صبح بات کریں گے۔۔۔۔

سحر بیگم کی بات سن کر وہ سنجیدگی سے بولا اور واپس اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ سحر بیگم بھی شر مندہ سی تیمور صاحب کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

شاہزین نے کمرے میں آکر فریش ہو کر عینی کا سارا زیور اتار کر سائیڈ پر رکھا اور اسے

اپنے حصار میں لیے لیٹ گیا۔۔۔

****

ایک ہفتے بعد :

موم میں بور ہو رہی ہوں میں آپ کی مدد کروا دوں۔۔۔

عینی لجاجت سے سحر بیگم سے بولی۔۔۔

بلکل نہیں حور فورا جا کر آرام سے لاؤنج میں بیٹھو۔۔۔۔۔میں جوس بھیجتی ہوں تم وہ پیو۔۔۔

سحر بیگم نے اس سے کہا۔۔۔

لیکن میں فارغ ہوں آپ مجھے کوئی کام دے دیں میں وہ کر لوں۔۔۔

عینی نے پھر سے سحر بیگم سے کہا تو انھوں نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔۔۔۔

جاؤ شاباش باہر جا کر بیٹھو اگر شاہزین نے تمھیں اسے گرمی میں کیچن میں کھڑے دیکھ لیا تو گھر آسمان پر اٹھا لے گا۔۔۔۔

اوکے موم جانی۔۔۔۔

وہ باہر آ کر پھر بور ہونے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

اس ایک ہفتے میں اس نے خود کو سنبھال لیا تھا سحر بیگم نے اس کے ریسپشن کے اگلے دن ہی اس سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تھی جب اس نے اپنا دل بڑا کر کے انھیں معاف کر دیا تھا وہ تب سے ہی اس کا ہر طرح سے خیال رکھ رہی تھیں اس نے ابھی تک اپنے گھر والوں سے بات نہیں کی تھی اور نہ ہی دوبارہ ملی تھی مگر پھر آج اس نے دوبارہ سب سے ملنے کا سوچا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی وجہ سے سحر بیگم کچن میں مصروف دعوت کا انتظام کروا رہی تھیں کیونکہ آج سب نے ان کے گھر آنا تھا۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ سب کو معاف کر دے گی مگر ہادی کو اپنے ساتھ ہی رکھے گی اسے کسی کے پاس نہیں بھیجے گی جس میں اس کا ساتھ شاہزین بھی دے رہا تھا

سحر بیگم کے کہنے پر وہ اس وقت تیار ہونے اپنے روم میں آئی تھی کیونکہ تھوڑی دیر تک سب نے آجانا تھا وہ اپنا سوٹ الماری سے نکال کر فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آئی تو اس نے جلدی سے اپنے بال سکھا کر انھیں خوبصورت سے انداز میں بنایا اور شاہزین کے آنے کا سوچ کر اس کے کپڑے الماری سے نکال کر بیڈ پر رکھے اور خود ہادی کو اٹھانے دوسرے کمرے میں چلی گئی جو سکول سے آکر سو گیا تھا۔۔۔۔

ہادی ہادی۔۔۔۔ شاباش اٹھو اور فریش ہو کر کپڑے بدلو مہمان آنے والے ہیں۔۔۔

عینی نے ہادی کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے جگایا۔۔۔۔

آپی پلیز تھوڑی دیر اور سونے دیں۔۔۔۔

ہادی نے بند آنکھوں سے ہی معصومیت سے کہا

بلکل نہیں ہادی جلدی سے اٹھو اور فریش ہوا گر تم نے میری بات نہ مانی تو شاہزین کو تمھاری شکایت لگاؤں گی پھر وہ جب تمہیں ایک ہفتے تک کرکٹ کھیلنے اور ٹی وی دیکھنے

نہیں دے گا تو پھر مجھے مت کہنا۔۔۔۔۔

عینی نے اسے دھمکایا تو وہ فوراً ہی اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

عینی آپی آپ بہت ظالم ہیں۔۔۔۔۔

ہادی نے بیڈ سے اترتے ہوئے عینی کو کہا جو اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

****

تھوڑی دیر بعد رمنا بیگم حدید صاحب ارقم ہاشم اور علیشبہ سب ان کے گھر موجود تھے حور اور ہادی سے وہ لوگ مل چکے تھے حور سلام دعا کے علاوہ کچھ نہیں بولی تھی

۔۔۔۔۔

لیکن وہ کم از کم آج ان سے مسکرا کر بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

حور چندا کیسی طبیعت ہے اب تمھاری۔۔۔۔۔۔۔۔

رمنا بیگم نے حور کو مسکراتے دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔

الحمداللہ چچی جان اب میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔اور علیشبہ آپی آپ کو نکاح کی بہت

مبارک ہو۔۔۔۔۔

حور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ مزید بدمزگی نہیں چاہتی تھی اب وہ سکون سے شاہزین کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی تھی جس میں کوئی پچھتاوا نہ ہو۔۔۔۔۔

شکریہ حور تمھیں بھی مبارک ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علیشبہ نے حور سے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔۔۔۔۔

آپ لوگ بیٹھے میں زراہادی کو دیکھ کر آتی ہوں کب سے اسے میں نے کہا تھا فریش ہو جاؤ لگتا ہے دوبارہ سو گیا ہے۔۔۔۔

****

شفق علیشبہ کے ساتھ بیٹھی تھی جب اسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئیں اس نے دیکھا تو ارقم اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد وہ ایک بار بھی مل نہیں سکے تھے لیکن فون پر بات ہو جاتی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارقم نے سب کو ایک نظر دیکھا جو باتوں میں مصروف تھے اور ایک نظر شفق کو دیکھ کر جلدی سے آنکھ ماری جو آنکھیں پھیلائے اس کی حرکت پر جلدی سے اپنا رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

بس کرو ارقم اسے نظروں سے مارنے کا ارادہ ہے دیکھو بیچاری کیسے ڈر رہی ہے۔۔۔ اور اپنی یہ نظریں تھوڑی قابو میں رکھو یہ نہ کہ کوئی دیکھ لے اور پھر تمھاری خوب

عزت افزائی ہو۔۔۔۔

ہاشم نے اس کی حرکت دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

اللہ کا نام لیں بھائی میں کب دیکھ رہا ہوں اور آپ بھی تو اپنی منکوحہ کو تب سے گھور ہی رہے ہیں یہ مت سوچیے گا کہ کوئی دیکھ نہیں رہا اور میں نے آپ کی نکاح والے دن عالی سے ملاقات کروائی تھی آج آپ میری ملاقات شفق زے کروائیں۔۔۔۔۔۔

ارقم نے ہاشم سے کہا۔۔۔۔۔

لو بھئی یہ کام تو تمھاری بہن ہی کر سکتی ہے پہلے حور سے بات کر لیں پھر جانے سے پہلے ایک بار تمھیں شفق سے ملوادیں گے۔۔۔۔۔

ہاشم نے اسے کہا تو وہ صرف منہ بنا کر ہی رہ گیا۔۔۔۔

اگر آپ نے مجھے آج شفق سے نہیں ملوایا تو پھر عالی کی رخصتی تین ماہ بعد کرواؤں گا۔۔۔۔۔

تم جیسا کمینہ سالا میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا ارقم۔۔۔۔۔

ہاشم ارقم کی بات سن کر اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

آپ کو مجھ جیسا سالہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملنا تھا۔۔۔۔۔

وہ بتیسی دکھاتا ہوا بولا۔۔۔۔تو ہاشم نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے اپنا رخ شاہزین کی طرف کیا جو کوئی بات کر رہا تھا

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشگوار ماحول میں کھانا کھانے کے بعد سب اس وقت لان میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے۔۔۔۔

حور ہم نے تمھارے ساتھ اور ہادی کے ساتھ جو کیا ہم اس پر شرمندہ ہیں ہم نے تمھیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی مگر ناکامی کے علاوہ ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو سکا مجھے امید ہے کہ تم ہمیں اپنی ساتھ کی گئی زیادتیوں کے لیے معاف کر دو

گی۔۔۔۔۔۔

رمنا بیگم نے اچانک حور سے کہا تو سب ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

چچی جان سب کچھ بھولنا اتنا آسان نہیں ہے لیکن پھر بھی میں نے آپ سب لوگوں کو دل سے معاف کر دیا ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

حور بچے مجھے معاف کر دو یقین کرو مجھے اس وقت سچائی کا علم نہیں تھا مجھے بس اتنا ہی پتا تھا کہ تم لوگ حویلی چلے گئے ہو میں جانتا ہو کہ میں ایک اچھا بھائی نہیں بن سکا مگر تم نے پھر بھی ہمیشہ میرا خیال رکھا اور میں نے ہی تمھیں دربدر کر دیا۔۔۔۔

ہاشم شرمندگی سے عینی کے پاس آکر بولا جس نے اپنے لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھا اور بولی۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو معاف کیا ہاشم۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔

بہت شکریہ بچے تمھارا دل بہت بڑا ہے کاش میں بھی اپنا دل اتنا بڑا کر لیتا تو تم لوگ کے ساتھ کبھی ایسا نہ ہوتا اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ ہادی کو اب تم ہمارے پاس بھیج دو۔۔۔۔۔

ہاشم بولا تو حور غصے سے بولی۔۔۔۔

میں نے بے شک آپ کو معاف کر دیا ہے لیکن ہادی کو کبھی بھی میں آپ لوگوں کے حوالے نہیں کروں گی اور جو شخص ایک بار ہمیں گھر سے نکال سکتا ہے وہ دوسری بار پھر ہادی کو گھر سے نکال سکتا ہے مجھے آپ پر بلکل بھی بھروسہ نہیں ہے اور میں نے صرف اس وجہ سے آپ کو معاف کیا ہے تاکہ میں خود سکون سے رہ سکوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے حور جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا ہادی تمھارے پاس ہی رہے گا۔۔۔۔۔

ہاشم نے حور کی بات سن کر مایوسی سے کہا۔۔۔۔۔

ہاشم بھائی میں نے اسے بہن کم ماں زیادہ بن کر پالا میں اسے خود سے دور نہیں کر سکتی۔۔۔۔

حور نے دھیمی آواز میں کہا تو ہاشم نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ

کر کہا۔۔۔۔

تم بلکل سہی کہہ رہی ہو ہادی کو تم ہی اپنے پاس رکھنے کی حق دار ہو۔۔۔۔

اس کے بعد سب ہی خوش ہو گئے تھے کیونکہ سارا ماحول ہی بدل گیا تھا پہلے پھر بھی سب میں تھوڑا اتناؤ تھا مگر اب وہ بھی ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

****

مجھے پانی پینا ہے آنٹی کیا آ بتائیں گی کچن کس طرف ہے۔۔۔۔

ارقم نے عالی اور شفق کے کچن میں جانے کے تھوڑی دیر بعد پوچھا

رکو بیٹا اگر میں پانی منگوا دیتی ہوں۔۔۔۔

سحر بیگم نے کہا۔۔۔۔

ارے نہیں آنٹی کوئی بات نہیں آپ بتا دیں میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔

سحر بیگم نے اسے کچن کا راستہ بتایا جو وہ پہلے ہی کھاتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔۔۔۔وہ آرام

سے ہاشم کو دانت دکھاتا اٹھا اور اندر چلا گیا۔۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔

ارقم نے کچن میں آکر ہلکا سا کھانسا تو عالی اور شفق دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئیں

۔۔۔۔

علیشبہ ارقم کا اشارہ دیکھتے ہی کچن سے چلی گئی۔۔۔۔

نکاح مبارک ہو شفی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر بولا۔۔۔۔

جانتا ہوں تھوڑا لیٹ بولا ہے مگر میں تمھیں خود مل کر کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کے بولنے پر شفق کے چہرہ پر حسین مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

ارقم حدید بخت آپ کو بھی نکاح کی بہت مبارک ہو۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا کر بولی۔۔۔۔تو ارقم نے مسکراتے ہوئے جھک کر اس کا گال چوما جو سرخ

ہو چکا تھا۔۔۔۔

شفق نے اپنی گال پر رکھتے ہوئے آنکھیں جھپک جھپک کر اسے دیکھا تو ارقم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس کے دوسرے گال پر بھی مسکراتے ہوئے لب رکھے۔۔۔۔

تم اس وقت اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ دل کر رہا ہے کہ ابھی اپنے ساتھ لے جاؤں ۔۔۔۔۔

وہ اس کے کان کے قریب جھک کر بولا اور اس کی کان کی لو پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

ارقم جائیں کوئی اندر آجائے گا۔۔۔۔

شفق اس کا لمس محسوس کر کے ساری کی ساری سرخ ہو چکی تھی

جا رہا ہوں مسز ارقم حدید بخت۔۔۔۔

وہ اس کے سر کو چوم کر بولا اور ایک نظر اس کے سرخ چہرے پر ڈالتے ہوئے سیٹی بجاتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

****

ایک مہینے بعد :

وہ دولہن بنی سجی سنوری اس وقت ہاشم کے کمرے میں بیٹھی تھی آخر وہ وقت آہی گیا
جس کا اس نے سالوں انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔

آج وہ اپنی محبت پا چکی تھی اس کا ستمگر محبوب آج اس کا محرم بن چکا تھا اسے تو یقین ہی
نہیں آرہا تھا کہ اس کی محبت کو منزل مل گئی ہے کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ لوگوں کو
اپنی محبت مل جائے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم کمرے میں داخل ہوا تو علیشبہ نظریں جھکائے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ
مسکراتے ہوئے مضبوط قدم اٹھتا عالی کے پاس آیا جو اس کی موجودگی محسوس کر کے
گھبراہٹ سے اپنے لب کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

وہ عالی کے قریب بیٹھتا ہوا اپنی جیب سے ڈبی نکال کر جس میں انگوٹھی موجود تھی اسے
باہر نکالا اور اپنا ہاتھ عالی کے سامنے بڑھایا جس نے بنا جھجک کے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ

میں دیا تھا۔۔۔۔

ہاشم نے انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنائی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے اسے چوما۔۔۔۔۔

ہاشم کا لمس محسوس کر کے اس نے ہاشم کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ دونوں ہی خاموش تھے ان کے پاس کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں۔۔۔۔ کمرے کی خاموشی میں بس دونوں کی دھڑکنیں رقص کر رہی تھیں۔۔۔۔

ہاشم نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما اور گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔

تم میری پہلے نہیں مگر آخری محبت ضرور بنو گی اور یاد رکھنا محبت سے کئی زیادہ میں تمھارا احترام کرتا ہوں۔۔۔۔

ہاشم نے اس کا دوپٹہ پنوں سے آزاد کروا کر اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھے تو وہ کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔

ہ۔۔۔ہاش

ابھی وہ ہاشم کو پکارتی کہ ہاشم نے اس کے باقی لفظ اس کے گداز ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے کر روک دیے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس سے دور ہوا اور اس کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

عالی نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر کے ہاشم کا لمس محسوس کر کے خود کو اس کے حوالے کر دیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ارقم بمشکل اپنے دوستوں سے جان چھڑوا کر کمرے میں داخل ہوا جہاں شفق اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں موجود بھینی بھینی گلابوں کے پھولوں کی خوشبو ماحول کو خوابناک بنا رہی تھی۔۔۔۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا شفق کے پاس گیا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے پہلے جھک کر شفق کا سر چوما۔۔۔۔۔

یار یہ کہیں میں دوسرے کمرے میں تو نہیں آگیا یہ میری بیوی اتنی خوبصورت کب سے ہوگئی۔۔۔۔

ارقم نے شفق کے پاس لیٹنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شفق نے اسے خشمگی نظروں سے دیکھا تو ارقم نے ہنستے ہوئے اس کا دوپٹہ پکڑ کر اسے آہستہ آہستہ کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار ایسی نظروں سے نہ دیکھو نکاح والے دن تم نے دیکھا تھا تو پھر تم سے ملاقات بھی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔

وہ مسکین صورت بنا کر اسے مزید تنگ کرتے بولا۔۔۔۔

ارقم اگر آپ نے مجھے تنگ ہی کرنا ہے تو بتادیں میں کپڑے بدل کر سو جاؤ۔۔۔۔

وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی بیڈ سے اترنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی

نہ میری جان مجھ پر ایسا ظلم مت کرنا ابھی تو میں نے تمھیں سہی سے دیکھا بھی نہیں

ہے۔۔۔۔

وہ جلدی سے اس کا دوپٹہ چھوڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا جو سیدھا اس کے اوپر آکر گر گئی تھی۔۔۔۔

ارقم نے جلدی سے شفق کی کمر کے گرد بازو ڈال کر اس کی دور ہونے کی کوشش ناکام بنادی۔۔۔۔

ا۔ارقم چھوڑیں۔۔۔آپ بس یہاں۔۔۔۔۔

ارقم نے جھک کر اس کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوا تو شفق کی زبان کو بریک لگی۔۔۔۔۔

ارقم نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھ کر جھک کر شدت سے اس کے دونوں گال چومے۔۔۔۔

اور اپنا ایک ہاتھ اپنی جیب سے نکال کر اس میں سے سونے کی چین نکالی اور شفق کی گردن میں چین ڈال کر اس کی گردن کو چوما۔۔۔۔۔

شفق نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپالیا جبکہ ارقم اب آہستہ آہستہ اس

پر اپنا حصار تنگ کرتا جارہا تھا۔۔۔۔۔

****

عینی اس وقت چھت پر جارہی تھی کیونکہ شاہزین نے اسے چھت پر بلایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی ساڑھی سنبھالتی آہستہ آہستہ سڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی اور ٹیرس کا دروازہ کھول کر اوپر آئی تو ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرائی جس سے وہ ہلکا سا کپکپا گئی تھی۔۔۔۔

وہ ٹیرس پر آگے بڑھی جہاں اندھیرا تھا وہ تھوڑا آگے بڑھی کہ اچانک چھوٹی چھوٹی لائٹوں سے راستہ بنا ہوا تھا وہ مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ کر آگے بڑھ رہی تھی کہ آگے جا کر اسے شاہزین پھول پکڑے کھڑا ملا۔۔۔۔۔

شاہزین نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور اسے ٹیبل کے پاس لایا جو پھولوں کی پتیوں سے سجایا ہوا تھا اس کے اوپر ایک کیک پڑا ہوا تھا جس پر ہیپی برتھ ڈے حورالعین لکھا ہوا تھا۔۔۔۔

عینی نے خوشی سے کیک کو دیکھا اور اپنے پنجوں کے بل اٹھتے ہوئے شاہزین کی گال پر لب رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مجھے تو بھول ہی گیا تھا کہ آج میری سالگرہ ہے آپ کا بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے اور اسے اتنا حسین بنانے کے لیے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولتی کیک کی طرف مڑی اور شاہزین کا ہاتھ پکڑ کر کیک کاٹا۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزین نے اس کے منہ میں کیک ڈال کر اس کے گال پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عینی نے مسکراتے ہوئے کیک اس کے منہ میں ڈالا اور تھوڑا سا کیک اس کی ناک پر لگا کر ہنس پڑی۔۔۔۔

ایسے اچھے لگ رہے ہیں آپ۔۔۔۔

شاہزین نے اپنی ناک اس کی گال پر پھیر کر کیک صاف کیا تو عینی نے اس کی حرکت پر

منہ بسورا لیکن شاہزین کو مسکراتے دیکھ خود بھی مسکرا پڑی

شاہزین نے عینی کو کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا اور اپنے قریب پڑے ریموٹ سے ہلکا ہلکا میوزک چلایا اور عینی کے بازوں اپنی گردن میں ڈال کر ڈانس کرنے لگا۔۔۔

شاہزین نے جھک کر اس کی خوبصورت معصومیت سے بھری آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔۔۔

تمھارے ساتھ میں زندگی گزار نہیں جی رہا ہو جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میری زندگی کا ایک نیا مقصد مجھے مل گیا ہے۔۔۔ میں تم سے بے حد اور بے انتہا محبت کرتا ہوا۔۔۔۔

وہ جھک کر ہلکے سے اس کے لبوں کو چھو کر بولا اور جھک کر اس کی گردن پر بوسہ لے کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ہلکا ڈانس کرنے لگا۔۔۔

****

آٹھ سال بعد :

زیان فوراادھر آؤتم نے بیا(علیشبہ اورہاشم کی بیٹی) کو کیوں مارا ہے۔۔۔۔

شفق نے چیخ کر اپنے بیٹے کو بلاتے ہوئے پوچھا

مما اس نے مجھے دھکا دیا تھا میں نے بھی اسے دھکا دے دیا۔۔۔۔۔

زیان نے آرام سے شفق کو بتایا۔۔۔۔

یار شفی جانے دو بچہ ہے اور بیا کو تم معصوم مت سمجھو ضرور اس نے ہی پہلے کچھ کہا ہو گا۔۔۔۔۔

علیشبہ نے شفق سے کہا۔۔۔۔

عالی تم نہیں جانتی یہ دن بادن بتمیز ہوتا جارہا ہے۔۔۔۔

شفق نے تپ کر اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہا جو بیا کو منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔۔

پھوپھو میرے دوست کو مت ڈانٹیں ایسی شرارتیں تو سب کرتے ہیں۔۔۔۔

عاشر (شاہزین اور عینی کا بیٹا) نے شفق سے کہا۔۔۔

عاشر تم توچپ ہی رہو پتا نہیں کیوں ہر وقت سب کے ابا بنے پھرتے ہوئے۔۔۔۔۔

عینی نے اپنے بیٹے کو ڈانٹتے ہوئے کہا

موم میں ایک عقلمند بچہ ہوں اسی وجہ سے سبھی کا ساتھ دیتا ہوں۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔

اف بس کرو اور جا کر اپنی ایمان کو دیکھو کہاں ہے؟؟

عینی نے کہا تو وہ ہنستے ہوئے بولا

موم آپ جانتی ہے وہ زیادہ تر نعمان (علیشبہ اور ہاشم کا بڑا بیٹا) کے پاس ہی پائی جاتی ہے۔۔۔

پھوپھو ایمان کو بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دے دیں۔۔۔۔

ابھی عینی اسے کہتی کہ کمرے سے نعمان کی آواز اسے سنائی دی۔۔۔۔

نعمان جب بھی ایمان سے ملتا تھا تو اسے اپنے ساتھ ساتھ ہی رکھتا تھا

عاشر جا کر دیکھو ہادی کو کچھ چاہیے تو نہیں ابھی بچارا تھکا ہوا یونیورسٹی سے آیا۔۔۔

عینی نے کچن میں جاتے ہوئے عاشر سے کہا تو وہ ہادی کے پاس چلا گیا جبکہ شفق اور عالی اپنے اپنے بچوں کو سنبھالنے لگی تھیں جواب تقریباً ایک دوسرے کے منہ نوچنے تک آگئے تھے۔۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت حویلی موجود تھے تبھی سب بچے ایک دوسرے کے ساتھ کھیل اور لڑ رہے تھے۔۔۔۔

****

چار سال پہلے ہی حمنا کی شادی ڈاکٹر حمزہ سے ہو گئی تھی وہ اپنی زندگی میں بے حد خوش اور مطمئن تھی۔۔۔۔۔

مما مما۔۔۔۔ دیکھیں بابا نے میرے سارے بال خراب کر دیے ہیں۔۔۔۔۔

عنایہ اپنے بال حمنا کو دکھاتے ہوئے بولی جو ابھی واشروم سے باہر آئی تھی۔۔۔۔۔

حمنا نے اس کے بالوں کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ چھپائی اور حمزہ کو مصنوعی گھورا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تم ادھر آؤ میں جلدی سے بال بنا دیتی ہوں اور تم نے ناشتہ کر لیا ہے۔۔۔۔

حمنا نے جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھا کر اس کے بالوں میں پھرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

جی مما بابا نے ناشتہ کروا دیا ہے۔۔۔۔

حمنا نے جلدی سے عنایہ کے بال بنائے تو وہ اپنا بیگ لیتی باہر چلی گئی جہاں ڈرائیور اسے سکول لیجانے کے لیے کھڑا تھا۔۔۔۔

جان دن بہ دن حسین ہوتے جا رہی ہو۔۔۔۔

حمزہ حمنا کے قریب آکر اس کا بھرا بھرا وجود اپنی باہوں میں بھر کر اس کے گال پر لب رکھتا بولا۔۔۔۔

وہ سات مہینے کی پریگننٹ تھی چار سال بعد آخر اللہ نے اسے اولاد سے نواز ہی دیا تھا وہ شکر کرتے نہیں تھکتی تھی کہ اس کی زندگی میں حمزہ جیسا ہمسفر آیا جس نے اسے قبول کر کے اس کی زندگی کو سنوار دیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمزہ مجھے نہ بہت بھوک لگی ہے پلیز کیا ہم ناشتہ کرنے چلیں۔۔۔۔

وہ حمزہ کی طرف مڑتی مسکرا کر بولی جس نے اب اس کے دوسرے گال پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

اچھا تو میرے بے بی کی اماں اور بے بی کو بھوک لگ گئی ہے۔۔۔۔ چلو پھر جلدی سے ناشتہ کریں پھر تمھیں ڈاکٹر کے پاس بھی لے کر جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے مسکرا کر بولا اور اسے اپنے ساتھ باہر لے کر چلا گیا۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب لوگ اس وقت ایک ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے جبکہ بچے کھیل رہے تھے۔۔۔۔

شاہزین میں بہت خوش ہوں کہ میں نے آپ کی بات مان کر سب کو معاف کر دیا ۔۔۔۔

عینی سب کو ہنستے مسکراتے ہوئے دیکھ کر دھیمی آواز میں اپنے ساتھ بیٹھے شاہزین سے بولی جو محبت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ سب اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھے غلطیاں سب سے ہوتی ہیں جو انسان وقت پر اپنی غلطیاں سدھار لے اس کی زندگی آسان ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

(New Era Magazineہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Neramag@gmail.com)(

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews